6189 273

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

تفسیر القرآن

بزبان اردو مع ترجمہ فرقان حمید

جلد ہشتم

جسمیں چھبیسویں پارہ حم کی سورت ق سے لیکر جو قرآن کریم کی پچاسویں سورت ہے سورت الناس تک جو قرآن شریف کی آخری اور ۱۱۴ ویں سورت ہے۔ مفصل تفسیر بیان کیگئی ہے

مؤلفہ و مرتبہ

مولوی محمد انشاءاللہ مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

جون ۱۹۱۹ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ میں

باہتمام بابو گوردانتہ صاحب کپور آرٹ پریس لاہور میں چھپکر شایع ہوئی

بار اول قیمت فی جلد عہ

Marfat.com

... (یعنی منافی) معاف ہو گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ ہی کے برابر کیوں تھے۔
وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ ــــ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝
... اور (اے پیغمبر) تم سن رکھو جسدن کہ پکارنے والا قریب سے پکاریگا۔ جسدن کہ چیخ کو ... سن لیں گے۔ وہی دن نکلنے کا ہوگا ۝ بالیقین ہم ہی جلاتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ... طرف سبکو لوٹ کر آنا ہے ۝ جس دن کہ زمین ان پر سے پھٹ جائیگی۔ اور وہ جلدی ... کھڑے ہونگے۔ یہ حشر ہمارے نزدیک ایک سہل سی بات ہے ۝ جو کچھ یہ کہتے ہیں ہم اوسے جانتے ہیں۔ اور (اے پیغمبر) تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں۔ پس تم تو انہیں قرآن سناتے رہو جو (ہماری) دھمکی سے ڈرتے ہیں ۔

تفسیر۔ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ اے پیغمبر تم اوسدن یعنی قیامت کے حالات و کیفیت سنو۔ دوسرے یہ کہ صیحۂ قیامت ونشور کا انتظار کرو۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ منادی سے مراد اسرافیلؑ ہیں۔ جو صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر پکارینگے کہ اے گلی ہوئی ہڈیو اور بکھرے ہوئے جوڑو۔ اور پھٹے ہوئے گوشت اور پراگندہ بالو۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ فیصلۂ مقدمات کیلئے سب باہم جمع ہو جاؤ۔ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ یعنی تم زبردستی اہل مکہ کو مسلمان بنانے پر قادر نہیں ہو۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ تم بھی سنو اور صبر کرو۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ جو ہماری وعید سے ڈرتے ہیں انہیں تم قرآن پڑھکر سناتے اور سمجھاتے رہو ۔

تفسیر سورۃ الذاریات

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے اور دو سو ترانوے حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ــــ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

... ان ہواؤں کی قسم ہے جو گرد اڑاتی ہیں۔ پھر بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ اسکے بعد ... چلتی ہیں۔ اور پھر امر (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں۔ کہ جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ... اور جزا ضرور پیش آنی ہے ۝ اور لہروں والے آسمان کی قسم کہ تم اختلاف ... میں پڑے ہو اور اس سے وہی پھرتا ہے جو حق سے پھیر دیا گیا ہے ۝ اٹکل کے تیر ... جو غفلت میں بھولے ہوئے ۝ سوال کرتے ہیں کہ جزا کا دن کب

Marfat.com

...نافرمانی نہیں کرتے۔ بلکہ وہی کرتے ہیں۔ جو انکو حکم دیا جاتا ہے۔
...سیاق مطلب و مدعا آیت کا یہ ہے۔ کہ اے ایمان والو۔ تم بھی رسول
...سے پرہیز کرو۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی باز رکھو۔ تاکہ عذاب الہی سے
...رہو۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ یہ عتاب صرف ازواج کو ہے۔ بلکہ سب کے لئے عبرت و
...ہے۔

یا ایھا الذین کفروا لا تعتذروا ــــــــــ تعملون

ترجمہ۔ جب قیامت کے دن لوگ جزا و سزا کے لئے حاضر ہونگے۔ ہم کافروں سے کہیں گے۔ اے
کفر کرنے والو۔ آج عذر معذرت نہ کرو۔ جو کچھ تم نے کیا تھا۔ آج تم کو اسی کا تو بدلہ دیا جاتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا توبوا الی اللہ ــــــــــ علی کل شیئ قدیر

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تم اللہ کی جناب میں سچی نصیحت بخشش توبہ کرو۔ قریب ہے۔ کہ
تمہارا پروردگار تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے۔ اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے
جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن کہ اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان
لائے ہیں۔ رسوا نہیں کرے گا۔ بلکہ انکے ایمان کا نور انکے آگے آگے اور دائیں بائیں
چل رہا ہوگا۔ اور وہ کہہ رہے ہونگے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارے
نور کو کامل کر۔ اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ کہ تو ہر ایک بات پر قادر ہے۔

یا ایھا النبی جاھد الکفار ــــــــــ مع الداخلین

ترجمہ۔ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے
اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ کافروں کے حال کی مثال کے لئے اللہ نے زن نوح
اور زن لوط کا حال بیان کیا۔ جو ہمارے نیک بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں
تھیں۔ ان دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی۔ پس وہ دونوں (نبی) اللہ کے
سامنے ان دونوں کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور ان دونوں سے کہہ دیا گیا۔ کہ اور داخل
ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی جہنم میں جاؤ۔

وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا ــــــــــ من القنتین

...اللہ نے ایمان والوں کے حال کی مثال زن فرعون سے بیان کی ہے
...کہا اے میرے پروردگار تو میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک مکان بنا

Marfat.com

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور ظالم پیشہ قوم سے بچا۔ اور عمران کی [illegible]
مریم کے حال سے مثال دی جس نے اپنی عفت کو بچایا۔ پس ہم نے بھی اس میں اپنی
ایک روح پھونک دی۔ اور وہ اپنے رب کی نشانیوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی
اور وہ فرمانبردار بندوں میں سے تھی۔

تفسیر مطلب دونوں تینوں آیتوں کا یہ ہے۔ کہ جو جفاکار ہیں۔ اچھوں کا تعلق ان کے
حق میں مفید نہیں۔ خواہ وہ زن و فرزند ہوں یا اب و عم۔ جیسے کہ نوح اور لوط کا تعلق
ان کی بیویوں کے کچھ کام نہ آیا۔ اس لئے کہ وہ خود خطاکار تھیں۔ اور اپنے شوہروں کو
ستاتی تھیں۔ اور ایسے کام کرتی تھیں جن سے ہدایت میں رخنہ پڑتا تھا۔ برخلاف
اس کے جو خود اچھے ہیں۔ خواہ ان کا کچھ تعلق مجرموں سے ہو۔ لیکن اس سے انہیں
کچھ نقصان نہیں۔ جیسے کہ زن فرعون باوجودیکہ ایسے کافر کی بیوی تھی۔ لیکن ایماندار
تھی۔ اور اللہ کے ہاں اس کا بڑا رتبہ تھا۔ یا مریم بنت عمران کہ تہمت لگانے والوں نے
کیا جو کچھ کیا۔ لیکن چونکہ وہ خود باعصمت اور نیک بندی تھی۔ ہم نے اس کے حال پر
گوناگوں رحم و کرم فرمایا۔

مدعا یہ ہے کہ اے ازواج نبی تم کو ازواج نبی ہونے پر گھمنڈ نہ ہونا چاہئے بلکہ
نبی کی ایذا و نافرمانی سے احتراز کرنا چاہئے۔ ورنہ زن نوح و لوط کا حال تم کو معلوم
ہو چکا ہے۔ نافرمانی کرو گی۔ تو تمہارا بھی یہی حال ہو گا۔ خواہ وہ نافرمانی کسی بات میں
کیوں نہ ہو۔ مذہبی بات ہو۔ یا ملکی۔ قومی یا گھریلو کی۔ ہر حال میں نبی کی فرمانبرداری
کرو۔

یہاں تک ہم نے اس سورت کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ مفسرین کی تحریرات کا
خلاصہ ہے کہ ازواج پر جو عتاب ہوا ہے۔ اس کا مبنی قصہ عسل یا ماریہ قبطیہ کا
معاملہ تھا۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بصراحت مذکور نہیں فرمایا۔ کہ نبی نے کیا
راز کی بات کہی تھی۔ اور کس بیوی سے کہی تھی۔ اور اسکے اظہار میں کیا حرج تھا۔ اسلئے
کہ اس راز کے معاملہ کو علم الٰہی پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ کوئی راز ہو گا۔ جس کا افشا [illegible]
کے نزدیک مصلحت نہ تھا۔ لیکن چونکہ اسی سورہ میں کفار و منافقین کا ذکر ہے [illegible]
سیاق و قیاس کا مقتضا یہ ہے کہ وہ راز کسی قومی و ملکی [illegible]

تفسیر سورۃ الملک

مکی نازل ہوئی ۔ اسمیں تیس آیتیں ہیں ۔ اور تین سو تیس کلمات اور ایک ہزار تین سو تیرہ حروف
ابوہریرہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ قرآن مجید میں
تیس آیتیں ہیں ۔ جو مرد کی شفاعت کریگی ۔ یہاں تک کہ وہ معاف کیا جائے گا ۔ وہ
تیس آیتیں تبارک الذی بیدہ الملک الخ ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی بیدہ الملک ــــــ خاسئا و ھو حسیر

ترجمہ ۔ برکت والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام ملک وسلطنت ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا ۔ تاکہ امتحان کرے ۔ کہ تم میں سے اچھے عمل کرنے والا کون کون ہے ۔ اور وہ زبردست بخشنے والا ہے ۔ ایسا جس نے کہ اوپر تلے سات آسمان بنائے ۔ اے مخاطب تو خدائی صنعت میں کوئی فرق نہ پائے گا ۔ ہاں ذرا نظر دوہرا کیا تو اسمیں کوئی رخنہ وشگاف پاتا ہے ۔ پھر مکرر نظر ڈال ۔ نظر ذلیل اور ماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی ۔ ذرا ور تو کوئی رخنہ و شگاف نہ پائے گا ۔

تفسیر ۔ موت وحیات سے صفت موت وحیات مراد ہے ۔ یعنی وہی مارتا اور جلاتا ہے اور موت وزندگی کا اصول وقانون اسی نے بنایا ہے ۔ کہ مطیع و عاصی میں فرق ہو سکے ۔ بعض مفسرین کہتے ہیں ۔ کہ موت وحیات عام مخلوقات کی طرح دو متمائز التشخصیت مخلوق ہیں ۔ اور مرنا جینا جو ہر جاندار پر طاری ہوتا ہے ۔ اسی شخصیت کا پرتوہ ہوتا ہے

ولقد زینا السماء الدنیا ــــــ و بئس المصیر

ترجمہ ۔ اور ہم نے قریب ترین آسمان کو چراغوں سے سجایا ہے اور انکو شیطانوں کے لئے سنگسار بنایا ہے ۔ اور آخرت میں بھی انکے لئے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو اپنے پروردگار سے انکار وکفر کرتے ہیں ۔ انکے لئے جہنم بہت بری بازگشت

اذا القوا فیہا سمعوا ــــــ فی ضلال کبیر

Marfat.com

ترجمہ۔ جب یہ لوگ اس جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اس کی نہایت زور کی آواز سنیں گے۔ اور وہ اس زور و شور سے بھڑک رہی ہوگی۔ گویا ابھی پھٹا چاہتی ہے۔ جب اس میں کافروں کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا۔ جو اس عذاب کیلئے متعین ہونگے۔ وہ ان سے سوال کریں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا کوئی رسول نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تھا۔ مگر ہم نے اسے جھٹلایا۔ اور کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں نازل کی ہے۔ تم گمراہی میں پڑے ہو۔

وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ——— لاصحاب السعیر

ترجمہ۔ اور کہیں گے۔ اگر ہم نے انکے کہنے کو سنا اور سمجھا ہوتا۔ تو دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ اب چونکہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا۔ سو ان دوزخیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

ان الذین یخشون ——— اجر کبیر

ترجمہ۔ جو لوگ کہ بغیر دیکھے بھالے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے معافی اور بہت بڑا اجر ہے۔

واسروا قولکم ——— الیہ النشور

ترجمہ۔ اور لوگو تم اپنی بات چپکے سے کہو۔ یا اسے پکار کر کہو۔ اللہ تو تمہارے دلوں کی باتوں تک سے باخبر ہے۔ کیا وہ بھی نہ جانے گا۔ جس نے پیدا کیا۔ حالانکہ وہ باریک بین اور باخبر ہے۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم کیا۔ کہ تم اس کے اوپر چلو پھرو۔ اور اس کا رزق کھاؤ۔ آخر کار قیامت کے دن اسی کی طرف جمع ہو کر جانا ہے۔

ءامنتم من فی السماء ان یخسف ——— کیف نذیر

ترجمہ۔ کیا اس اللہ سے جو آسمانوں پر ہے۔ تم اس بات سے بےخوف ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ اور وہ پڑی جھکولے کھایا کرے۔ ذات سے جو آسمانوں پر ہے۔ اس بات سے بےخوف ہو گئے ہو کہ وہ ... نے۔ تم عنقریب دیکھ لو گے۔ کہ ہماری دھمکی میں عذاب کیسا ...

Marfat.com

ولقد کذب الذین ــــــــــــ شیئ بصیر

ترجمہ۔ جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بھی نبیوں کو اسی طرح جھٹلایا تھا اے پیغمبر تم نے دیکھا کہ انکے انکار کا انجام کیا ہوا۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں پر نہیں کی جو ان کے اوپر ہوا میں کبھی پر پھیلاتے ہیں۔ اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ انہیں رحمٰن کے سوا ہوا میں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے۔ مگر اللہ بیشک وہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

امن ھذا الذی ــــــــــــ ولغفور

ترجمہ۔ اللہ کے سوا وہ کون سا ہے۔ جو تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے۔ کافر فقط دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا وہ کون ہے۔ جو تمہیں رزق دے۔ اگر اللہ اپنا رزق روک لے۔ کافر بڑی سرکشی اور ناحق کوشی پر اڑے ہوئے ہیں۔

افمن یمشی مکبا ــــــــــــ صراط مستقیم

ترجمہ۔ آیا وہ شخص زیادہ ہدایت پر ہوسکتا ہے۔ جو منہ اوندھائے چلا جاتا ہو۔ یا وہ جو سیدھا ہو کر راہ راست پر چلتا ہو۔

تفسیر یعنی جو اندھے ہو کر باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہوئے ہوں۔ وہ پابند ہدایت ہوسکتے ہیں۔ یا وہ لوگ جو آنکھیں کھول کر دائیں بائیں دیکھ کر نیک و بد کو سمجھ کر راہ ہدایت پر چلتے ہوں۔ جب فریق ثانی ہی راہ راست پر چل سکتا ہے۔ تو گروہ اول اسے کیوں جھٹلاتا ہے۔

قل ھو الذی انشاکم ــــــــــــ الیہ تحشرون

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہدو۔ کہ وہ خدا ہی ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے لئے کان۔ آنکھ دل بنائے۔ مگر تم بہت ہی کم اس کا شکر کرتے ہو۔ ہاں کہدو کہ وہی تو ہے۔ جس نے تم کو زمین پر پھیلا رکھا ہے۔ اور آخر تم سمٹ کر اسی کی طرف جاؤ گے۔

ویقولون متیٰ ھذا الوعد ــــــــــــ نذیر مبین

ترجمہ۔ اور یہ لوگ تم سے کہتے ہیں۔ کہ یہ وعدہ آخر کب آئیگا۔ اگر تم سچے ہو۔ تو بتاؤ۔ کہدو کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تو ایک کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فلما راٰہ زلفۃ ——————

ترجمہ - مگر جب اس عذاب کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا - یہ ہے - وہ عذاب جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے۔

قل ارءیتم ان اھلکنی اللہ —————— من عذاب الیم

ترجمہ - اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو - کہ تم نے یہ بھی سوچا کہ اللہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے - یا ہم پر رحم کرے - دونوں حالتوں میں کوئی ہے - جو کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے سکے۔

تفسیر یہ ہے - کہ حقیقت دو حال سے خالی نہیں - کہ ہم اور ہمارے ساتھی حق پر ہیں - یا ناحق پر - فرض کرو - کہ ہم ناحق پر ہیں - اس لئے ہلاک ہونگے اور گرفتار عذاب - تو پھر جو کافر ہیں - وہ عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہیں - کیونکہ جب باعث عذاب کفر ہے - تو جو کافر ہوگا - عذاب پائے گا - اس لئے حق و باطل معلوم کرنے کیلئے غور کرنا اور عقل سے کام کرنا چاہیئے - یہ کہنا درست نہیں - کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی راہ و روش پر پایا ہم بھی اسپر چلیں گے - ہم برے ہیں - یا بھلے ہیں - اس کا فکر نہ کرو - بلکہ یہ دیکھو کہ تم کیا ہو اور کیا کرتے ہو - اور اگر غلط کار ہو - تو تمہارا انجام کیا ہوگا۔

قل ھو الرحمٰن اٰمنا بہ وعلیہ توکلنا —————— بماءٍ معین

ترجمہ - اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہدو - کہ وہ رحمان ہے جس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم اعتماد رکھتے ہیں - پس تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا - کہ گمراہی میں کون ہے - نیز اے پیغمبر تم منکروں سے کہو - کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا - کہ اگر تمہارا پانی نیچے کو اتر جائے - تو پھر آب جاری کون تمہارے پاس لا سکتا ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہے - کہ جن کو تم معبود سمجھ کر پوجتے ہو - وہ اس کے بھی قابل نہیں - کہ کنوؤں کا پانی اتر جائے - تو وہ اسے اوپر چڑھا سکیں - اور تمہاری حاجت کو پورا کر سکیں - تو پھر کیا وجہ ہے - کہ تم ان کو خدا کا شریک بناتے ہو اور خدا کی عبادت چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو۔

Marfat.com

تفسیر سورہ نون

(مکہ میں) نازل ہوئی ۔ اسمیں ۵۲ آیتیں تین سو کلمات ایک ہزار دو سو چھبیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ن والقلم وما یسطرون ــــــــــــ وھو اعلم بالمھتدین

ترجمہ ۔ ن قسم ہے مجھے قلم اور لکھنے والوں کے لکھے ہوئے کی ۔ اے پیغمبر تم اپنے پروردگار کے احسان و کرم سے دیوانے نہیں ہو ۔ اور تمہارے لئے اجر ہے ۔ جو کبھی منقطع نہ ہوگا ۔ بیشک تم بڑا خلق رکھتے ہو ۔ سو عنقریب تم دیکھو گے ۔ اور یہ منکر بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے دیوانہ و مجنون کون ہے ۔ بالیقین تمہارا پروردگار جانتا ہے ۔ کہ اس کے رستہ سے کون بھٹک گیا ہے ۔ اور وہی انکو خوب جانتا ہے ۔ جو ہدایت پر ہیں ۔

تفسیر ۔ مقصود آیات کا رسول خدا کو تسلی دینا ہے ۔ کہ منکر تم کو دیوانہ و مجنون کہتے ہیں ۔ سو تم دیوانے نہیں ۔ بلکہ تم اپنے حسن کردار اور حسن خلق کی وجہ سے جو جنون و دیوانگی کے بالکل منافی ہے ۔ حسن اجر کے مستحق ہو ۔ وہ وقت قریب آرہا ہے ۔ کہ منکر اپنے کئے کی سزا کو پہنچیں گے ۔ اور معلوم ہو جائے گا ۔ کہ دیوانہ کہنے والے خود دیوانے تھے ۔

فلا تطع المکذبین ــــــــــــ قال اساطیر الاولین

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم ان جھٹلانے والوں کے کہنے میں نہ آنا ۔ جو چاہتے ہیں کہ اگر تم نرم پڑو ۔ تو وہ بھی نرمی کرنے لگیں ۔ تم کبھی کسی ایسے کا کہا نہ ماننا جو بار بار قسمیں کھائے ۔ ذلیل و خوار غیبت کرے ۔ چغلیاں کھاتا پھرے ۔ بھلائی سے لوگوں کو روکے ۔ بندگی کی حد سے گزر کر گناہ کرے ۔ اکڑتا پھرے اور ان سب باتوں کے ساتھ ہی بداصل بھی ہو ۔ اور صرف اس بنا پر اکڑے ۔ کہ دولت و اولاد رکھتا ہے ۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کی جائیں ۔ تو کہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ۔

سنسمہ علی الخرطوم انا بلونھم ــــــــــــ ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

ترجمہ ۔ عنقریب اس کے ناک پر داغ لگائیں گے ۔ ہم نے انکو بھی اسی طرح آزمایا ہے جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا ۔ جبکہ انہوں نے قسم کھائی ۔ کہ کل صبح سویرے باغ کو جا کر توڑیں گے ۔ اور استثناء نہ کیا (ان شاء اللہ نہ کہا) پھر تیرے پروردگار کی طرف سے

ان باغوں پر ایک بلا آگھومی۔ اور وہ ابھی پڑے سو ہی رہے تھے۔ پس صبح ہوتے ہی
باغ ننگے کھڑے رہ گئے۔ دیا جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ ادھر انہوں نے صبح ہوتے
ہوئے ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ اگر پھل توڑنے ہیں۔ تو اپنے باغوں کو سویرے
چلو۔ پس وہ روانہ ہوئے۔ اور چپکے چپکے آپس میں کہتے چلے۔ کہ دیکھو آج کوئی مسکین
تم تک باغوں میں نہ پہنچ سکے۔ غرض اپنے اقتدار کا یقین کرتے ہوئے علی الصبح
ہی بڑی جدوجہد کے ساتھ باغوں میں جا پہنچے۔ لیکن جب انکو دیکھا۔ تو کہنے لگے
کہ کہیں ہم اور باغوں میں آنکلے۔ پھر پہچانا تو کہا نہیں۔ بلکہ ہم محروم ہیں۔ انمیں سے جو
بہتر شخص تھا۔ اس نے کہا۔ میں نے کہا نہ تھا۔ کہ تم اللہ کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے
سو اب انہوں نے کہا۔ اے ہمارے پروردگار تو تسبیح کا سزاوار ہے۔ اور ہم ظالم ہیں۔
پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ اور پھر کہا۔ افسوس ہم سب ہی اعتدال کی حد
بڑھ گئے ہیں۔ شاید ہمارا پروردگار انکے بدلے ان سے بہتر باغ بدل دے۔ اب ہم اپنے
پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہی حال ہے۔ ہمارے عذاب کا اور عذاب آخرت
اور بھی سخت ہے۔ کاش یہ لوگ سمجھیں۔

مدعا آیات کا یہ ہے۔ کہ یہ منکران الوہیت و رسالت اپنے کفر و انکار سے باز نہ آئیں
یہاں تک کہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔ جیسے کہ ان سے پہلے اور منکر پہنچ چکے ہیں اور
یہ پچھتائیں گے۔ جیسے کہ وہ پچھتا چکے ہیں۔ لیکن پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا
بلکہ خسر فی الدنیا و الآخرۃ ہو کر رہ جائیں گے۔

ان للمتقین عند ربھم ______ ان کانوا صادقین

ترجمہ۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے انکے پروردگار کے ہاں نعمتوں کے باغ ہیں
کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کردیں گے۔ منکرو تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے حکم
لگاتے ہو۔ یا تمہارے پاس کوئی الہی کتاب ہے جسمیں تم پڑھتے ہو۔ کہ آخرت میں
تم کو وہی ملے گا۔ جو تم پسند کرو گے۔ یا تم نے ہم سے ایسی قسمیں لی ہیں جو قیامت
تک رہیں گی۔ کہ تمہیں وہی ملتا ہے۔ جس کی تم فرمائش کرو گے۔ اے نبی ان سے
پوچھو تو کہ ان باتوں کا انمیں سے کون کون ذمہ وار ہے۔ یا وہ خدا کے ساتھ کوئی
شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو اپنے شریکوں کو بلا کر لاؤ۔ اگر سچے ہیں

یکشف عن ساق ——— وھم سالمون

ترجمہ: جس دن سختیوں پر سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ (یعنی قیامت کی سختیاں سامنے پہنچیں گی) اور لوگ سجدے کے لئے بلائے جائیں گے۔ تو وہ اس کی قدرت نہ پائیں گے نیچی انکی جھکی ہو گی۔ اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہو گی۔ اس سے کہ دنیا میں انکو سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا۔ (مگر یہ سجدہ نہ کرتے تھے) حالانکہ اسوقت یہ اچھے بھلے تھے۔ (طاقت و توانائی رکھتے تھے)

مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ دنیا میں طاعت و عبادت سے پہلو تہی کرتے رہے۔ قیامت کے دن بھی سجدہ خداوندی نہ ہو سکیگا۔ اور ہجوم تکالیف سے مدہوش ہونگے۔ یہی حضوری حکم کی تعمیل نہ کرنا۔ دنیا میں انکی سرتابی اور گنہگاری کی سند ہوگی اور وہ اپنے کئے کو پہنچیں گے۔

فذرنی ومن یکذب ——— فھم یکتبون

ترجمہ: پس اے پیغمبر تم ہمیں اور ان لوگوں کو جو ہماری حدیث آخرت کو جھٹلاتے ہیں ہمارے اوپر چھوڑ دو۔ ہم رفتہ رفتہ ان سب کو اس طرح پکڑ رہے گے۔ کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور انہیں مہلت بھی دیں گے۔ بیشک ہمارا داؤن پکا داؤن ہے۔ کیا تم تبلیغ رسالت کا ان سے کچھ اجر چاہتے ہو۔ کہ وہ کسی تاوان کے بوجھ سے دبے مرتے ہیں۔ یا انکے پاس غیب کی کتاب (لوح محفوظ) ہے۔ کہ اس میں جو چاہتے ہیں۔ لکھ لیتے ہیں۔

مطلب یہ ہے۔ یہ لوگ خواہ مخواہ انکار پر تلے بیٹھے ہیں۔ تم خواہ ان سے کیسی ہی بھلائی و عاقبت اندیشی کی بات کہو۔ یہ نہ مانیں گے۔ اس لئے نہیں کہ تم ان سے کچھ مانگتے یا چاہتے ہو۔ اور انکو اس کا دینا گراں پڑتا ہے۔ نہ اس لئے کہ انہیں غیب کا علم اور غیب کا اختیار ہے۔ بلکہ انہیں ہم تم سے ضد ہے۔ جو کچھ ہم حکم دینگے۔ اور تم پہنچاؤ گے۔ یہ نہیں مانیں گے۔ یہاں تک کہ عذاب آخرت کو آنکھوں سے دیکھ لیں۔ پھر رجوع و توبہ کرینگے بے سود۔ بہر حال یہ مانیں یا نہ مانیں۔ تم انکے نہ ماننے سے برداشتہ دل نہ ہو اسی کو دل میں جگہ نہ دو۔ بلکہ ہمارے حکم کی تعمیل کئے جاؤ۔

فاصبر لحکم ربک ولا تکن ——— ذکر للعالمین

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم اپنے پروردگار کے حکم پر صبر و ثبات پر قائم رہو۔ اور صاحب ماہی یعنی ذوالنون کے مانند نہ بنو۔ کہ اس نے تنگ دل ہوکر اپنے پروردگار کو پکارا۔ اگر پروردگار کی نعمت اس کی مدد کو نہ آگئی ہوتی۔ تو وہ خراب خستہ حال کہیں کی چٹیل زمین پر پھینک دیا گیا ہوتا۔ لیکن اس کے پروردگار نے اسے انتخاب کیا۔ اور نیکوں میں شامل کیا۔ اور وہ لوگ کہ کافر ہیں۔ جب ذکر یعنی قرآن تجھ سے سنتے ہیں۔ قریب ہے کہ آنکھوں سے گھور گھور کر تجھکو حق کے راستہ سے بھلادیں۔ اور یہ کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ دیوانہ ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے (حالانکہ وہ قرآن دنیا جہان سارے عالموں کے لئے پند و نصیحت ہے۔

حسن سے روایت ہے۔ کہ نظر بد کے لئے سو جہ بروایات ثابت ہے) یہ آیت دوا ہے جس کو نظر لگی ہو۔ اس کے اوپر اس آیت کو پڑھ دیا جائے۔

تفسیر سورۃ الحاقہ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں باون ۵۲ آیتیں ہیں۔ اور دو سو چھپن ۲۵۶ کلمات اور ایک ہزار چونتیس حروف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحاقۃ ما الحاقۃ ______ طھم من باقیۃ

ترجمہ۔ آفت آئی اور کیسی بلا کی آفت۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے۔ کہ آفت کیسی آئی۔ ثمود اور عاد نے دلوں کو کھڑکھڑا دینے والی آفت یعنے قیامت سے انکار کیا۔ سو ثمود ہلاک کر دئے گئے بادل کی گرج کی شدت سے۔ اور عاد وہ ہلاک کیا گیا ایک زور کی سخت آندھی سے۔ جسے اللہ نے سات رات اور آٹھ دن برابر ان پر مسلط رکھا۔ پس اے مخاطب تو لوگوں کو اگر اس آندھی میں دیکھتا تو) دیکھتا کہ یوں اکھڑے پڑے ہیں۔ جیسے کھجور کے کھوکھلے درخت ڈھہ پڑے ہوں۔ کیا تجھے اب انمیں سے کوئی بھی بچا ہوا دکھائی دیتا ہے

وجاء فرعون ومن قبلہ

ترجمہ۔ اور فرعون۔ اور اس سے پہلے والوں اور قوم لوط نے گناہ کئے اور اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی پس اس نے بھی انکو اونچی سے اونچی سخت پکڑ میں

ہو گا ۝ اُس دن کہ آگ پر جلائے جائیں گے چکھو اپنا جلانا [illegible]
جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے ۝

تفسیر۔ لکھا ہے کہ الذاریات وہ ہوائیں جو بادل اُٹھاتی ہیں۔ فالحاملات [illegible] کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ فالجاریات وہ کشتیاں جو پانی میں [illegible] فالمقسمات امراً وہ ملائکہ جو حکم خدا کے موافق بندوں میں ارزاق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں [illegible] اوصاف کو اوصاف ہوا ہی لکھا ہے۔ ترجمہ میں ہم نے یہی صفت اختیار کی ہے [illegible] پہلے زور کی ہوائیں چلتی ہیں۔ گرد و غبار اٹھاتی ہیں۔ اسی میں وہ بادل اٹھاتی ہیں [illegible] لیکر تیزی و سبکی کے ساتھ ہر طرف روانہ ہو جاتی ہیں۔ اور پھر حکم خدا کے موافق جہاں جہاں جتنا جتنا حکم ہوتا ہے وہاں وہاں اتنا ہی برساتی ہیں۔ اور تقسیم کرتی ہیں۔ اور آخر کو پھر یہی احیائے ارض کا باعث ہوتی ہیں۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے بار بار حیات بعد الموت سے تشبیہ دی [illegible] اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف و حالات کے مذکور کے بعد فرمایا کہ یہ جو [illegible] کیا جاتا ہے وہ لاریب سچ ہے۔ دیکھتے نہیں کہ ہوا کہاں کہاں کے ذرات کو اٹھا کر بادل بنا لاتی ہے۔ اور پھر وہی عالم پیش نظر ہو جاتا ہے جو کبھی پہلے تھا۔ اسی طرح قیامت [illegible] ہوا۔ یا ہماری قدرت کی کوئی اور قوت اجزائے متفرقہ اجسام کو جگہ کی جگہ پہنچا دیگی [illegible] مردوں کو زندہ کر دیں گے۔ اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ پھر تاکیداً قسم فرمایا۔ والسماء ذات الحبک حُبک کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ ابن عباس نے کامل الخلقت اس کے معنی بیان کئے ہیں اور بعض نے حبک کے زینت معنی سمجھے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ حبک وہ حلقے یا لہریں ہوتی ہیں جو پانی یا ریت پر ہوا کے چلنے سے نمودار ہوتی ہیں یہ معنی تمام [illegible] آخری معنے اختیار کئے ہیں۔ کہ زینت و حسن کو جامع ہونیکے علاوہ [illegible] وہ قول ہے جنکو ثبات و قرار نہ ہو۔ کبھی کچھ ہو اور کبھی کچھ۔ کفار و منکرین کا [illegible] ہر ایک حق سے انکار کرنیوالے کا ہوا کرتا ہے کہ کبھی ایک [illegible] زیب و زینت والے آسمان کی قسم جسکا نقطہ نقطہ ہماری قدرت [illegible] اور بے تکی باتوں میں پڑے ہوئے ہو [illegible] تو یہ الٹ پلٹ باتوں میں پڑنا ہی تمہارا [illegible] ہو سوجھ کچھ [illegible]

Marfat.com

...ا طغا الماء ________ واعیۃ

...جب پانی طغیانی پر آیا۔ تو ہم نے تم کو کشتی پر سوار کیا۔ تاکہ اس واقعہ کو تمہاری ایک ...بنائیں۔ اور سننے والے کان اس کو سنیں۔ (اور عبرت پکڑیں)

...فاذا نفخ فی الصور ________ منکم خافیۃ

...۔ پھر جب صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔ اور زمین و آسمان اٹھا لئے جائیں گے۔ اور ایک ہی بار میں ان کا چورہ چورہ کر دیا جائے گا۔ اس دن واقعہ یعنی قیامت بھی واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا۔ اسدن بالکل کمزور بھس جیسا ثابت ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہونگے۔ اور انکے اوپر اے پیغمبر تمہارے پروردگار کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے۔ اسدن تم خدا کے سامنے پیش کیے جاؤ گے۔ اور تمہاری کوئی چھپی بات خدا سے چھپی نہ رہے گی۔

فاما من اوتی کتبہ ________ الا الخاطئون

ترجمہ۔ پھر جس کو اس کی کتاب یعنی نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔ وہ کہیگا۔ لو جی پڑھ لو۔ یہ ہے میرا نامۂ اعمال۔ مجھے یقین ہی تھا۔ کہ میرا ایک دن حساب کتاب ہونا ہے۔ پس وہ پسندیدہ عیش میں رہے گا بہشت اعلےٰ میں۔ جسکے پھل سر پر جھکے ہوئے ہونگے۔ اور انہیں حکم ہوگا۔ کہ ایام گذشتہ میں تم نے جو نیک اعمال کئے تھے۔ انکے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو۔ لیکن جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا۔ کاش مجھے میری کتاب نہ دیگئی ہوتی۔ اور مجھے خبر نہ ہوتی۔ کہ میرا حساب کتاب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا قضیہ چکا دیا ہوتا۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میری سلطنت و قوت سب فلک ہوگئی۔ اس کی نسبت ہم حکم دیں گے۔ کہ اسے پکڑ لو۔ اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے دوزخ میں جلاؤ۔ اور ایک زنجیر میں جس کا طول ... اسکو جکڑ دو۔ کہ یہ اللہ العظیم پر ایمان نہیں لایا تھا۔ اور لوگوں کو غریبوں کو کھانا ...نے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ پس آج یہاں اس کا کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔ اور ...کے لئے کچھ کھانے کو ہے۔ سوائے زخموں کے دھوون کے۔ جسے صرف ...ہی کھاتے ہیں۔

...اقسم بما تبصرون ________ ربک العظیم

Marfat.com

ترجمہ۔ لوگو جو کچھ تم دیکھتے ہو۔ اور جو کچھ نہیں دیکھتے۔ مجھے ان سب چیزوں کی قسم
ایک رسول کریم یعنی فرشتہ معزز کا پہنچایا ہوا کلام ہے۔ اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں
مگر تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم لوگ بہت ہی کم
غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم کا اتارا ہوا کلام ہے۔ اگر پیغمبر ہمارے نام سے
بعض باتیں بنائی ہوتیں۔ تو ہم نے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن کاٹ ڈالی
ہوتی اور تم میں سے کوئی ہم کو اس سے نہ روک سکتا۔ اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن
تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔ اور ہم بالیقین جانتے ہیں۔ کہ تم میں سے بعض
اس کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ کہ وہ کافروں کے لئے حسرت واندوہ
ہے۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ کہ وہ عین حق ہے۔ پس اے پیغمبر تم پروردگار بزرگ
کی تسبیح کئے جاؤ۔

تفسیر۔ تمام سورہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات وواقعات بیان کئے ہیں۔ کہ منکر
قیامت کو برحق مان کر اس کا اقرار کریں۔ اور اگر وہ اپنی گمراہی سے نہ مانیں۔ اور قیامت
کی خبر دینے والے کو۔ مجنون۔ شاعر۔ دیوانہ۔ کذاب کہتے جائیں۔ تو پیغمبر علیہ السلام
ملکدر اور غمزدہ نہ ہوں۔ بلکہ اپنے پروردگار کی یاد اور رسالت کی تبلیغ میں برابر
سرگرم رہیں۔

حاقہ اصل میں اوس واقعہ کو کہتے ہیں جو حق کو ثابت کردے۔ عذاب قیامت سے پہلے
کے سامنے دنیا میں ہی ایسے واقعات آئے کہ آخر اون کو مخبران صادق کی خبر کی تصدیق
ہو گئی۔ اور آخرت میں جب قیامت کا سامنا ہو گا اوس وقت بھی اونکو ماننا پڑیگا۔
چونکہ مشرکین وکفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر کان نہ دھرتے تھے
اور پھبتیاں اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ عاد وثمود۔ فرعونی۔ اور قوم لوط
بھی اپنے اپنے وقت میں اپنے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے وہ ان کو دنیا اور آخرت
کے عذاب کی خبر دیتے تھے۔ تو ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔ آخر اونکا انجام یہ ہوا کہ
چشم زدن میں ملیامیٹ ہو گئے۔ حالانکہ اون کے وہم وخیال میں بھی نہ تھا
کہ ہم یوں مٹ جائیں گے۔ بعینہ اسی طرح جب دنیا کا وقت پورا ہو گا
آئیگی۔ ایک آوازہ ور سے تمام نظام عالم درہم برہم

Marfat.com

...خداوندی میں حاضر ہونا پڑے گا۔ نیک جزا پائیں گے اور بد سزا۔ اسوقت ...دہ سکو پچھتائیں گے مگر سب لاحاصل ہوگا۔ اس لیئے لوگو سوچو کہ جس کلام کو تم ...شاعرانہ اور کاہنانہ کلام کہتے ہو۔ کیا شاعر و کاہن کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہت سے ...شاعر و کاہن ہو گذرے ہیں۔ ان کے کلام سے کلام اللہ کو کچھ بھی نسبت ہے۔ آگاہ ہو ...یہ کلام خداوندی ہے۔ حکمت و نصیحت ہے۔ اسپر غور کرو اور ایمان لاؤ۔ ورنہ اپنے ...ن انکار و اصرار کا ایک دن مزہ چکھو گے۔

تفسیر سورۃ المعارج

...میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۴۴ آیتیں۔ دو سو بائیس ۲۲۲ کلمات نو سو انتیس ۹۲۹ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...سال سائل بعذاب واقع ——— ونراہ قریباً

...ترجمہ۔ ایک مانگنے والے نے کافروں پر واقع ہونے والا عذاب مانگا۔ جسے کوئی ...ال نہیں سکتا۔ اس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں یعنی آسمانوں کا مالک ہے جس ...طرف چڑھیں گے فرشتے۔ اور روح الامین۔ ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ...کے برابر ہے۔ پس اے پیغمبر تم صبر جمیل اختیار کرو۔ وہ اس عذاب کو دور دیکھتے ہیں ...ہم اس کو قریب پاتے ہیں۔

...تفسیر۔ روایت ہے۔ کہ نضر بن حرث نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ اگر یہ ...ہے۔ اور ہم پر عذاب آتا ہے۔ تو ہم تو تب جانیں کہ آج ہی وہ عذاب ہم پر آجائے۔ ...تعالیٰ نے خبر دی کہ دنیا کا عذاب دنیا میں اور آخرت کا عذاب آخرت میں ہوتا ہے۔ ...آخرت میں مدتوں کے بعد ہونا مقرر ہو چکا ہے۔ وہ آج دنیا میں کیونکر آجائے ...پیغمبر تم ان لوگوں کی ان باتوں سے شکستہ خاطر نہ ہو۔ اور آگاہ ہو کہ جس عذاب کو ...سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک قریب اور بہت قریب ہے۔ مگر وہ عذاب دنیا کا ...آخرت کا ہے۔ ہوگا روز آخرت ہی میں۔

...متعلق امر الخ۔ اس کا تعلق بعض مفسرین کے نزدیک تعرج الملائکۃ سے ...ایک اور روح الامین ہی آسمانوں کی مسافت کو پچاس ہزار برس میں طے کرتے

Marfat.com

ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ ملائک اور روح الامین گو اس مسافت کو
ہیں لیکن یہ مسافت اسقدر طولانی ہے۔ کہ اگر آدمی طے کرنا چاہے
میں طے کر سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یوم قیامت مراد ہے۔ کہ
پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ اور اس دن تمام ملائک حاضر ہونگے
یہی صورت زیادہ قرین معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ترجمہ میں اسی کو

یوم تکون السماء کالمھل ———————

ترجمہ۔ اس دن کہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا۔ اور پہاڑ رنگی ہوئی اون کی
ہوگا۔ اور کوئی اپنا اپنے کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائی دیتے ہونگے
سامنے ہونگے) گناہ گار آرزو کرے گا۔ کہ کاش اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور اپنے
اور اپنے کنبہ کو جو اسے پناہ دیا کرتا تھا۔ اور ان سب کو جو زمین پر ہیں۔ اس دن کے
بدلے میں دیدے۔ اور یہ اسکو بچالیں۔ مگر یہ نہ ہوگا۔ بالیقین دوزخ ایک لپٹ
اطراف بدن کو کھینچ کھینچ کر جھلس دیگی۔ جو پیٹھ اور منہ پھیر کر بھاگتے اور مال جمع کر
تھیلیوں میں بھرتے رہے تھے۔ ان سب کو کھینچ بلائے گی۔

ان الانسان خلق ھلوعا ——————— فی جنت مکرمون

ترجمہ۔ بیشک انسان بہت ہی تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے کسی طرح کا نقصان
پہنچتا ہے۔ تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور جب کسی طرح کا فایدہ پہنچتا ہے۔ تو بخل کرنے لگتا
لیکن نماز گذار اس سے مستثنٰی ہیں۔ جو ہمیشہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جن کے مال میں
و محروم حق معلوم پاتے ہیں۔ اور وہ جو یوم جزا کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہ
پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک انکے پروردگار کا عذاب
سزاوار نہیں ہے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں
ان لونڈیوں سے جن کے وہ مالک ہوتے ہیں۔ انکو کچھ ملامت نہیں ہے
کے طلبگار ہوتے ہیں۔ وہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اور وہ لوگ
وعدوں کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شہادتوں پر قائم ہیں۔
نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ سب وہ لوگ ہیں
ہوں گے۔

Marfat.com

...سکفروا ـــــــ مما یعلمون

...ے پیغمبر کیا حال ہے ان کافروں کا کہ تیری طرف دائیں اور بائیں سے
...دوڑے چلے آتے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر ایک یہ طمع کرتا ہے۔ کہ آرام کی
...میں داخل کر لیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بالیقین ہم نے ان کو پیدا کیا ہے
...اس چیز سے کہ وہ جانتے ہیں۔

...سیر مما یعلمون۔ اس کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ نطفہ جیسی ناپاک چیز سے
...کیا ہے۔ محض مخلوق از نطفہ ہو کر وہ جنت میں کیونکر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے
...لئے ایمان و روحانیت شرط ہے۔ جس سے یہ لوگ بالکل کورے ہیں۔ بلکہ
...ایمان اور روحانیت کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ پھر جنت میں انکا داخلہ کیونکر ہو سکتا
...دوسرے یہ کہ ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے۔ کہ یہ علم و عقل رکھتے ہیں۔ بہائم کی طرح
...علم و عقل سے بے بہرہ نہیں بنایا۔ اس لئے یہ خود جان سکتے ہیں کہ یہ مستحق جنت نہیں۔ اس لئے
...جو کچھ کرتے اور جو کچھ اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس کی حقیقت انکی ضمیر سے نہاں نہیں
...زبان سے یہ کچھ کہا کریں۔

اقسم برب المشارق ـــــــ کانو یوعدون

...ہمیں مشرق و مغرب کے مالک یعنی اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ
...یں انکے بدلے ان سے بہتر مخلوق بدل دیں۔ اور ہم ایسا کرنے سے عاجز و مغلوب نہیں۔
...پیغمبر تم ان کو چھوڑو۔ بیہودہ باتیں کرنے اور کھیلنے دو۔ یہاں تک کہ یہ دیکھ لیں اپنے اس دن
...کہ ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جس دن کہ یہ جلدی جلدی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے
...کسی پالی کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اور ذلت چھائی
...یہی دن ہوگا۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

تفسیر سورۂ نوح

...اس میں ۲۸ آیتیں۔ ۲۲۴ کلمات۔ ۹۹۹ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ـــــــ کنتم تعلمون

Marfat.com

ترجمہ۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ کہ قبل اس کے کہ ... عذاب آئے۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ اس نے کہا اے میری قوم میں تم کو ... والا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو ... تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور مقرر میعاد تک تم کو مہلت دیگا۔ بالیقین جب اللہ کا مقرر ہوا وقت آ پہنچا۔ تو ڈھیل نہ دے گا۔ کاش تم اتنی بات سمجھتے۔

قال رب انی دعوت قومی ———— سبلا فجاجا

ترجمہ۔ اس نے کہا میں نے اپنی قوم کو اے میرے پروردگار رات اور دن سمجھایا۔ لیکن جس قدر سمجھایا وہ اوسیقدر اوس کے ماننے سے بھاگے۔ اور جب جب میں نے اونکو کہا تاکہ تو اون کے گناہ معاف فرمائے۔ انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھیں اور اپنے کپڑوں میں لپٹ لپٹ گئے۔ اور اپنی باتوں پر ضد کی اور اکڑے۔ پھر میں نے اون کو پکار پکار کر سمجھایا اور انکو علانیہ بھی سمجھایا اور در پردہ بھی۔ اور ان سے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو۔ بالیقین وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا۔ اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے لیے باغ اگائیگا اور تمہارے لئے نہریں بہائے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم نے اللہ کے وقار کا خیال ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ اس نے تم کو طوراً بعد طوراً بنایا۔ اور اس کامل خلقت پر پہنچایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ اس نے کیونکر ساتوں آسمان طبق بر طبق پیدا کئے۔ اور چاند کو انمیں ایک نور بنایا۔ اور آفتاب کو چراغ اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک طرح اگایا۔ وہی تم کو اس میں لوٹا دے گا۔ اور وہی پھر تم کو نکال کھڑا کرے اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ہے۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں چلو پھرو۔

قال نوح رب ———— من دون اللہ انصارا

ترجمہ نوح نے کہا۔ اے میرے پروردگار۔ انہوں نے میرا کہا نہ مانا۔ اور اس کی کی۔ جسکو مال اور اولاد نے سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں دیا۔ اور ... مکر کئے۔ اور آپس میں کہا۔ کہ تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا ... کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور ان ... نے

...ون کی گمراہی کو اور زیادہ کر۔ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ ہی سے غرق کئے گئے۔ اور پھر ... میں بھیجے گئے۔ اور اللہ کے سوا انہوں نے اپنا کوئی مددگار نہ پایا۔

... رب لا تذر ______ الا تبارا

... نوح نے کہا۔ اے میرے پروردگار۔ ان کافروں میں سے ایک بھی رہنے والا زمین ... چھوڑ۔ بیشک اگر تو ان کو چھوڑے گا۔ وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے۔ اور بدکار ... جنیں گے۔ اے میرے پروردگار تو مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور ان لوگوں ... ایمان لاکر میرے گھر میں آ گئے ہیں۔ اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں ... معاف کر دے۔ اور ظالموں پر تباہی کو زیادہ کر۔

تفسیر سورت کا ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔ سورہ ماسبق کے لحاظ سے مطلب تمام سورت ... ہے کہ جو لوگ قیامت اور یوم آخرت کا یقین نہ کر کے عذاب عاجل کی درخواست ... کرتے ہیں۔ اس عذاب عاجل سے کوئی فایدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ جس عذاب ... یا یوم جزا ہے۔ وہ اپنے وقت پر آئے گا۔ رہا دنیا کا عذاب وہ ہلکا ہو گا یا بھاری۔ اگر ... ہوا۔ تو منکر کب خیال میں لانے والے ہیں۔ اگر بھاری ہوا۔ تو طالبان عذاب خود ... ہو جائیں گے۔ اس عذاب سے انہیں عبرت اور فایدہ کیا ہو گا۔ چنانچہ قوم نوح پر ... آیا۔ وہ سب غرقاب ہو کر جہنم میں گئے۔ انہیں کیا عبرت ہوئی۔ عبرت ہو سکتی ... تو دوسروں کے حال سے۔ ایسے واقعات بارہا پیش آ چکے ہیں۔ اگر منکروں کو ... پکڑنا اور عقل سے کام لینا ہو تو واقعات گذشتہ عبرت و نصیحت کیلئے کافی ہیں

تفسیر سورۃ الجن

... نازل ہوئی۔ اس میں ۲۸ آیتیں۔ ۲۸۵ کلمات۔ ۸۷۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... الی انہ استمع نفر ______ لجہنم حطبا

... لوگوں سے کہدو۔ کہ میرے پاس وحی آئی ہے۔ کہ جنات میں سے چند شنوا ... ہوئے۔ پس انہوں نے اپنی جماعت سے جا کر کہا۔ کہ ہم نے عجب ... کی راہ دکھاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم کسی کو

Marfat.com

اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے - اور بالیقین ہمارے رب کی [illegible]
اس نے نہ تو کسی کو بیوی بنایا ہے - اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی - اور ہم میں سے احمق [illegible]
بہتان باندھا کرتے تھے - اور ہم یہ خیال کرتے تھے - کہ کوئی انسان اور کوئی جن اللہ [illegible]
نہ باندھے گا - اور بعض انسی مرد جن مردوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے - اس سے ان مردوں نے
ان جنوں کا غرور اور زیادہ کر دیا - اور وہ بھی ایسا ہی گمان کرتے تھے - جیسا کہ تم کہ اللہ [illegible]
کو موت کے بعد پھر سے نہیں جلائے گا - اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا - تو اس کو سخت پہرے
اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا - اور پہلے ہم اس میں آسمانی باتیں سننے کے لئے جا بیٹھتے
لیکن اب جو سننے کا ارادہ کرے - تو وہ شہاب کے انگاروں کو اپنی گھات میں پائے گا - یہ
ہمیں معلوم نہیں - کہ اس آتش باری سے زمین والوں کے لئے کوئی برائی سوچی گئی ہے
یا انکے پروردگار نے انکے ساتھ کوئی بھلائی کرنی چاہی ہے - اور ہم میں سے کچھ تو نیک ہیں
اور بعض ہم میں سے اس سے گھٹ کر ہیں - کیونکہ ہمارے مختلف فرقے رہے ہیں - اور ہمیں
یقین ہو گیا ہے - کہ ہم زمین میں خدا کو ہرا نہیں سکتے - اور نہ بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں
اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی - اس پر ایمان لے آئے - پس جو شخص اپنے پروردگار
ایمان لائے گا - اسکو نہ کسی نقصان کا ڈر رہوگا - اور نہ کسی طرح کے زور ظلم کا - اور ہم میں
بعض تو فرمانبردار ہیں - اور بعض نافرمان - پس جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کی انہوں
سیدھا راستہ ڈھونڈھ لیا - رہے نافرمان سو وہ دوزخ کا ایندھن ہو گئے -

تفسیر - سورہ احقاف میں سابقاً جنات کے متعلق کچھ مذکور ہو چکا ہے - یہاں صرف
اتنا قابل بیان ہے - کہ جن جن کی ہستی کتاب و سنت سے ثابت ہے - اس سورہ میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو دیکھنے کا مذکور نہیں - جیسا کہ صحیحین میں - ابن عباس
مروی ہے - یہاں صرف اتنا مذکور ہے - کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو وحی بھیجی
اے پیغمبر لوگوں کو آگاہ کر دو - جن کا ایک گروہ قرآن سن کر ایمان لا چکا ہے - تا کہ اہل
ایمان خوش ہوں - اور منکرین آتش حسد سے جل کر خاک سیاہ ہوں -
طائفہ من الجن کے ایمان لانے کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف [illegible]
ابو جہل [illegible] امینوں کو [illegible] تھے

Marfat.com

... میں مامور ہوئے ۔ اور غیب کی خبریں دینا آپ کا فرض ہوا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے
...ں کے آسمان تک پہنچنے کی راہ بند کر دی ۔ تاکہ عامل و کاہن اپنے جنوں کے سہارے
... غیب دانی کا دعوی نہ کر سکیں ۔ جب جنوں کو آسمان کا راستہ بند
ہو گیا ۔ تو وہ اس کے تلاش ہوئے ۔ تاکہ معلوم کریں ۔ کہ یہ کیا ہوا ۔ انکی ایک جماعت
... نخلہ کے قریب آنکلی ۔ اور رسول اللہ کو قرآن پڑھتے سنا ۔ قرآن کی
عظمت انکے دل میں جگہ کر گئی ۔ خود ایمان لے آئے ۔ اور واپس جا کر اپنی جماعت سے
کہا ۔ کہ آج ہم نے عجیب قرآن سنا ۔ جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے ۔ ہم اس پر ایمان لے آئے
اور ... جن غلط راہوں اور باتوں کے گرویدہ تھے ۔ اُن سے توبہ کی ۔ معلوم
... آسمان کی راہ جو بند ہو رہی ہے ۔ وہ سب اسی لئے ہے ۔ کہ جن آدمیوں کو گمراہ نہ کریں
اور آدمی جنوں کے سہارے پر غیب دانی کا دعوی نہ کر سکیں ۔ باقی وہی باتیں ہیں ۔ جو
ان ایمان لانے والے جنوں نے اپنی قوم سے ازراہ استعجاب بیان کیں ۔ یا از
راہ فہمائش کہیں ۔ جن سے انکی اور انسانوں کی سابقہ غلط روی کا اظہار ہوتا ہے ۔

وان لو استقاموا ______ ولا رشدا

ترجمہ ۔ اور اگر وہ اپنی راہ پر چلتے رہتے ۔ تو ہم انکو اپنی نعمتوں سے نہال کر دیتے ۔ دان پر
خوب مینہ برساتے ۔ تاکہ ان نعمتوں میں ان کی شکر گذاری کا امتحان کریں ۔ اور جو اپنے
پروردگار کی راہ سے روگردانی کرے گا ۔ وہ اس کو سخت عذاب میں ڈالے گا ۔ اور تحقیق
مساجد اللہ کی ہیں ۔ پس تم بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو ۔ اور جب وہ بندہ خدا اللہ کی عبادت
کرنے کو کھڑا ہوتا ہے ۔ تو قریب تھا ۔ دیا ہوتا ہے ؟ کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں ۔ اے
پیغمبر ان سے کہدو کہ میں اپنے رب کو پکارتا ۔ اس کی عبادت کرتا ہوں ۔ اور کسی کو اس کا
شریک نہیں ٹھہراتا ۔ کہدو کہ میں تم کو نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہوں ۔ نہ کچھ بھلائی اور فایدہ
پہنچانے کا اختیار ہے

وان لو استقاموا کی ضمیر کے باب میں مفسرین کا اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں ۔ کہ مراد
... القاسطین من الجن راہ ہدایت پر قائم رہتے ۔ تو ہم ان پر خوب مینہ برساتے
... ۔ مگر اصل آگے تمام بیان کو جنوں سے متعلق کرتے
ہیں ۔ قاسطین تک جنوں کا بیان مذکور ہو چکا ۔ لو استقاموا سے اہل

مکہ کا مذکور شروع ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ہدایت پر قائم ہوتے۔ تو ان پر بے پے در پے بارشیں ہوتیں۔ اور جب قحط اور خشک سالی کی وہ مصیبت میں مبتلا تھے۔ اس سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ چونکہ وہ راہ حق پر قائم نہ تھے۔ ان پر عذاب نازل ہو رہا تھا۔ اور عذاب آخرت کی خبر دی جاتی تھی۔ تاکہ وہ ایمان لائیں۔ اور دنیا و عقبیٰ سے اپنے آپ کو بچالیں۔ اگرچہ مذکورہ بالا آیات تک یہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ لیکن ثانی الذکر زیادہ مناسب ہیں۔ اسی لئے اگلی آیتوں میں ہے۔ کہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھتے۔ تو آپ کو آ کر گھیر لیتے۔ اور پوچھتے۔ کہ تم یہ کیا کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کہدو۔ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی دین و ایمان کی تعلیم ... کسی کو خدا کا شریک نہیں مانتا۔ نہ نفع اور نقصان میں مجھے کسی قسم کا دخل ہے۔ ... صرف اللہ کا رسول ہوں اور تبلیغ رسالت میرا کام ہے۔ اور بس۔

قل انی لن یجیرنی ———— کل شیٔ عددا

ترجمہ۔ کہدو۔ کہ مجھکو اللہ کے مقابلہ میں کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا۔ ... سوا کوئی پناہ پاتا ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ کے پیغاموں کو پہنچا دوں۔ پھر جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا۔ اس کے لئے آتش جہنم تیار ہے۔ جس میں ہمیشہ ہمیشہ جلا کرے گا۔ مگر منکر نہ مانیں گے۔ یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس کے مددگار کمزور ... ہیں۔ اے پیغمبر کہہ دو۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ وہ قریب ہے۔ یا میرا پروردگار اسے کسی میعاد پر ٹال رکھے۔ غیب کا اسی کو علم ہے۔ وہ کسی کو اپنے غیب سے آگاہ نہیں کرتا۔ ... رسولوں میں سے جس کو پسند کرے۔ (اس کو جسقدر چاہے بتا دے) اس لئے کہ اسی طرح چلتا پھرتا اور کام کرتا ہے ... لگے ہوتے ہیں۔ تاکہ معلوم کرے۔ کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے۔ اور وہ ان کے تمام کاموں کا احاطہ کئے ہوئے ہے ... ہر ... گنتا ہے۔

[illegible] میں عنہ کی ضمیر مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی طرف راجع ہے۔ لیکن سیاق و سباق [illegible] پتہ چلتا ہے کہ اس سے یوم جزا مراد ہو جسکی بالیقین وقوع کی سابقاً خبر دی۔ اور پھر اوسی [illegible] میں بھی بتایا گیا۔ افک کے معنی ہیں کسی چیز سے اعراض کرنا۔ مطلب یہ کہ قرآن یا روز جزا [illegible] پھیر دیا جاتا ہے جو راہ حق سے پھر گیا۔ دیا اپنی ضد اور اصرار کی وجہ سے پھیر دیا گیا ہو۔ رجوع الی الحق [illegible] انہیں [illegible] نہ ہو۔ اور وہ انواع ولی باتوں کا فریفتہ ہو رہا ہو جنکا بطلان خود انکے باہمی اختلاف سے عیاں ہے۔ [illegible] آگے فرمایا قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ۔ یہ کذاب اٹکل سے باتیں بنانیوالے ہلاک و تباہ [illegible] غفلت و فراموشی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور سوال کرتے ہیں کہ آخر وہ جزا کا دن کب آئیگا۔ یہ کس قدر گمراہ ہیں کہ یہ سوال کرتے ہیں۔ اور اسپر اصرار کرنے سے باز نہیں آتے۔ انہیں اس سے کیا غرض کہ کب آئیگا۔ انہیں اگر سوچنا چاہیئے تو یہ بات کہ آ بھی سکتا ہے یا نہیں۔ جب وہ آسکتا ہے جیسا کہ اور بہت [illegible] عظیم الشان حوادث اپنے اپنے وقت پر آتے ہیں حالانکہ پہلے سے کسی کو اونکے نہ آنیکا وقت معلوم ہوتا ہے اور نہ بتایا گیا ہوتا ہے۔ ایسے ہی قیامت بھی جو آسکتی ہے اور جسکی خبر دیجا رہی ہے اپنے وقت پر آجائیگی۔ انہیں اوسکا تہیہ کرنا چاہیئے۔ نہ یہ سوال۔ اور سوال پر اصرار کہ کب آئے گی۔ اے پیغمبر [illegible] نہیں مانتے تو تم بھی ان سے ان کی استہزاء کے جواب میں کہہ دو کہ یہ جزا کا دن وہ دن آئیگا جب تم آگ کے انگاروں پر لوٹ رہے ہوگے۔ اور تم سے کہا جا رہا ہوگا کہ لو اب تم اوس عذاب کا مزا چکھو جسکے لیے جلدی مچایا کرتے تھے۔ اور اس حقیقت کو ہنسی میں اڑایا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ——×——×—— مِثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ

ترجمہ: اور بالیقین پرہیزگار باغوں اور چشموں کے درمیان ہونگے۔ لیتے ہونگے وہ چیزیں جو انہیں اون کے رب سے عطا ہوگا۔ (اسلئے) کہ یہ لوگ اس سے پہلے بھلے کام کرنیوالے تھے۔ رات میں کم حصہ سوتے تھے۔ اور صبح ہوتے معافی مانگا کرتے تھے۔ اور اون کے مالوں میں سوال کرنیوالے اور محروم کا حصہ تھا۔ بالیقین [illegible] لانیوالوں کیلئے زمین میں آیات قدرت ہیں۔ (بلکہ لوگو) خود تمہارے اپنے اندر بھی کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ اور تمہاری روزی اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان ہی میں ہے۔ آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک وہ (قرآن) حق ہے ایسی ہی جیسی تم بولتے ہو۔

[illegible] كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ [illegible] ما نافیہ ہے اور یھجعون۔ کانوا کی خبر [illegible] آنکھ میں گر جاتے تھے۔ اور کم سوتے تھے [illegible] میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے معنی آیت

تفسیر سورۂ مزمل

مکہ میں نازل ہوئی - اس میں ۲۰ آیتیں - ۲۸۵ کلمات - ۸۳۸ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایھا المزمل قم الّیل ــــــــــــــــ کثیبا مھیلا

اے چادر میں لپٹنے والے دیا ابل نبوت رات کو نماز میں کھڑا رہو - مگر کچھ آرام بھی آدھی رات کھڑا رہ - یا اس میں سے تھوڑی اور کم کردے - اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر ہم عنقریب تجھ پر ایک سنگین (عظیم) کلام نازل کریں گے - بالیقین رات کا نہایت موافق اور گفتار کے لحاظ سے زیادہ راست و صواب ہوتا ہے - بیشک کو تجھے مشاغل زیادہ ہوتے ہیں - اور اپنے پروردگار کا نام لے - اور ٹوٹ کر بالکل اسی کا ہو جا - وہ پروردگار جو مشرق و مغرب کا مالک ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کو اپنا وکیل بنا - اور لوگ جو کچھ برا بھلا کہتے ہیں - اس پر صبر کر - اور ان کو طریقہ سے چھوڑ کر الگ ہو جا - اور مجھے اور جھٹلانے والے اہل نعمت کو چھوڑ دے انہیں تھوڑی سی مہلت دے - پھر ہم دیکھ لیں گے - بالتحقیق ہمارے پاس بیڑیاں دوزخ ہے - اور پھندا لگا دینے والا کھانا اور سخت عذاب بھی - اوس دن کہ اور پہاڑ سب لرز اٹھینگے - اور پہاڑ ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے -

ابتدا ابتدا میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی - تو آپ کو ہیبت ہوتی - خود کمبل چادر لپیٹ لیتے - اوروں سے فرماتے کہ مجھے کپڑوں میں اسی لئے آپ کو یایھا المزمل کہکر خطاب کیا گیا - قیام اللیل یعنی عبادت شبانہ کی رات کا حکم دیا گیا -

نماز پنجگانہ فرض نہیں ہوئی تھی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات یہاں تک کہ پاؤں پر ورم آ جاتا - اس لئے کہ طاعت و عبادت کا نہیں مقرر نہ تھا - جب یہ آیت نازل ہوئی - تو کم و بیش آدھی عبادت میں مشغول عبادت رہنے کا حکم آگیا - جب نماز پنجگانہ سے قیام اللیل ساقط ہو گیا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

Marfat.com

بھی صرف نماز تہجد فرض رہ گئی۔ لیکن آپ نماز تہجد کو بہت طول دیتے تھے۔ اور
بہت سا حصہ اسی میں گزار دیتے تھے۔

قیام اللیل کے حکم کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ اور حکمت بھی بیان
کہ ہم عنقریب کلام سنگین یعنی امر و نواہی ایسے نازل کرنے والے ہیں جن کی تعمیل
کا تم پر بڑا بار ہوگا۔ نیز قیام کو رات سے اس لئے مخصوص کیا ہے کہ رات سکون
و اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہ زبان سے پورا ادا ہوتا ہے
جو کچھ زبان سے نکلتا ہے۔ دل کے موافق ہوتا ہے۔ اس لئے اے پیغمبر تم رات کو مشغول
عبادت رہو۔ اور جو احکام پہنچنے والے ہیں۔ ان کی تعلیم و تبلیغ کے لئے تیار رہو۔ آپ کو [illegible]
اگر اہل دنیا تم کو جھٹلاتے ہیں۔ اور کہا نہیں مانتے۔ اس کا غم نہ کرو۔ بلکہ صبر کرو۔ اور اچھی
طرح نبھایا کرو۔ ہم قیامت کے دن انہیں سے ایک ایک کو دیکھ لیں گے۔ ہمارے ہاتھ
سے بچ کر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ آگے منکرین کی طرف خطاب ہے۔

انا ارسلنا الیکم رسولا ——— الی ربہ سبیلا

ترجمہ۔ ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا۔ جو تمہارے اوپر گواہ ہوگا جیسے کہ فرعون
کی طرف رسول بھیجا تھا۔ پس فرعون نے رسول کا کہا نہ مانا تو ہم نے بھی اس کو سخت
پکڑا۔ اگر تم بھی کافر ہوگے تو کیسے بچ سکو گے۔ اس دن جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا آسمان
پھٹ جائے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے۔ جو ہو کر رہے گا۔ یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ پس جو چاہے
اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ پکڑ لے۔

ان ربک یعلم ——— ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ۔ اے پیغمبر تیرا پروردگار جانتا ہے۔ کہ تو اور وہ جماعت جو تیرے ساتھ ہیں
کبھی تم دو تہائی رات سے کچھ کم کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات [illegible]
اور رات دن کا ٹھیک اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تم [illegible]
نہیں کر سکتے۔ اس نے تمہارے حال پر رحم کیا۔ اب تم قرآن [illegible]
پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار ہوں گے [illegible]
فضل یعنی روزی کی تلاش میں زمین میں سفر کریں گے [illegible]
اس لئے جتنا آسان ہو سکے۔ قرآن پڑھ لیا کرو [illegible]

Marfat.com

... خوش دلی سے قرض بھی دو - اور جو نیکی تم اپنے لئے پہلے سے بھیجو گے - اس کو
... پاس پاؤ گے جو تمہارے لئے زیادہ بہتر اور بڑے اجر کی ہوگی - اور اللہ سے
... رو - بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے -

جب تقریبا نصف شب کے قیام کا حکم آیا - تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سابقین
... بھی تعمیل کرنے لگے پہلے تمام شب قیام کرتے تھے - اور دن شب کا خاتمہ
... تا تھا - اب نصف شب کا اندازہ دشوار تھا - کبھی آدھی رات قیام میں گزر جاتی
... دو ثلث اور کبھی ایک ثلث ہی - اور یہ مشقت بھی - ایسی نہ تھی - کہ آئندہ تمام
... ہی برداشت کرتے - اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے حال پر رحم فرمایا - اور
... یا - کہ مریضوں مسافروں مجاہدوں سے یہ قیام نہ ہو سکے گا - آئندہ سے رات کو
... نا ممکن ہو قرآن پڑھ لیا کرو - بس یہی قیام سب کو کافی ہے -

... یہ قرأت نماز مغرب وعشا میں آجاتی ہے - اور نماز تہجد جو رسول اللہ کے لئے
... ہی نفل کا حکم رکھتی ہے -

تفسیر سورۂ مدثر

... ایک آخری آیت کے مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں ۵۶ آیتیں ہیں - اور ۲۵۵
... - اور ایک ہزار اٹھارہ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا المدثر قم ——— واصبر

اے چادر لپیٹنے والے اٹھ - اور لوگوں کو عذاب سے ڈرا - اور اپنے پروردگار کی بڑائی
... اور اپنے کپڑوں کو پاک کر - اور ناپاکی سے دور رہو - اور لوگوں پر اپنے احسانات
... کر تو ... پانے کے لئے - اور اپنے پروردگار کی خوشنودی کیلئے صبر کر -

... تمام ... یعنی برائیاں مراد ہیں - جو منصب نبوت کے خلاف
... مطلب یہ ہے - کہ لوگوں کو ہدایت کرکے انکے ساتھ احسان
... تمہارے ساتھ یہ کیا - اللہ تم کو اس کا اجر دے گا - اور

فاذا نقر فی الناقور

ترجمہ۔ جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن کافروں کو دشوار ہوگا کہ آسان نہیں ہوگی۔ اے پیغمبر تو مجھ اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے جسے میں نے تو تنہا پیدا کیا۔ اور اس کو بہت سامال دیا۔ اور بیٹے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے لئے ہر طرح کا ساز و سامان مہیا کیا۔ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں کچھ اور بھی دوں ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔ میں عنقریب اس کو سخت عذاب کی تکلیف دوں گا۔ اس نے قرآن کے بارہ میں سوچا۔ اور اٹکل دوڑائی۔ وہ مارا جائے۔ کیسی اٹکل دوڑائی۔ ہاں وہ مارا جائے۔ کیسی اٹکل دوڑائی۔ پھر غور کیا۔ پھر ترش رو ہوا اور منہ بنایا۔ پھر منہ پھیر کر چلتا ہوا اور تکبر کیا۔ اور کہا تو یہ کہا کہ یہ قرآن نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ اور نہیں ہے یہ مگر آدمی کا کلام۔ میں اس کو سقر میں جلاؤں گا۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے۔ وہ نہ باقی رکھے گا۔ اور نہ چھوڑے گا۔ کھال کو جھلس دے گا۔ اس پر انیس نگہبان ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے نگہبان بھی فرشتوں کو بنایا ہے۔ ان کا انیس کا عدد اس لئے مقرر کیا ہے کہ کافروں کے لئے باعث فتنہ و پریشانی ہو۔ اور جو صاحب کتاب ہیں۔ وہ اس کا یقین کرلیں۔ اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ ان کا ایمان زیادہ ہو۔ اور اہل کتاب اور اہل ایمان کسی طرح کا شک نہ کریں۔ اور جن کے دل میں مرض ہے اور کافر ہیں۔ وہ کہیں ان باتوں سے اللہ کی کیا مراد ہے۔ اسی طرح اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور اے پیغمبر تیرے پروردگار کے لشکر کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا اور ان باتوں سے تو لوگوں کو نصیحت کرنی منظور ہے۔

تفسیر۔ وما جعلنا عدتهم۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوزخ پر انیس فرشتے نگہبان ہیں۔ تو ابوجہل اور اس کے حوالی موالی بہت خوش ہوئے کہ محمد کا خدا ... ہے۔ عذاب تو لاکھوں کروڑوں کو دیتا ہے۔ فرشتے صرف انیس ہیں اور انہیں سے ... ہیں۔ تو پھر انیس کا ... تو وہ تو ہمارے ایک آدمی کی ... کے بھی ... ایک کی گردن پکڑ کر دبوچ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے

۔۔۔ وہ بھی ہے مقرر کیا ہے۔ کہ یہ کافر فتنہ میں پڑ جائیں۔ اور نہیں ۔۔
۔۔۔ ہوئے کیا ہیں۔ وہ ہمیں کیا عذاب دیں گے۔ نیز اس لیے کہ اہل کتاب ۔۔۔
۔۔۔ کریں۔ کہ انکی کتابوں میں بھی فرشتگان عذاب انیس ہی ہیں۔ اور ایمان والے
۔۔۔ تعداد پر اور زیادہ ایمان لائیں۔ کہ وہ انیس سے لاکھوں کروڑوں کو عذاب
دے سکتا ہے۔

۔۔۔ خلقت وحید۔ سے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اپنی قوم میں
۔۔۔ یگانہ وحید کہلاتا تھا۔ بڑا مالدار تھا بہت بیٹے تھے۔ اور سب ہمیشہ مکہ میں
موجود رہتے تھے۔ کہ باپ دولتمند تھا۔ اور انہیں کسب معاش کے لئے کہیں جانے
کی حاجت نہ ہوتی تھی۔

جب حم تنزیل الکتاب نازل ہوئی۔ تو ولید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
نماز میں یہ سورہ پڑھتے سنا۔ دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ قوم کی مجلس میں آیا۔ اور کہا بخدا
میں نے محمد سے وہ سنا۔ کہ جو نہ آدمی کا کلام ہے اور نہ کسی جن کا۔ بخدا وہ ایک دن
غالب آئے گا۔ یہ کہکر وہ اپنے گھر چلا گیا۔ ابوجہل کو خبر ہوئی اور دشمنین قریش نے سنا
تو بہت گھبرائے۔ کہ ولید کا اثر جانتے تھے۔ مکار ابوجہل نے بات بنائی۔ اور ولید
کے پاس جاکر کہا۔ کہ قریش میں چرچا ہے۔ کہ تم محمد اور اس کے ساتھیوں کا بچا کھچا
کھانے اور انکی سی باتیں بولتے ہو۔ یہ سنکر ولید کو غیرت آگئی بولا ابوجہل تم جانتے نہیں
میں مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔ محمد اور اس کے ساتھیوں کو کھانے کیلئے کون سے
۔۔۔ جڑ لئے۔ کہ مجھے دیں گے۔ اور پھر مجلس قوم میں آیا۔ اور بہت غور و فکر سے
کلام الہی کی نسبت یہ رائے دی۔ کہ یہ جادو ہے۔ یہی تمام واقعہ اللہ تعالے نے قرآن
میں نازل فرمایا اور عذاب کی خبر دی۔

والقمر ________ واھل المغفرۃ

۔۔۔ نصیحت نہیں پکڑیں گے۔ ہمیں قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ مڑ کر جائے
۔۔۔ کی جبکہ روشن ہو جائے۔ کہ وہ قیامت بڑی سے بڑی مصیبتوں میں سے ایک
۔۔۔ ڈرانے کو۔ اس شخص کے لئے جو تم میں سے نیکی میں آگے بڑھنا چاہے۔
۔۔۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔ سوائے دائیں ہاتھ والوں کے

کہ وہ جنتیوں میں ہونگے۔ اور مجرموں سے پوچھتے ہونگے۔ کہ کونسی چیز تمہیں دوزخ میں
کھینچ لائی۔ وہ کہیں گے۔ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور محتاجوں کو کھانا نہیں کھلایا
کرتے تھے۔ اور بکواسیوں کے ساتھ بکواس میں ڈوبے رہتے تھے۔ اور روز جزا کی
تکذیب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو یقین آگیا۔ پس انکو کسی کی سفارش کام نہ دیگی۔
مگر اب انکو کیا ہوگیا ہے۔ کہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔ گویا وہ جنگلی گدھے ہیں۔ جو
شیر سے ڈر کر بھاگے ہیں۔ بلکہ انمیں سے ہر ایک چاہتا ہے۔ کہ اس کو ایک کھلا ہوا
صحیفہ دیا جائے۔ سو یہ ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ آخرت سے نہیں
ڈرتے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ یہ قرآن نصیحت ہے۔ جو چاہے۔ اس کو سوچے سمجھے۔ مگر وہ
نہیں سوچیں گے۔ لیکن یہ کہ اللہ ہی چاہے۔ جو اس کا سزاوار ہے۔ کہ لوگ اس سے ڈریں
اور وہ انکو معاف کردے۔ بل یرید کل امرئ منہم ۔ کفار کہا کرتے تھے۔ کہ اگر
قرآن کلام الٰہی ہے۔ اور اس کی طرف سے کتاب نازل ہورہی ہے۔ تو کیوں ہم
کو ہر شخص کے سرہانے ایک کتاب خدا کی طرف سے نہیں اتر آتی۔ تاکہ ہر ایک دیکھے
اور اسپر ایمان لے آئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہ لوگ قرآن کے ڈر سے
بھاگتے ہی نہیں۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ انمیں سے ہر ایک کے پاس کھلا ہوا صحیفہ
پہنچے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے۔ کہ یہ لوگ آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔ اگر
ڈرتے۔ سوچ سمجھ سے کام لیتے۔ تو جو کچھ کررہے ہیں۔ ہرگز نہ کرتے۔ بلکہ قرآن
سراپا نصیحت ہے۔ نصیحت پکڑتے۔ اور اپنی عاقبت درست کرلیتے۔

تفسیر سورۂ قیامت

مکی ہے۔ اسمیں چالیس آئتیں ۱۹۹ کلمات ۶۵۲ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا اقسم بیوم القیامۃ

ترجمہ۔ مجھے قسم ہے روز قیامت کی اور نفس لوامہ کی۔ کیا انسان
آدمی کو ملامت کیا کرتا ہے۔ کہ موت سے ...
یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہم موت کے بعد اس کی ہڈیاں ...

ہیں۔ کہ اس کی پور پور کو جوڑ کر بٹھا دیں۔ بلکہ بات صرف یہ ہے۔ کہ آدمی چاہتا
ہے کہ آگے کو بھی فسق و فجور کرتا رہے۔ اسی لئے اعتراض کے طور پر پوچھتا ہے۔ کہ
قیامت کا دن کب ہوگا۔ سو جبکہ پتھرا جائیں آنکھیں اور گہنا جائے چاند۔ اور یک جا ہو
جائیں چاند اور سورج۔ اسدن آدمی کہیگا۔ کہ اب کہاں بھاگوں۔ ہرگز نہ بھاگ
سکیگا۔ اور نہ کوئی پناہ ہوگی۔ بلکہ اسدن اے پیغمبر صرف تیرے پروردگار ہی کے پاس
ٹھکانا ہوگا۔ اسدن آدمی کو بتایا جائے گا۔ کہ کیا اس نے مقدم کیا تھا۔ اور کس کس کام
کو تاخیر میں ڈالا تھا۔ بلکہ انسان اپنے نفس پر آپ گواہ ہوگا۔ اگرچہ وہ طرح طرح کے عذر
لائے۔

لا تحرک بہ لسانک —————— بیانہ

ترجمہ۔ اے پیغمبر قرآن کو یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔ تاکہ جلدی
سے اسکو یاد کرے۔ اس کا یاد کرا دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے۔ ہم جب قرآن پڑھا
چکا کریں۔ تو تم بھی اس کی پیروی کیا کرو۔ پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارا ہی ذمہ ہے۔
مدعا یہ ہے۔ کہ جب وحی نازل ہوتی۔ تو رسول خدا تعلیم جبرائیل کے ساتھ ساتھ ہی
خود بھی زبان سے دوہرانے لگتے۔ تاکہ یاد ہو جائے۔ اور کوئی لفظ فوت نہ ہونے پائے۔
اللہ تعالیٰ نے تعلیم کی۔ کہ اسے دلجمعی کے ساتھ سن لیا کرو۔ حفظ و یادداشت کے ہم
ذمہ وار ہیں۔ ہاں جب وحی کی تلقین ختم ہو چکے۔ تو پھر اس کے دوہرانے کا مضائقہ
نہیں۔ بلکہ وہ دوہرانا ہی چاہیئے۔

بل تحبون العاجلۃ —————— الموتی

ترجمہ۔ مگر اے پیغمبر تم لوگ کچھ ہو ہی ایسے کہ عاجل کو دوست رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑتے
ہو۔ تم کو وحی یاد کرنے کی جلدی پڑ جاتی ہے۔ اور اور لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح
دیتے ہیں۔ یہ لوگ اس آخرت کو چھوڑتے ہیں۔ کہ اسدن بہت سے منہ تر و تازہ اپنے پروردگار
کو دیکھ رہے ہونگے۔ اور بہت سے منہ اس دن بگڑ رہے ہونگے۔ کیونکہ وہ یقین
کرینگے۔ کہ انکے ساتھ وہ سختی کی جانی ہے۔ کہ انکی کمر توڑ دیگی۔ آگاہ ہو۔ جب
جان ہنسلی تک پہنچ آئے گی۔ اور ادھر ادھر سے کہا جائے گا۔ کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے
والا ہے۔ اور مرنے والا یقین کر لیگا۔ کہ جدائی کی گھڑی آگئی۔ اور سختی پر سختی چڑھتی

چلی جائے گی۔ اسدن بڑے پروردگار کی طرف رواں ہو گی
خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ کلام ربانی کو جھٹلایا۔ اور اس سے
بھاگا۔ اور پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ اس سے کہا جائیگا
اسی عذاب کا سزاوار ہے۔ اور بہت سزاوار۔ ہاں تو پھر اسی عذاب کا سزاوار ہے
سزاوار۔ کیا آدمی خیال کرتا ہے۔ کہ اس کو یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ منی کا
قطرہ ہی نہ تھا۔ جو رحم میں ٹپکائی جاتی تھی۔ پھر لوتھڑا ہوا۔ پھر اللہ نے اسے بنایا۔ اور
جوڑ بند درست کئے۔ پھر اس سے دو قسمیں کیں۔ مرد اور عورت۔ کیا وہ اس بات پر
قادر نہیں۔ کہ مردوں کو جلا دے۔

وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ۔ معلوم ہوا کہ قیامت کے دن مومنین کو اسکا
دیدار ہوگا۔ حدیث سے بھی ہی ثابت ہے۔ رہی کیفیت اس سے تعرض نہ کرنا چاہئے
یہ خدا کی قدرت ہے۔ وہ اس دن کوئی ایسی ہی نظر دے گا۔ کہ اسے دیکھ سکیگی۔

تمام سورہ کا اصل مدعا وہی اثبات حیات بعد الممات ہے۔ جو سلسلہ کئی سورتوں
سے چلا آرہا ہے۔ کہ ابتدائے نبوت میں اول اسی قسم کے عقائد دین کی تعلیم اللہ نے دی
اور لوگوں کو اسی قسم کی باتوں سے انکار تھا۔

تفسیر سورہ ہل اتیٰ یا سورہ دہر

کچھ مکی ہے اور کچھ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں اسو آئتیں ہیں اور ۱۵۴ کلمات اور ۱۰۵۴
چون حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھل اتیٰ علی الانسان ـــــــــــــــ

ترجمہ۔ بیشک زمانہ میں انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا ذکر
کی جاتی۔ ہم نے انسان کو مرکب نطفے سے پیدا کیا۔ کہ ہم اس کو آزمائیں تو ہم نے اسے
سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ پھر اس کو دین یعنی نیکی بدی کا راستہ بھی بتلا دیا خواہ شکر گزار ہو
یا ناشکرا

اس کلام کا بھی وہی اثبات حشر و نشر و دوزخ و بہشت

انسان کا امتحان کرنا چاہا۔ اس لئے امتحان کی قابلیت دی۔ اگر کوئی نیک ثابت
ہوا امتحان میں پورا اترا۔ کوئی بد نکلا اور امتحان میں گر گیا۔ اب دونوں کو جزا و سزا
ملے گی۔ اس جزا و سزا کے لئے ہم نے بدوں کیلئے دوزخ اور نیکوں کیلئے جنت
بنائی ہے۔ اور یہ عذاب و ثواب موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر ہی ملنا ہے۔

انا اعتدنا للکافرین ———— قمطریرا

ترجمہ۔ ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں۔ طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور جو
نیک ہیں وہ جاموں سے ایسی شراب پئیں گے جسمیں کافور ملا ہوا ہوگا اس
کافور کا ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ کے خاص بندے پئیں گے۔ اور جہاں چاہیں گے
بہا لے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو منتیں پوری کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے
ہیں جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور اللہ کی محبت میں بھوکے یتیم اور
قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں۔
نہ تم سے ہم بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گذاری۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے۔
جس روز لوگ منہ بنائے اور تھوڑی چڑھائے ہوئے ہونگے۔

فوقٰهم اللہ شر ———— سعیکم مشکورا

ترجمہ۔ پس اللہ نے بھی ان لوگوں کو اس دن کی مصیبت سے بچا لیا۔ اور انکو تازہ روئی
و خوشدلی دی۔ اور انہوں نے جو صبر کیا تھا۔ اس کے بدلے میں انکو جنت اور پہننے کے
لئے ریشمی لباس عنایت کیا۔ وہ بہشت میں تختوں پر تکئے لگا کر بیٹھیں گے۔ نہ وہاں
گرمی معلوم ہوگی اور نہ ٹھر۔ اور باغوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے۔ اور
پھلوں کا توڑنا ان کے اختیار میں۔ اور چاندی کے برتن اور ایسے آبخوروں کا ان پر دور
چلتا ہوگا۔ جو شیشے کی طرح شفاف ہونگے۔ مگر شیشے چاندی کے کہ بنانے والوں
نے ٹھیک سے انکو اندازے کے موافق بنایا ہوگا۔ اور وہاں انکو ایسے جام پلائے
جائینگے۔ جسمیں سونٹھ ملی ہوگی۔ اور یہیں شراب کا بھی ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام
سلسبیل ہوگا۔ اور خدمت کے لئے ان کے ارد گرد ایسے لڑکے گھومتے پھرتے ہونگے۔ جو
لڑکے ہی رہیں گے۔ اور ایسے کہ اے مخاطب جب تو انکو دیکھے تو سمجھے کہ موتی
بکھرے ہیں۔ اور جب تو نظر دوڑائے۔ تو وہاں تجھکو نعمت اور بڑی سے

بڑی سلطنت کی شان نظر آئے - نیز وہ سبز باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے
اور چاندی کے کنگن انہیں پہنائے جائیں گے - اور آپکا پروردگار انہیں پاکیزہ شراب
پلائے گا - اور فرمائے گا یہ ہے تمہارا بدلہ اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی
مذکورہ بالا تمام آیات میں نعمائے جنت کا مذکور ہے - جو مکرر آچکا ہے - اور انکی تفسیر
انا نحن نزلنا علیک القرآن ———— الی آخر السورۃ
ترجمہ - اے پیغمبر ہم نے تجھ پر بیشک تھوڑا تھوڑا قرآن اتارا ہے - پس تو اپنے پروردگار کے
حکم پر صبر کر - اور انمیں سے کسی گنہگار و ناشکرے کے کہنے میں نہ آ - اور صبح شام اپنے
پروردگار کا نام لیتا رہ - اور رات کو اسے سجدہ کر - اور تمام دراز میں اس کی تسبیح و تقدیس
کرتا رہ - یہ لوگ تو بس حاضر یعنی دنیا ہی چاہتے ہیں - اور قیامت کے روز سخت کو اپنے
پس پشت ڈالے اور بھلائے بیٹھے ہیں - ہمیں نے انکو پیدا کیا - اور انکے جوڑوں کو
مضبوط کیا - اور جب چاہیں - انکے بدلے انہیں جیسے بدل سکتے ہیں - یہ نصیحت کی
باتیں ہیں - پس جو چاہے - اپنے پروردگار کی طرف کا راستہ اختیار کرے - اور تم
چاہ بھی نہیں سکتے - مگر یہ کہ اللہ چاہے - بیشک اللہ جاننے والا اور حکیم ہے - جس کو
چاہتا ہے - اپنی رحمت میں لے لیتا ہے - اور اس نے ظالموں کے لئے سخت
عذاب تیار کر رکھا ہے -

تفسیر سورہ مرسلات

مکی ہے - اسمیں پچاس آیتیں ہیں - اور ۱۸۰ کلمات اور ۸۱۶ حروف -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والمرسلات عرفا

ترجمہ - ہمیں قسم ہے - ان بھیجی ہوئی ہواؤں کی - جو معمولی طور سے چلتی ہیں پھر تند
آندھیاں ہو کر چلنے لگتی ہیں - اور بادلوں کو بکھیر دیتی ہیں - پھر لوگوں کے دلوں میں اللہ
کی یاد ڈالتی ہیں - تاکہ عذر نہ رہے - اور دھمکی پوری ہو جائے - بالتحقیق
جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے - البتہ ہونے والی ہے -
تفسیر - المرسلات کے وضعی معنی ہیں بھیجی ہوئی چیز - تفسیر

کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ رات کا کچھ حصہ [illegible]
ذرا سوتے تھے اور پھر اٹھ بیٹھتے تھے۔ بعض نے قلیلا [illegible]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
آسمان سے دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب ایک تہائی [illegible]
جو مجھ سے دعا مانگے میں اوسکی دعا قبول کروں۔ جو مجھ سے سوال کرے [illegible]
کروں۔ جو مجھ سے معافی کا خواستگار ہو اوسے معاف کروں۔ اور کہتا ہے کہ میں [illegible]
بادشاہ ہوں یہانتک کہ فجر ہو جائے۔ نزول الٰہی سے مراد حدیث میں [illegible]
اجابت دعا کیلئے آخری تہائی شب اسلئے مخصوص ہے کہ یہ وقت [illegible]
ہے۔ اس وقت اٹھکر وہی اللہ کیطرف رجوع لائیگا اور دعا مانگے گا جسکو دل [illegible]
جب بندہ دل سے اپنے مالک و معبود کی طرف رجوع لائے پھر کونسی آرزو [illegible]
خداوندی سے عطا نہ ہو۔ اسی لئے نماز تہجد کی بہت بڑی فضیلت ہے [illegible]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
میں کھڑے ہوتے آپ دعا میں فرماتے۔ اللھم لک الحمد انت قیم السموات [illegible]
ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیھن ولک [illegible]
نور السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق [illegible]
وقولک الحق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق [illegible]
اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت [illegible]
والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت [illegible]
انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت [illegible]

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ پرہیزگاروں کی [illegible]
صفت ہے۔ پہلی صفت حقوق اللہ کے متعلق تھی [illegible]
اخلاق سے وابستہ تھی۔ دوسری مادی ہے [illegible]
کو جاگتے ہیں صبح کو استغفار کرتے ہوئے [illegible]
مال و دولت ہاتھ آتی ہیں [illegible]
انکا حق جانکر سائل [illegible]

Marfat.com

...ہیں۔ کہ اس سے ہوائیں مراد ہیں۔ جیساکہ ترجمہ میں لکھا گیا۔ اس صورت میں مدعا یہ ہے۔ کہ قسم ہے ان ہواؤں کی۔ جو معمولی طور پر چلتی رہتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہمارے ...سے آندھیاں بن جاتی ہیں۔ بادلوں کو لاتی ہیں۔ اور اڑالے جاتی ہیں۔ اور جب لوگ ...سے نالاں ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بھولے ہوئے کو یاد ...کرتے ہیں۔ ہماری دھمکی پوری ہو جاتی ہے۔ اور کسی کو عذر کی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ غرض ان ہواؤں کی قسم جو آثار قدرت ہیں ایک بڑا اثر ہیں۔ ایک دن قیامت ...جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ آکر رہے گی۔ غور کرو۔ تو ہوا ہی میں اس کے علامات و آثار موجود ہیں۔

دوسرے یہ کہ مرسلات سے ملائکہ مراد ہیں۔ اور باقی انکی صفات۔ یعنی اُن ملائک کی قسم جو معروف یعنی امر و نہی لیکر بھیجے گئے۔ پھر وہ حکم لیکر آندھی بنکر اڑے۔ اور جہاں پہنچنا تھا۔ جا پہنچے۔ اور اپنے بازو پھیلا دیئے۔ اور حق و باطل میں فرق کر دیا۔ اور انبیا علیہم السلام کے دلوں میں ذکر الٰہی بھر دیا۔ تاکہ لوگوں کو نہ عذر رہے۔ اور نہ دھمکی کی کسر۔

تیسرے یہ کہ مرسلات سے آیات قرآنی مراد ہیں۔ جو پے در پے عرف و خبر لیکر آرہی ہیں اور دلوں میں ایک طوفان اٹھا دیتی ہیں۔ انوار ہدایت و معرفت پھیلاتی ہیں۔ حق و باطل میں فرق کرتی ہیں۔ اور قلوب مومنین کو ذکر الٰہی سے بھرتی ہیں۔

چوتھے یہ کہ کلمات خمسہ سے کوئی اور چیز مراد نہیں ہے۔ بلکہ پہلے تین سے ہوا مراد ہے اور پچھلے دو سے ملائکہ۔ مدعا یہ ہر صورت ایک ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے آثار قدرت کی قسم کھا کر کہتا ہے۔ کہ قیامت آئے گی۔ پر آئے گی۔ انکار و تکذیب سے ٹل نہیں سکتی۔

...النجوم طمست ———————— للمکذبین

...یہ۔ جب تارے تاریک ہو جائیں۔ اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑنے ...اور جبکہ رسول ادائے شہادت کیلئے وقت مقررہ پر بلائے جائیں۔ (لبں اسدن ...کہیں) یہ تاخیر کس دن کیلئے کیگئی ہے۔ یوم فصل کے لئے تاخیر کی گئی ہے۔ اور ...تم کیا سمجھے۔ کہ یوم فصل کیا ہے۔ وہی دن ہے۔ کہ اس دن جھٹلانے والوں ...ہے۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کر دیا۔ پھر ہم ان پچھلوں کو بھی

انہیں کے پیچھے چلائیں گے۔ کہ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں
دن آئیگا۔ اسدن جھٹلانے والوں کی شامت ہے

الم نخلقکم من ـــــــــــــــ

ترجمہ۔ کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا۔ پھر ہم نے اسکو ایک
محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا۔ پھر ہم نے اندازہ ٹھہرایا۔ پس ہم کیا اچھا اندازہ ٹھہرانے والے
ہیں۔ جب وہ دن آئے گا۔ تو اسدن جھٹلانے والوں کی شامت ہے

الم نجعل الارض ـــــــــــــــ للمکذبین

ترجمہ۔ کیا ہم نے زمین کو جامع احیاء و اموات محل بنایا۔ اور اس میں اونچے اونچے پہاڑ
بنائے۔ اور تم کو میٹھا پانی پلایا۔ جب وہ دن آئے گا۔ جھٹلانے والوں کی شامت ہے

انطلقوا ـــــــــــــــ للمکذبین

ترجمہ۔ ان سے کہا جائے گا۔ جاؤ۔ اسی دوزخ کی طرف جاؤ جس کو جھٹلایا کرتے تھے
چلے جاؤ اس (دخان جہنم کے) سائے طرف جو تین حصوں میں منقسم ہو رہا ہے۔ مگر
سائے میں سایہ نہیں اور نہ اسمیں گرمی سے بچاؤ ہے۔ بلکہ وہ تو محلوں جیسے شرارے
اگل رہا ہے۔ اور وہ ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے زرد اونٹ ہیں۔ جب وہ دن آئے
تو جھٹلانے والوں کیلئے عذاب ہے۔

هذا یوم ـــــــــــــــ للمکذبین

ترجمہ۔ یہ وہ دن ہوگا۔ کہ وہ نہ بول سکیں گے۔ نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ
کر سکیں۔ جب وہ دن آئے گا۔ تو جھٹلانے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔ جب
ہم ان سے کہیں گے۔ یہی فیصلہ کا دن ہے۔ ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کیا
اب اگر تمہارے پاس کوئی چال ہو۔ تو چلو۔ جب وہ دن ہوگا۔ تو اس دن جھٹلانے
والوں کی شامت ہے۔

یہاں تک علامات قیامت اور منکران قیامت کا حال بیان فرما کر اللہ تعالیٰ
متقین کے مدارج بیان کرتا ہے۔

ان المتقین ـــــــــــــــ

ترجمہ۔ اس دن پرہیزگار بالیقین سایوں میں خوش ہونگے

Marfat.com

بھاپنے ہونگے۔ اور ہم ان سے کہیں گے۔ کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے تھے
کے بدلے میں خوشی خوشی کھاؤ پیو۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ جب
تو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے عذاب ہے۔ اے جھٹلانے والو تھوڑے
دن تم کھا لو۔ اور فائدہ اٹھا لو۔ جب وہ دن ہوگا۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے
لئے بد ہے سو اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ نماز میں خدا کے سامنے جھک جاؤ۔
نہیں جھکتے۔ جب وہ دن آئیگا۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کیلئے عذاب ہے۔ اس
کے بعد بھی اور کونسی بات ہوگی۔ جس پر وہ ایمان لائیں گے۔

تفسیر سورہ النبا

میں نازل ہوئی۔ اسمیں چالیس آیتیں ہیں۔ اور ۱۷۳ کلمات اور ۷۰ حروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یتساءلون ______ الا عذابا

یہ لوگ کس بات کا ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ ہاں اس بڑی خبر کا
کے بارہ میں باہم مختلف ہیں۔ سو عنقریب انکو معلوم ہو جائے گا۔ ہاں عنقریب
معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو میخ نہیں بنایا۔ اور تم کو
جوڑا جوڑا بنایا۔ اور تمہاری نیند کو آرام بنایا۔ اور رات کو پردہ ٹھہرایا۔ اور دن کو
روزی کمانے کا وقت اور تمہارے اوپر سات سخت آسمان بنائے۔ اور ہم ہی نے روشن
اور گرم سورج بنایا۔ اور نچڑنے والے بادلوں سے زور کا مینہ برسایا۔ تاکہ اس کے
ذریعہ سے غلہ اور نباتات اگائیں۔ اور گھنے گھنے باغ بھی۔ بیشک فیصلہ کا دن مقرر ہے
جس دن صور پھونکا جائے گا۔ اور تم لوگ گروہ گروہ آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیئے
جائیں گے۔ اور وہ دروازے دار ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے سرکائے جائیں گے
اور غبار ہو جائیں گے۔ بیشک جہنم گھات میں لگی ہے۔ جو سرکشوں کا ٹھکانا ہے جسمیں
وہ مدتوں رہنا ہوگا جسمیں وہ نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے۔ اور نہ کچھ پینے کو ملے گا
مگر گرم پانی اور پیپ لہو کے۔ یہی ان کا پورا بدلہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہ لوگ حساب کا
اندیشہ نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو دل کھول کر جھٹلاتے تھے۔ اور ہم نے ہر بات

کو کتاب یعنی نامۂ اعمال میں لکھ چھوڑا ہے پس چکھو ہم تمہیں [illegible]
نہ دیں گے مگر عذاب ۔

ان للمتقین ———

ترجمہ ۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہوگی یعنی باغ انگور [illegible]
اور لبالب پیالے ۔ جمیں وہ لوگ نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور [illegible]
پیغمبر ۔ تیرے پروردگار کی طرف سے ان کے اعمال کے حساب کے موافق [illegible]
پروردگار کی طرف سے جو زمین اور آسمانوں اور انکے درمیان کی سب چیزوں کا مالک [illegible]
خطاب کرنے کا اختیار نہ ہوگا ۔ جس دن کہ روح اور فرشتے صف بستہ اس کے حضور میں کھڑے ہوں گے
کسی کو بولنے کی مجال نہ ہوگی ۔ لیکن جسکو وہ خدائے مہربان اجازت دیدے اور وہ کہے
جب کچھ کہا ۔ سچ کہا ۔

لا یتکلمون ۔ اے لا یتکلمون فی الشفاعۃ یعنی کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے
گی کہ ملائک بھی ۔ لیکن یہ کہ خدا اجازت دیدے ۔

ذالک الیوم الحق ——— کنت [illegible]

ترجمہ ۔ یہ دن برحق ہے ۔ پس جو چاہے ۔ اپنے پروردگار کے یہاں ٹھکانا بنا لے
لوگو ۔ ہم نے تم کو عذاب قریب سے ڈرا دیا ہے جس دن کہ آدمی دیکھے گا جو کچھ
اس نے کیا ہے ۔ اور کہے گا ۔ کہ اے کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا ۔
مدعا تمام صورت کا وہی اثبات بعثت اور حساب وکتاب اور عذاب [illegible]

تفسیر سورۂ نازعات

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں علی الاختلاف ۴۵ یا ۴۶ آیتیں ہیں ۔ او [illegible]
۷۵۰ حروف ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والنزعات غرقا

ترجمہ ۔ قسم ہے ان کی جو کھینچکر جان کو زور سے اکھیڑنے والے [illegible]
[illegible] چھوڑنے والے اور ہوا میں تیرتے پھرنے والے [illegible]

Marfat.com

[illegible] فرشتوں کی قسم ہے ۔ جسدن کہ کانپنے والی یعنی زمین کانپ جائے گی ۔ اسکے پیچھے آنے والی یعنی صور کی آواز اور ہیبت سے والی دل [illegible] ہونگے ۔ آنکھیں انکی نیچی ہونگی ۔ ابتو وہ کہتے ہیں ۔ کہ کیا ہم پہلی حالت یعنی زندگی [illegible] جائیں گے کیا اسوقت جبکہ ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے ۔ [illegible] اسوقت کا پھرنا تو ٹوٹے کا پھرنا ہے ۔ لیکن اسوقت صرف ایک ڈانٹ ہوگی ۔ سب زمین پر موجود ہو جائیں گے ۔

[illegible] کلمات پنجگانہ بالا کے مصداق و مراد میں مفسرین کا کسی قدر اختلاف ہے ۔ مگر قوی [illegible] یہی ہے ۔ کہ ان سب سے فرشتے ہی مراد ہیں ۔ اور انکی متعدد صفات بیان کرتے [illegible] گئی ہے ۔ کہ وہ کافروں کے بدن سے گوشہ گوشہ سے جان کو پکڑ کر نہایت [illegible] سے کھینچتے ہیں ۔ ایمان والوں کی جان کو اس آسانی سے نکالتے ہیں ۔ جس سے [illegible] کھولدیا یا بیٹ ۔ اور جان کو لے کر اس سبکی سے اڑتے ہیں ۔ جیسے کوئی تیرنے [illegible] رہا ہو ۔ یا گھوڑے اڑے چلے جاتے ہوں ۔ اور ایمان والوں کی جانوں کو [illegible] جلد جنت میں پہنچا دیتے ہیں ۔ غرض بہت کاموں کی تدبیر کرتے ہیں ۔

بعض کے نزدیک الفاظ چہارگانہ سے ارواح کفار و مومنین مراد ہیں ۔ کہ اول الذکر [illegible] سختی سے نکلتی ہیں ۔ اور ثانی الذکر کی آسانی سے ۔ اور آخرین مدبرات امر سے فرشتہ مراد ہیں ۔ بعض سب الفاظ پنجگانہ سے تارے مراد لیتے ہیں ۔ جو نکلتے اور ڈوبتے [illegible] ہیں ۔ ایک افق سے دوسرے افق میں پہنچتے ہیں ۔ اپنے اپنے افلاک میں تیرتے ہیں [illegible] دوسرے سے سبقت کرتے ہیں ۔ اسی طرح اور بھی بعض چیزیں مرادلی ہیں ۔ بہر [illegible] مدعا یہی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض عظائم قدرت کی عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہے [illegible] قیامت اس وقت قیامت کا انکار کرتے ہیں ۔ اور اسے محال سمجھتے ہیں ۔ یعنی [illegible] میں دیر ہی کیا ہے ۔ صرف ہماری ایک للکار کی دیر ہے ۔ کہ سارے مردے [illegible] سے نکل پڑیں گے ۔ اور جو آج قیامت سے انکار کر رہے ہیں ۔ قیامت کو [illegible] دیکھکر ان کی وہ بری حالت ہوگی ۔ کہ تو بہ ہی بھلی ہے ۔

[illegible] موسیٰ ——————— لمن یخشٰی

[illegible] کو موسیٰ کے حالات پہنچے ۔ جبکہ اس کو اس کے رب نے

طویٰ کے مقدس میدان میں پکار کر کہا۔ کہ فرعون کی طرف جا کہ وہ بہت سرکش ہو گیا
اس سے کہو۔ کہ کیا تجھکو پاک ہونے کی طرف رغبت ہے۔ اور یہ کہ میں تجھ کو تیرے رب
کا راستہ دکھاؤں۔ تاکہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اس کو ایک بڑی نشانی دکھائی
اس نے اس کو جھٹلایا اور سرکشی کی پھر پیٹھ پھیر کر چلدیا۔ پھر لوگوں کو جمع کیا
پکارا۔ اور کہا کہ تمہارا بزرگ ترین پالنے والا میں ہوں۔ پس اللہ نے بھی اس کو دنیا
اور آخرت کے عذاب میں دھر پکڑا۔ اس واقعہ میں نصیحت ہے۔ اس شخص کے لئے
جو ڈرتا ہے۔

ءانتم اشد خلقا ــــــــ ہی الماویٰ

ترجمہ۔ کیا تم بناوٹ میں زیادہ مضبوط ہو۔ یا آسمان جسکو اللہ نے بنایا۔ اور اس کی چھت
کو بلند کیا۔ اور اسکو ہموار بنایا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا۔ اور اسکی روشنی کو ظاہر کیا
اور اس کے بعد اس کی زمین کو بچھایا۔ اور اس سے پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو گاڑا
جس سے تمہیں اور تمہارے جانوروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ پس جسوقت بڑی آفت قیامت
آئے گی۔ اسدن انسان یاد کرے گا۔ جو کچھ اس نے کیا تھا۔ اور دکھائی جائے گی
دوزخ ہر اس شخص کو جو دیکھتا ہے۔ پھر جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور دنیا کی زندگی کو
ترجیح دی ہوگی۔ دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔ اور جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے
کھڑے ہونے سے ڈرا۔ اور جس نے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔ اس کے رہنے
کی جگہ جنت ہوگی۔

یسئلونک عن الساعۃ ــــــــ ضحٰہا

ترجمہ۔ اے پیغمبر۔ تجھسے لوگ قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں۔ کہ اس کا
وقت کب آئے گا۔ تو اس کے خیال سے کس بحث میں پڑا ہے۔ اس کا
علم تو تیرے پروردگار کے پاس ہے۔ تو تو صرف ڈرنے والے کو ڈرانے والا ہے۔
جس دن وہ اسے دیکھیں گے۔ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں گویا ایک شام یا صبح
رہے تھے۔

تفسیر سورۃ [illegible]

سورۂ عبس مکی ہے اس میں ۴۲ آیتیں ۱۳۳ کلمات اور ۵۳۳ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبس وتولی ۔۔۔ تلہی

ترجمہ: اس نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔ اس بات سے کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا۔ اور تجھے کیا خبر شاید وہ پاک ہو جاتا۔ یا نصیحت سنتا۔ اور نصیحت اسکو فایدہ دیتی۔ لیکن جو شخص بے پرواہی کرتا ہے۔ تو اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور تیرے لئے کیا ملامت ہے۔ اگر وہ پاکیزگی اختیار نہ کرے۔ لیکن جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ ڈرتا ہے۔ تو اس سے غفلت کرتا ہے۔

تفسیر: مذکورہ بالا آیات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فی الجملہ عتاب ہے وجہ نزول یوں ہے۔ کہ ایک دن آپ بیٹھے ہوئے عتبہ ابن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور عباس ابن عبداللہ وغیرہ سرداران قوم سے باتیں کر رہے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ اور آپ کو امید تھی۔ کہ یہ لوگ یا انمیں سے بعض اسلام قبول کریں گے۔ اتنے میں ابن ام مکتوم نابینا کہ ان لوگوں سے کمتر درجہ کے آدمیوں میں تھے۔ آپ کی مجلس میں آئے اور آکر کہنے لگے۔ اے محمدؐ مجھے بتا اور سکھا۔ جو کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا بتلایا ہے۔ چونکہ وہ نابینا تھے۔ خبر نہ تھی۔ کہ آپ باتیں کر رہے ہیں۔ اور کس کس سے کر رہے ہیں۔ بار بار یہی کہتے رہے۔ آپ چونکہ پہلے سے دوسروں کی طرف مخاطب تھے۔ متوجہ نہ ہوئے۔ اور مناسب نہ جانا۔ کہ اس سلسلہ کلام کو توڑ کر ابن ام مکتوم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جب بار بار انکی طرف سے وہی تکرار ہوئی۔ تو آپ کسی قدر منغض ہوئے۔ پیشانی پر شکن پڑ گئی اور منہ پھیر لیا۔ اور جس سے کلام کر رہے تھے۔ برابر کلام کرتے رہے اس پر خدا کی طرف سے عتاب ہوا۔ کہ اے پیغمبر تم نے ایک غریب نابینا کو جو طالب حق ہو کر آیا تھا ٹال دیا اور مغرور قوم کو جو طالب ہدایت نہ تھے۔ بلکہ ان کی ریاست پر خیال کر کے سمجھے کہ اگر یہ ایمان لائیں تو اچھا ہے۔ قابل عزت و خطاب سمجھا۔ یہ تمہیں مناسب نہ تھا۔ اگر یہ مغرور قوم ایمان نہ لائیں۔ اور ہم تمہاری تائید پر ہوں۔ تو انہیں تمہارا کیا نقصان ہے۔ اور تم کو کیا ملامت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تمہارا کام صرف تبلیغ رسالت اور پہنچا دینا۔ اس عتاب عبس کا رسول اللہ پر بہت بڑا اثر ہوا۔ یہاں

Marfat.com

تک کہ ابن ام کلثوم ایمان لانے کے بعد بھی جب آتے ۔ آپ [illegible]
کو یاد فرماتے ۔ غرض ان آیات سے تعلیم اخلاق ہے ۔ کہ حقیر سے حقیر [illegible]
حق پر ہو ۔ حقیر نہ جاننا چاہئے ۔ اور منکران حق کیسی ہی دنیاوی وجاہت [illegible]
ہرگز عزت واحترام کے مستحق منکر اہل حق کے مقابلہ میں نہیں ہیں ۔

کلا انھا تذکرۃ ....

ترجمہ ۔ خبردار آئندہ ایسا نہ کرنا ۔ یہ قرآن بالیقین نصیحت ہے ۔ پس جو چاہے [illegible]
ایسے صحیفوں میں ہے ۔ جو معزز بلند اور پاک ہیں ۔ ایسے سفر کرنیوالوں یعنی فرشتوں
کے ہاتھ میں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں ۔

تفسیر ۔ سفرۃ سے وہ فرشتے مراد ہیں ۔ جو وحی قرآن لاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک
پہنچاتے تھے ۔ اور اگر تذکرہ سے دین مراد لیں ۔ تو سفرۃ سے ملائکہ [illegible]
مراد ہو سکتے ہیں ۔

قتل الانسان ما اکفرہ .... الخ

ترجمہ ۔ مارا جاوے یہ آدمی کیسا ناشکرا ہے ۔ اللہ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا [illegible]
نطفہ سے پیدا کیا اس کو ۔ پھر اس کا اندازہ باندھا ۔ پھر اس کا راستہ آسان کیا ۔ پھر مارا
اور قبر میں دبایا ۔ پھر جب چاہے گا ۔ جلا اٹھائے گا ۔ ہاں اس نے نہیں کیا جو کچھ اللہ
نے اس کو حکم دیا ۔ آدمی ذرا اپنے کھانے کی طرف دیکھے ہم نے پانی برسایا [illegible]
اس سے بیج ۔ انگور ۔ ترکاریاں ۔ زیتون ۔ کھجوریں ۔ گھن کے باغ [illegible]
اگایا ۔ تاکہ تم اور تمہارے چارپائے فایدہ اٹھائیں ۔ پس جبکہ قیامت کی کان پھاڑنے
والی آواز آئے گی ۔ جس دن کہ آدمی اپنے بھائی سے اور ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھا
گیگا اس دن ان میں سے ہر ایک کی یہ حالت ہوگی کہ اسے کسی [illegible]
ہوش نہ ہوگا) اسدن کتنے ہی منہ چمکتے دمکتے ہنستے اور خوش [illegible]
اسدن ہونگے کہ ان پر غبار پڑا ہوگا ۔ سیاہی [illegible]
کافر و بدکار ہیں ۔

تفسیر سورۃ [illegible]

... [illegible] انتیس آیتیں - ۱۰۴ کلمات ۵۳۰ حروف ہیں - اور سرتاسر
[illegible] کی ہولناک تصویر ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والشمس کورت ــــــــــــ تذھبون

ترجمہ جب کہ آفتاب تاریک ہو جائے - اور جبکہ تارے ماند پڑ جائیں - اور جب کہ پہاڑ زمین سے چل پڑیں - اور جبکہ دس مہینے کی حاملہ اونٹنی چھٹی پھرے - اور جب کہ وحشی جانور باہم سب جمع ہو جائیں - اور جبکہ سمندر جھکولے جانے لگیں اور جبکہ نفس بدلا بدلائے جائیں - اور جبکہ زندہ درگور لڑکی کی بابت سوال کیا جائے - کہ کس گناہ کی پاداش میں ماری گئی - اور جبکہ عمل نامے کھولے جائیں - اور جبکہ آسمانوں کی کھال اتاری جائے - اور جبکہ دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے - اور جبکہ جنت نیکوں سے نزدیک کی جائے ہر ایک نفس جان لیگا - جو کچھ کہ وہ لایا ہے - پس قسم کھاتا ہوں میں پھر جانیوالے سیدھے چلنے والے چھپ جانے والے تاروں کی - اور رات کی جبکہ جانے لگے - اور صبح کی جبکہ روشن ہو - تحقیق یہ قرآن بزرگ پہنچانے والے فرشتہ کا کلام ہے - جو قوت والا عرش والے خدا کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے - اس کی اطاعت بھی کی جاتی ہے - اور امانتدار بھی ہے - اور یہ کہ تمہارا صاحب دیوانہ نہیں - اور اس نے اس (جبرئیل) کو کھلے افق پر دیکھا ہے - اور وہ غیب کی باتوں کو چھپانے یعنی بخل کرنے والا نہیں ہے - اور یہ قرآن شیطان مردود کا قول نہیں ہے - پس تم کہاں چلے جا رہے ہو -

تفسیر - اذا الموءودۃ سئلت - عرب میں بزمانہ جاہلیت بعض قبائل میں لڑکی کے وجود کو عار سمجھا جاتا تھا - اس لئے جب لڑکی پیدا ہوتی - قسی القلب باپ اپنے ہاتھ سے [illegible] گڑھا کھود کر دبا آتے تھے - اسی کی طرف اشارہ ہے - کہ زندہ درگور لڑکی کی بابت سوال کیا جائیگا - کہ اس نے کیا گناہ کیا تھا - کہ تم نے قتل کیا -

الخنس سے بعض کے نزدیک سیارے مراد ہیں - کہ آفتاب کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں [illegible] نظر آتے ہیں - اور پھر اشعۂ آفتاب میں چھپ جاتے ہیں - اسی لحاظ سے [illegible] والے ہیں - بعض کہتے ہیں - کہ تمام ستارے مراد ہیں - کہ وہ سیدھے [illegible] نظر آتے ہیں -

ولقد راٰہ بالافق المبین ۔ روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل
علیہ السلام سے فرمایا ۔ کہ میں تم کو اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں ۔ جبرائیل علیہ السلام
اپنی اصلی صورت میں نظر آئے ۔ تو آپ مرعوب ہو گئے ۔ یہاں تک کہ وحیہ کلبی کی شکل
میں آپ کے پاس آیا کرتے تھے ۔ اسی میں متمثل ہوئے ۔ بعض کا قول ہے کہ آنحضرت
نے جبرائیل علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہوتے ہوئے اسی شکل میں دیکھا ۔ جس میں کہ دیکھا
کرتے تھے ۔ اور دیکھتے ہی پہچان لیا ۔ کہ جبرائیل ہیں ۔ اور آسمان سے اترتے ہیں
وما ھو علی الغیب بضنین ۔ یعنی جو خبریں غیب کی رسول کو پہنچتی ہیں ۔ وہ ان کے
بتانے میں بخل نہیں کرتے ۔ فرض رسالت کما حقہ ادا کرتے ہیں ۔
ظنین بالظاء بھی قرات ہے ۔ اس صورت میں مطلب یہ ہے ۔ کہ غیب کی باتیں اٹکل سے
نہیں کہتے ۔ سیاق کی رو سے یہ قرات زیادہ مربوط ہے ۔

ان ھو الا ذکر ـــــــ رب العلمین

ترجمہ ۔ یہ قرآن عالم والوں کے لئے بالکل نصیحت ہی نصیحت ہے ۔ اس شخص کے لئے
جو تم میں سے چاہے ۔ کہ سیدھا راستہ اختیار کرے ۔ اور تم نہیں چاہتے ۔ لیکن جو کہ
اللہ چاہے ۔ جو عالموں کا پروردگار ہے ۔

تفسیر ۔ لمن شاء ۔ یعنی تم میں سے جو عزم کرے ۔ کہ کامیاب خیر ہو ۔ وہ قرآن سے
نصیحت پکڑ سکتا ہے ۔ چونکہ آیت کا یہ جز موہم تھا ۔ کہ انسان مختار مطلق ہے ۔ اس لئے
آگے فرمایا ۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ ۔ یعنی تمہارا ارادہ مخلوق خداوندی ہے
اسی نے تم کو ذی ارادہ بنایا ہے ۔

تفسیر سورۃ الانفطار

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں ۱۹ آیتیں ۔ ۸۰ کلمات اور تین سو ستر ہ حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا السماء انفطرت ـــــــ

ترجمہ ۔ جبکہ آسمان پھٹ جائے ۔ اور جبکہ ستارے جھڑ جائیں ۔
اور جبکہ الٹ دی جائیں قبریں ۔ جان لیگا نفس کہ کیا اس نے

Marfat.com

... کی تفسیر سابقاً لکھی جا چکی ہے۔
... تُوعَدُونَ - آدمی سے رزق کا وعدہ کیا گیا ہے اور مدت العمر رزق
... کیا وہ رزق ہر وقت اسکے پاس یا عمر بھر کا رزق اوسکی آنکھوں کے سامنے ہے؟ نہیں وہ
... یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے۔ وہی دیتا اور وقت پر پہنچاتا ہے۔ جب آدمی کو
... تو جیسے عذاب و ثواب کے باب میں اوس سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی سب آسمان پر
... یہاں موجود ہے۔ وعدۂ رزق کا یقین کرنا اور باقی وعدوں کو باور نہ کرنا یہ کوئی عقل کی بات نہیں ہے
... السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۝ مثل ما انتم تنطقون کے
... معنی بیان کئے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ جل شانہ ایسا ہی واحد مطلق ہے جیسا کہ تم زبان سے
... الا اللہ کہتے ہو۔ دوسرے یہ کہ رزق اور جن جن چیزوں کا خدا نے وعدہ کیا ہے وہ آسمان
... پر علی وجہ الیقین موجود ہیں جیسے کہ تم بولتے ہو۔ اور تمہارے بولنے میں شک نہیں۔
... جیسے آدمی اپنی زبان سے بولتا ہے دوسرے کی زبان سے بولنا چاہے تو نہیں بول سکتا
... طرح ہر ایک کا رزق۔ اور اسکا حق موجود ہے۔ ہر شخص اپنا رزق اور اپنا وعدہ پائیگا۔ غیر
کا رزق و حق نہ کھا سکتا ہے نہ پا سکتا ہے۔ گر میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ انہ لحق میں
... ضمیر یوم الدین کی طرف ہو کہ اسی کی آیات و دلیل زمین اور نفس میں موجود ہونیکا سابقاً
... کیا گیا ہے۔ اگر یہ مراد لینا صحیح ہو تو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جزا و سزا کا جو تم سے وعدہ
... ہے وہ آسمان پر اللہ کے یہاں ایسے ہی یقینی طور پر موجود ہے جیسے کہ تمہارا زبان سے
... یقینی ہے۔ یا یہ کہ جزا و سزا ایسے ہی ہو گی جیسے کہ تم زبان سے کہتے ہو۔ تم یہاں اوسکا ٹھٹھا
... اڑاتے ہو تو وہاں تمہارا بھی عذاب میں ٹھٹھا اڑایا جائے گا۔ یہاں تم کو اوسکا یقین ہے اور خوف و
... سے بچتے اور نیکیاں کرتے رہے ہو تو وہاں بھی اس ایمان و یقین کا اچھا بدلا ملتا ہے۔
... حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ ۔۔۔ ۝ ۔۔۔ ۝ ۔۔۔ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝
... پیغمبر کیا تمکو ابراہیم کے معزز مہمانوں کا قصہ نہیں پہنچا؟ ۝ جب وہ اس کے
... تو انہوں نے سلام کیا۔ اوسنے سلام کا جواب دیا۔ (اور دل میں کہا) یہ تو کچھ
... لوگ ہیں۔ پھر وہ گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ پس ایک موٹا سا بچھڑا (تلوا) لائے۔ اور
... (وہ نہ کھانے لگے) اُس نے کہا آپ کھانا نہیں کھاتے (اس کہنے پر بھی جب اونہوں نے

یا ایہا الانسان ——————— رکبک

ترجمہ۔ اے انسان تجھکو کس چیز نے اپنے بزرگ پروردگار کی طرف سے دھوکہ میں ڈالا
ہے۔ جس نے تجھکو پیدا کیا۔ اور کامل بنایا اور معتدل بنایا۔ اور جس صورت
میں چاہا۔ تجھکو ترکیب دیا۔

کلا بل تکذبون ——————— ما تفعلون

ترجمہ۔ نہیں تم کو کسی چیز نے غافل نہیں کیا۔ بلکہ تم دین کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے
اوپر نگہبان مقرر ہیں۔ جو بزرگ ہیں۔ اور اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو سب
جانتے ہیں۔

ان الابرار لفی ——————— للہ

ترجمہ۔ بیشک نیک لوگ آرام میں رہیں گے۔ اور بدکار دوزخ میں جائیں گے۔ اور جزا
کے دن اس میں داخل ہونگے۔ اور اسمیں سے غائب نہ ہوسکیں گے۔ اور اے پیغمبر تم
کیا سمجھے کہ جزا کا دن کیا ہے۔ اور پھر بتاؤ۔ کہ تم یوم جزا سے کیا سمجھے۔ یہ وہ دن
ہوگا کہ کسی کو کسی کے بارہ میں کچھ اختیار نہ ہوگا۔ اور حکومت اسدن اللہ ہی کی ہوگی۔

تفسیر سورۃ التطفیف

بقول بعض مکہ میں نازل ہوئی اور بقول بعض ابتدائے زمانہ ہجرت میں جبکہ مدینہ میں
تطفیف یعنی ڈنڈی مارنے کی بڑی گرم بازاری تھی۔ اسمیں ۳۶ آیتیں۔ ۱۶۹ کلمات
۷۳۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل للمطففین الذین ——————— رب العالمین

ترجمہ۔ ویل ہے ان کمی کرنیوالوں کے لئے کہ جب وہ ناپیں یا تولیں) اور لوگوں سے
تو پورا لیں۔ اور جب انکو ناپ یا تول کر دیں۔ تو ان کو کم دیں۔ کیا یہ لوگ یہ
نہیں سمجھتے کہ وہ ایک بڑے دن کیواسطے اٹھائے جائیں گے۔ جبکہ لوگ عالموں
کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

Marfat.com

تفسیر۔ ماخوذ ہے طفاف سے۔ جس کے معنی ہیں شی یسیر۔ مراد وہ کمی بیشی ہے جو کم تول لینے دینے کے وقت کیا کرتے ہیں۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے۔ تو وہاں کم و بیش تولنے کا عام رواج تھا۔ خود لیتے تو پورا اور جھکتا لیتے۔ اوروں کو دیتے۔ تو اڑتا دیتے۔ اور جب یہ آیتیں اتریں اس آیت کے نازل ہونے پر لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور ایمانداری سے کام کرنے لگے۔

کلا ان کتاب الفجار ———— اساطیر الاولین

ترجمہ۔ حق یہ ہے۔ کہ بدکاروں کا اعمالنامہ سجین میں ہے۔ اور اے پیغمبر تم کچھ سمجھے کہ سجین کیا ہے۔ ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ وائے ہے اسدن ان جھٹلانے والوں کے لئے جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو کوئی نہیں جھٹلاتا۔ مگر حد سے گزر جانے والا گناہ گار جب اسکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو کہنے لگتا ہے۔ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

تفسیر کلا۔ یا تو جھڑکی ہے کلام سابق پر۔ یعنی وہ بعثت کا یقین نہیں کہتے اور بالکل نہیں رکھتے۔ یا آغاز کلام تو ہے۔ اور بمعنی حقاً ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ترازو میں چھل کرتے ہیں۔ وہ فاجر و بدکار ہیں۔ اور جو فاجر و بدکار ہیں ان کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔ اور وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔

سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک درجہ ہے۔ مطلب یہ کہ ان کا نامہ اعمال دوزخ میں ہے یعنی وہ دوزخی اور بدترین دوزخی ہیں۔ یا یہ کہ سجین اس دفتر کا نام ہے۔ جسمیں تمام بدکاروں کے اعمال نامے درج ہونگے۔

کلا بل ران علی قلوبھم ———— تکذبون

ترجمہ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس نے انکے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس دن وہ اپنے رب سے پردہ میں ہونگے۔ اور پھر بالیقین دوزخ میں داخل ہونگے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔ یہ ہے وہ جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

کلا یعنی یہ باتیں اگلوں کے افسانے نہیں۔ بلکہ ...

کلا ان کتاب الابرار ـــــــــــــــ المقربون

ہرگز نہیں بیشک نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں ہیں۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھا کہ علیین کیا ہے۔ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ خدا کے مقرب اسکو دیکھتے ہیں بیشک نیک کار نعمتوں کی جگہ میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہونگے۔ اے مخاطب تو ان کے چہروں میں نعمت کی آب و تاب دیکھے گا۔ وہ پلائے جا رہے ہونگے شراب خالص سر بمہر ہو گی۔ کہ اس کی مہر بھی مشک سے ہو گی۔ اور اسی میں چاہیئے۔ کہ رغبت کرنیوالے رغبت کریں۔ اور اس شراب میں تسنیم کا ملاؤ ہو گا۔ جو ایک چشمہ ہے۔ کہ اس سے مقربان خدا پیتے ہیں۔

کلا یعنی مکذب جو تکذیب کرتے ہیں وہ ہرگز صحیح نہیں۔ علیون بھی سجین کی طرح یا ساتوں آسمانوں کے اوپر بہشت میں ایک مقام ہے۔ یا نیکوکاروں کے دفتر کا نام ہے۔ ان باتوں سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کتاب ہے۔ تو کس قسم کی کتاب ہے۔ کاغذ کی ہے۔ یا کسی اور چیز کی۔ اس میں کیونکر لکھا جاتا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہو گی۔ لیکن وہ ہے۔ اور دیکھنے والے اس کو دیکھتے ہیں۔

ان الذین اجرموا ـــــــــــــــ وما کانوا یفعلون

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جو گنہگار ہیں۔ ان لوگوں سے ہنسا کرتے تھے۔ جو ایمان لائے تھے۔ اور جب ان کے ساتھ گذرتے۔ تو آنکھ مارتے تھے۔ اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تھے۔ تو باتیں بناتے (تمسخر اڑاتے) لوٹتے تھے۔ اور جب انکو دیکھتے تھے۔ تو کہتے تھے۔ کہ یہ لوگ بالیقین گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں۔ کافروں پر ہنسیں گے تختوں پر بیٹھے دیکھیں گے۔ کہ کیا کافر بدلہ دیئے گئے۔ ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے

تفسیر سورۃ الانشقاق

مکی ہے۔ اس میں ۲۵ آیتیں ۱۰۷ کلمات اور ۴۳۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

اذا السماء انشقت

ترجمہ۔ جس وقت کہ آسمان پھٹ جائے۔ اور سُن لے اپنے پروردگار کا حکم اور وہ اسی کے لئے سزاوار ہے۔ اور جبکہ زمین کھینچی جائے۔ اور ڈال دے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔ اور سُنے اپنے پروردگار کا حکم۔ اور یہی اس کے لئے لائق ہے۔ اے انسان تو بالیقین اپنے رب کی طرف بجد تمام چلنے والا ہے۔ اور اس سے ملنے والا ہے۔ پھر جس کسی کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔ پس وہ آسانی سے حساب کر لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش لوٹ آئے گا۔ لیکن جس کسی کو اس کا نامہ اعمال پیٹھ پیچھے کی طرف سے دیا گیا۔ وہ البتہ پکارے گا ہلاکی کو۔ اور داخل ہو گا دوزخ میں۔ تحقیق وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ اس نے گمان کیا تھا کہ وہ ہرگز نہ پھریگا۔ ہاں بالیقین اس کا اللہ اس کو دیکھنے والا تھا۔

تفسیر۔ انک کادح الی ربک کدحاً۔ انسان دنیا میں کچھ ایسا غافل ہے کہ اسے کبھی مرنے اور خدا کے حضور میں حاضر ہونے کا گویا خیال ہی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا۔ کہ اے انسان تو غافل رہ یا ہوشیار۔ بہر حال تو خدا کی طرف چل رہا ہے۔ اور جس دن یہ نظام عالم برہم ہو گا۔ تو خدا کے حضور میں پہنچ رہے گا۔ اور پھر ہو گا۔ جو کچھ ہو گا۔

یمین وشمال وراء ظہرہ۔ یمین دائیں ہاتھ کو کہتے ہیں۔ جو نیک وقت کا ... جن کے اعمال نامے اچھے ہونگے۔ وہ انکو اپنے دائیں ہاتھ سے لیں گے۔ لیکن جن کے اعمال نامے خراب ہونگے۔ وہ مجبوراً باول ناخواستہ منہ پھیر کر بائیں ہاتھ سے لیں گے۔ اور پکاریں گے۔ واثبوراہ واہلاکاہ۔ کاش ہمیں موت ہی آجائے۔ یہ کیا ہو گیا۔ ہمیں خیال بھی نہ تھا کہ ایک دن ایسا پیش آئے گا۔ مگر آج پیش آگیا۔ اب کیا کریں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ انہ ظن ان لن یحور۔ اسے گمان ہی نہ تھا کہ پھر کر خدا کی طرف جانا ہے۔

فلا اقسم بالشفق

ترجمہ۔ قسم کھاتا ہوں میں شفق کی۔ اور رات کی ...

... کی جبکہ وہ کامل ہو۔ کہ البتہ تم پہنچو گے ایک حالت سے دوسری حالت
... ان کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب انکے سامنے قرآن تلاوت
... سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے
... وہ دلوں میں رکھتے ہیں۔ پس اے پیغمبر تم ان کو دردناک عذاب کی خبر پہنچا دو
جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے۔ ان کے لئے اجر ہے غیر مقطوع
ختم ہی نہ ہوگا)

تفسیر۔ والیل وما وسق رات سب چیزوں کو جو دن کو پراگندہ ہوتی ہیں سمیٹ
... کو جمع کر دیتی ہے۔ جو چیزیں اس کے تحت میں آ جاتی ہیں۔ خدا ان سب
... قسم کھاتا ہے۔

لترکبن طبقاً عن طبق۔ یعنی لوگو تم کو بہت سے حال یکے بعد دیگرے پیش
آئیں گے۔ وہی حالات جو ہم اپنے نبی کے ذریعہ تم کو بتا رہے ہیں۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ دنیا کے
بعد آخرت کے حالات گوناگوں سے تم کو مفر ممکن ہے۔ پہلے تم پیدا ہوئے ہو
پھر مروگے۔ پھر قبر سے اٹھو گے۔ اور اپنے کئے کو بھروگے۔

تفسیر سورۃ البروج

... میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۲ آیتیں ہیں اور ۱۰۹ کلمات۔ ۴۶۵ حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء ذات البروج ——— شھید

... قسم ہے۔ برجوں والے آسمان اور وعدہ کئے ہوئے دن اور شاہد و مشہود کی
... گئے سان گڑھوں والے جن کی آگ بہت ایندھن والی تھی۔ جبکہ وہ ان گڑھوں
... ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ان باتوں کو جو ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے۔
... نے ان کا کوئی عیب و گناہ نہیں پایا تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر
... لائے تھے۔ جو غالب اور تعریف کیا گیا ہے۔ ایسا کہ آسمانوں اور زمین کا
... ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

... مشہود سے مراد ہر وہ چیز ہے۔ جو شہادت یعنی دیکھنے کی

Marfat.com

قوت رکھتی یا دیکھنے میں آسکتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد سے مراد جمعہ اور مشہود سے عرفہ مراد ہے۔ اور اللہ نے ان دونوں کی قسم انکی عظمت کے لحاظ سے کھائی ہے۔ اور نزدیک شاہد خدا یا فرشتے یا انبیا ہیں۔ اور مشہود یوم قیامت یا امتیں ہیں۔ بلکہ شاہد و مشہود کے مفہوم میں یہ سب چیزیں خود آجاتی ہیں۔ اس لئے تخصیص کی ضرورت ہی نہیں۔

اصحاب الاخدود۔ کافروں کی ایک قوم تھی۔ جس نے اہل ایمان سے ایمان سے پھرنے کو کہا۔ اور جب وہ ایمان سے نہ پھرے۔ تو کھائیاں کھود کر اور آگ ایندھن سے بھر کر ایمان داروں کو اس میں ڈال دیا۔ اور آپ خود بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ ایمان دار نہیں۔ بلکہ یہ خود کھائیوں والے ہلاک ہوئے اور مستحق عذاب بنے۔ مدعا یہ ہے۔ کہ اہل مکہ جو ایمان والوں کو برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایذائیں دیتے ہیں۔ اپنا ہی کچھ بگاڑ رہے ہیں۔ ایمان والوں کا کیا بگڑتا ہے۔ نیز مسلمانوں کو صبر و ثبات کی تلقین ہے۔ کہ ایمان والے تم سے پہلے بھی محض اس جرم پر کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے۔ سخت ترین عذاب سہہ چکے ہیں تم کو بھی حوصلہ رکھنا چاہئے۔

ان الذین فتنوا المومنین ــــــــ الکبیر

ترجمہ۔ بالیقین جن لوگوں نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو فتنہ و ایذا میں ڈالا۔ اور پھر توبہ نہ کی۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے انکے لئے بہشت کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی۔

ان بطش ربک ــــــــ

ترجمہ۔ تحقیق تیرے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے۔ وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا عرش کا مالک ہے۔ جو کچھ چاہے۔ کرنے والا ہے۔ اے پیغمبر کیا تجھ کو لشکروں کا حال نہیں پہنچا۔ بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہیں

...والا ہے ۔ بلکہ وہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن شریف ہے ۔
...مطلب یہ ہے ۔ کہ اصحاب اخدود ہوں ۔ یا مشرکین مکہ جو مومنوں کو بہکاتے ایذا
...تے ہیں ۔ اور انہوں نے توبہ نہ کی ۔ انکے لئے سخت عذاب ہے ۔ برخلاف انکے
...کاروں کے لئے جنت کی نعمتیں مسلمانو تم مطمئن رہو ۔ اور کافروں کی ایذا رسانی
...ے گھبراؤ نہیں ۔ یہ ہماری پکڑ سے نکل کر کہاں جائیں گے ۔ ہمیں نے سب کو پیدا کیا
...ہمیں دوبارہ قبر سے اٹھائیں گے ۔ اور کئے کی سزا کو پہنچائیں گے ۔ اور آخرت تو
...خرت اس قسم کے لوگوں کا انجام دنیا میں بھی اس سے پہلے بڑا اور بہت بُرا ہو چکا ہے
...یم نے اور ان مشرکین نے فرعون اور ثمود کی قوم کا حال نہیں سنا ۔ نہیں سنا ہے ۔
...لیکن ان کافروں نے ان سے کچھ بھی عبرت نہ پکڑی ۔ بلکہ تکذیب پر مصر ہے ۔ مگر
...کی تکذیب کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی ۔ بلکہ اے پیغمبر تم جو قرآن انکو پہنچا رہے ہے
اور جسکی یہ تکذیب کرتے ہیں ۔ یہ سب ہمارے یہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ۔

تفسیر سورۃ الطارق

...میں نازل ہوئی ۔ اس میں ۱۷ آیتیں ۔ ۶۱ کلمات اور ۲۳۹ حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء والطارق ________________ ولا ناصر

...رجمہ ۔ قسم ہے ۔ آسمان کی اور طارق کی ۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے ۔ کہ طارق کیا ہے
چمکتا ہوا تارہ ہے ۔ کوئی نفس نہیں ۔ مگر اس کے اوپر نگہبان مقرر ہے ۔ پس
...ہیے ۔ کہ انسان دیکھے ۔ کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۔ وہ پیدا کیا گیا ہے ۔ ایک
اچھلنے والے پانی سے جو نکلتا ہے ۔ پیٹھ اور چھاتی کے درمیان سے ۔ تحقیق وہ اس کے
...ے (دوبارہ زندہ کرنے) پر بھی قادر ہے ۔ جس دن کہ چھپی ہوئی باتیں کھولی جائیں گی
...ن انہیں کچھ قوت ہوگی ۔ نہ کوئی مددگار ۔
طارق سے مراد ہے نجم ثاقب ۔ جیسا کہ خود خدا نے فرما دیا ہے ۔ اور نجم
...روشن تارے کو ۔ خواہ وہ نکلتا ہوا ہو یا ابھرتا ہوا ۔ یا ٹوٹتا ہوا
...رادہے ۔ اور ترائب سے سینہ مادر ۔ کہ آب منی آخر انہیں حصوں میں کمال پاتا ہے

Marfat.com

والسماء ذات الرجع

ترجمہ۔ اور قسم ہے مینہ والے آسمان کی۔ اور پھٹنے والی زمین کی [illegible]
کرنے والی ہے۔ اور بیفایدہ نہیں ہے۔ تحقیق وہ مکر کرتے ہیں۔ اور [illegible]
ہوں۔ پس اے پیغمبر تم ان کافروں کو ایک مدت تک ڈھیل دو۔

تفسیر۔ عرب کے محاورہ میں رجع مینہ کو کہتے ہیں۔ کہ برستا ہے۔ بند ہو جاتا ہے
پھر آتا ہے۔ صدع زمین کی صفت ہے۔ کہ شق ہوتی ہے۔ اگر شق ہونے کی [illegible]
صلاحیت نہ ہوتی۔ نباتات نہ اگا سکتی۔ اسی لئے ان دونوں عظیم الشان باتوں کی
ہر فرد بشر کے نزدیک اہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ وہ مرنے کے بعد [illegible]
پر قادر ہے۔ اور بالکل قادر ہے۔ یہ قول فصل ہے۔ ہزل نہیں کہ سنا اور پرواہ
نہ کی۔ اس کو سنو اور خیال کرو۔ ورنہ کافر ایسی کوئی کئے جائیں۔ ہم [illegible]
اور ایک دن ان کو اپنا کیا بھگتنا اور ہمارا کہا ماننا پڑے گا۔۔

تفسیر سورۃ الاعلیٰ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۰ آیتیں ۷۲ کلمات اور ۲۹۱ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبح اسم ربک الاعلیٰ ——— وما یخفیٰ

ترجمہ۔ اے پیغمبر۔ تو اپنے پروردگار اعلیٰ کی تسبیح کر۔ جس نے پیدا کیا اور کامل [illegible]
جس نے اندازہ باندھا۔ اور راہ دکھائی اور جس نے چارہ اگایا۔ پھر اس کو [illegible]
دیا۔ عنقریب ہم تجھکو پڑھائیں گے۔ پس تو نہ بھولے گا۔ مگر جو خدا چاہے
وہ ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔

تفسیر۔ الا ما شاء اللہ کا استثنا اس لئے ہے۔ کہ یہ [illegible]
خدا کی قدرت سے بھی باہر ہے۔ ورنہ مطلب صرف اتنا ہی ہے [illegible]
ایک کتاب پڑھائیں گے۔ کہ تم اسمیں سے کچھ نہ بھولوگے [illegible]
ہے۔ غرض یہ استثنا بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے [illegible]
واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے ۔ ادا بھی باوجود استثنا تابید و تخلید ہی مراد ہے ۔

ولا یحییٰ ——

[illegible] اد کریں گے ۔ تیرے لئے آسان شریعت کو ۔ پس نصیحت کر اگر تیری
[illegible] فائدہ دے ۔ البتہ وہ نصیحت پکڑے گا ۔ جو ڈرتا ہے ۔ اور کنارہ کرے گا ۔
[illegible] شخص جو بڑا بدبخت ہے ۔ ایسا کہ داخل ہوگا بڑی آگ میں ۔ پھر نہ مرے گا ۔
[illegible] نہ جیے گا ۔

[illegible] ۔ نیسرک للیسریٰ یعنی ہم تجھکو شریعت سمحہ کی جو نفسوں پر آسان اور عقل پر
[illegible] و شاق نہ ہوگا ۔ توفیق دینگے ۔ یعنی وہ کتاب جو ہم تجھکو پڑھانے والے ہیں شریعت
[illegible] مشتمل ہوگی ۔ نہ صعب و متعذر پر ۔ اس لئے تم اس کا وعظ کرو ۔ تاکہ عبرت و نصیحت
[illegible] لینے والے نصیحت پکڑیں ۔ اور اس شریعت کو اختیار کریں ۔

قد افلح من تزکیٰ —— وموسیٰ

[illegible] تحقیق فائدہ اس شخص نے اٹھایا ۔ جو پاک ہوا ۔ اور اپنے پروردگار کا نام یاد
[illegible] کیا ۔ اور نماز پڑھی ۔ لیکن تم تو دنیا کی حیات کو ترجیح دیتے ہو ۔ حالانکہ آخرت بہت
بہتر اور بہت باقی رہنے والی ہے ۔ تحقیق یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے ۔ یعنی ابراہیم
و موسیٰ کے صحیفوں میں ۔

[illegible] یعنی کتاب سے پہلے جو ہماری کتابیں پہنچ چکی ہیں ۔ انمیں بھی یہ مذکور ہے ۔ کہ فلاح
[illegible] پائیں گے ۔ جو پاکیزگی ۔ عبادت ۔ نماز کے پابند ہونگے ۔ باقی جو نڈر بدبخت ہیں
دوزخ میں جلیں گے ۔ یہ دین جو آپ پہنچ رہا ہے ۔ کوئی نیا دین نہیں ہے ۔ پہلے
[illegible] تھا ۔ اور اب بھی یہی ہے ۔

تفسیر سورۃ الغاشیہ

[illegible] مکیۃ ۔ اس میں ۲۶ آیتیں ہیں اور ۹۲ کلمات اور ۳۸۱ حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] حدیث الغاشیہ —— مبثوثۃ

[illegible] الغاشیہ یعنی چھا جانے والی قیامت کی کچھ خبر پہنچی ۔ جدن

بہت سے منہ ذلیل ہونے والے ہیں۔ جنہوں نے [illegible] اٹھائی۔ (مگر کچھ کام نہ آئی) وہ جلتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے [illegible] سے انکو پانی پلایا جائے گا۔ اور کانٹے والی ردی گھاس کے سوا [illegible] جو نہ موٹا کرتی ہے۔ اور نہ بھوک سے بے نیاز کرتی ہے۔ نیز بہت سے منہ [illegible] اپنی کوشش پر راضی اونچی جنت میں ہونگے۔ اسمیں کوئی بیہودہ بات [illegible] اسمیں جاری چشمہ ہے۔ اسمیں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور چنے ہوئے [illegible] ہیں۔ اور صف بصف تکیے ہیں۔ اور بچھی ہوئی مسندیں

افلا ینظرون ـــــــــــــــ حسابہم

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے۔ کہ کیسا پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیونکر بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیونکر کھڑے کئے گئے۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیونکر پھیلائی گئی۔ تو اے نبی تو نصیحت کر تو تو نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ان پر داروغہ تو ہے نہیں۔ لیکن جس نے منہ موڑا اور کفر کیا اس کو اللہ بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف انکو لوٹ کر آنا ہے [illegible] شک نہیں۔ کہ ہمارا ذمہ ہے۔ ان سے حساب لینا۔

تفسیر۔ اس سورت میں بھی از اول تا آخر قیامت کا ذکر ہے۔ اسدن نیکوں بدوں کی جو حالت ہوگی۔ پہلے اسے بیان کر کے اپنی مخلوقات کی طرف توجہ دلائی کہ جو نسیت سے ایسی ایسی چیزیں پیدا کر سکا ہو اس کے لئے مردوں کو پھر زندہ کرنا کونسی مشکل بات ہے۔ احیائے موتے سے بڑھ چڑھ کر قدرت خدا کے نمونے لوگوں کے سامنے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ کافر بہشت کی [illegible] سنکر کہتے بہشتی اونچے اونچے تختوں پر اترنے چڑھنے میں تو الٹی تکلیف اور ان پر جو کوزے دھرے ہونگے۔ وہ کیا لڑھک نہ جایا کریں گے [illegible] باتوں کے جواب میں الہ العالمین نے اونٹ۔ آسمان پہاڑ اور زمین کو [illegible] ان کی طرف دیکھو۔ اونٹ کتنا اونچا ہے۔ مگر اس پر چڑھنے اترنے [illegible] تم کو نہیں ہوتی۔ جہاز کا نوڑ اشارہ کیا بیٹھ گیا [illegible] اونٹ سے عربوں کو خصوصیت بھی حاصل [illegible]

کھانا نہ کھایا تو) اب اوس کے دل میں اونکی طرف سے خوف پیدا ہوا [illegible]
اوسے ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت دی۔ پھر اتنے میں اوسکی بیوی [illegible]
پیٹا۔ اور کہنے لگی میں تو بڑھیا بانجھ ہوں۔ انہوں نے کہا تیرے [illegible]
البتہ وہ حکمت وعلم والا ہے۔

تفسیر۔ قوم منکرون۔ یعنی جواب سلام کے بعد دل میں کہا یہ لوگ تو کچھ عجیب [illegible]
کبھی دیکھا نہیں کہ پہچانے جاسکیں۔ یا یہ کہ عجب بے ہودہ قسم کے لوگ ہیں [illegible]
چلے آئے۔ غلام علیم یعنی ایسا بچہ جو صاحب علم وتمیز ہوگا۔ یا یہ کہ علیم بمعنی نبی [illegible]

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۔۔۔ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

ترجمہ۔ اب ابراہیم نے کہا کہ اے خدا کے بھیجے ہوئے فرشتو۔ تمہیں کیا مہم پیش [illegible]
جواب دیا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ کہ ان پر کھنگر [illegible]
یہاں سے ان لوگوں کیلئے متعین ہو چکے ہیں۔ جو حد (فطرت) سے بڑھ گئے [illegible]
پیغمبر) جو لوگ وہاں ایماندار تھے انہیں وہاں سے نکال لیا۔ اور ہم نے وہاں [illegible]
گھر نہ پایا۔ اور (سنگباری کے بعد) ہم نے وہاں اپنی آیات قدرت ان لوگوں کے لئے [illegible]
دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

چونکہ قوم لوط کی تباہی کے بعد وہاں ایسے آثار باقی تھے جنہیں دیکھ کر لوگ [illegible]
تھے کہ سابقاً نافرمانوں کو کیا کچھ پیش آیا۔ اور کس طرح سے مٹ گئے۔ اسی لئے [illegible]
فرمایا کہ زمین میں ہماری قدرت کے بہت سے آثار اور آیات عبرت موجود ہیں۔ مگر لوگ [illegible]
کام نہیں لیتے۔ اور پھر چند آیات کی طرف اشارہ کر دیا۔ جو اہل مکہ کے علم میں تھیں [illegible]
کا انجام دکھایا۔ اور پھر فرعون وعاد وغیرہ کا ذکر کیا جیسا کہ آیات ذیل میں [illegible]

وَفِيْ مُوْسٰى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ ۔۔۔

ترجمہ۔ اور موسیٰ کے حالات میں بھی ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں جبکہ ہم نے [illegible]
دیکر فرعون کی طرف بھیجا۔ اوس نے اپنی قوت کے گھمنڈ پر منہ موڑا اور [illegible]
تو کوئی جادوگر یا دیوانہ ہے۔ پس ہم نے اسے اور اوسکے لشکر کو پکڑ لیا [illegible]
دیا۔ بحالیکہ وہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے قابل ملامت تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ

Marfat.com

کسی جانور میں پائی بھی نہیں جاتیں - اس لئے بھی اس کا ذکر زیادہ
کوئی جانور اس کے برابر پیاس کی تاب نہیں لا سکتا - خس و خاشاک اور کانٹے
ہیں - بایں ہمہ تیز رفتاری و بارکشی میں نظیر نہیں رکھتا - ایک اونٹنی کے
کھیل جاتا ہے - اور اس کی پشم سے نمدے قالین خیمے تیار کئے جاتے ہیں
ان بالکل بلند تخت کے مشابہ نظر آتا تھا - پھر مطیع ایسا کہ ایک بچہ سوا اونٹ
لے جاسکتا ہے - مگر ساتھ ہی باغیرت بھی ہے - بحالتِ مستی بھی ماں بہن
نگاہ رکھتا ہے - اس کا دودھ اور پیشاب - تلی - بواسیر اور استسقاء کے
لئے اکسیر ہے - رو بقبلہ چلنا اس کا خاصہ ہے - پھر آسمان کو دیکھو - دن
ہے - مگر اس کے ستارے جو کوزمن کی طرح اس میں دھرے ہیں - ذرا سی
نہیں کھاتے - یہی کیفیت پہاڑوں کی ہے - جو زمین کی دوہری حرکت محوری
باوصف میخ کی طرح گڑے رہتے ہیں - اور زمین کو دیکھو کہ حالانکہ گنبد کی طرح ہے
حرکت میں لیکن اس کے سمندروں دریاؤں اور ندی نالوں اور جھیلوں
قدع میں جو سب کوزمن کی طرح اس کی سطح پر درخشاں ہیں - کوئی خلل نہیں پڑتا

تفسیر سورۃ الفجر

نازل ہوئی - اس میں تیس آیات ہیں - اور ایک سو ستائیس کلمات اور پانچسو
حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولیال عشر ———— فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی - اور رات کی جب گذرنے
ارہ میں عقلمندوں کے لئے پوری قسم ہے - کیا تو نے نہیں دیکھا - کہ تیرے
عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا - یعنی عاد ارم کے ساتھ جو بڑے قد آور تھے
شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا - اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی قری
اور فرعون میخوں والے کے ساتھ ان سب نے شہروں میں سر اٹھایا
۔۔۔ تیرے پروردگار نے عذاب کا کوڑا چلایا - بیشک

Marfat.com

تیرا پروردگار کافروں کی گھات میں ہے ۔ لیکن آدمی کا حال [illegible]
پروردگار اس طرح پر آزماتا ہے ۔ کہ اُس کو عزت اور اُس کو نعمت [illegible]
کہ میرے پروردگار نے میری اہانت کی ۔ ہرگز نہیں ۔ بلکہ [illegible]
اور ایک دوسرے کو فقیر کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے اور میراث [illegible]
سب کھا جاتے ہو ۔ اور مال سے بڑی محبت رکھتے ہو ۔ ایسا ہرگز نہیں جب [illegible]
زمین کو دھکے پر دھکے دیئے جاویں گے ۔ اور تیرا پروردگار زمین پر [illegible]
فرشتے قطار قطار آئیں گے ۔ اور دوزخ اُس دن لایا جائے گا ۔ اُس دن [illegible]
اور کہاں نفع دے گا اس کو وہ سوچنا ۔ کہیگا کہ اے کاش میں اپنی اس زندگی [illegible]
کچھ آگے بھیجتا ۔ تو اس دن خدا کے عذاب کی مانند کوئی عذاب نہ دیگا [illegible]
زنجیروں میں جکڑے گا ۔ ویسا کوئی نہ جکڑے گا ۔ یا اُس دن نیکوں سے کہا جائے گا [illegible]
اے تسلی پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف لوٹ ۔ تو اس سے راضی [illegible]
راضی ۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو ۔ اور میری جنت میں داخل ہو ۔

تفسیر ۔ فجر کی قسم اس لئے کھائی گئی ۔ کہ اسے قیامت سے کمال مشابہت ہے [illegible]
گویا موت کے بعد فجر کو زندہ ہو کر اپنے اپنے دھندے میں لگتی ہے ۔ لیال عشر
سے بعض ذی الحجہ کے عشرہ اول کی دس راتیں مراد لیتے ہیں ۔ اور بعض ماہ رمضان کے آخر
دہے کی اور بعض مفسرین سال بھر کی متفرق دس راتیں لیلۃ القدر ۔ شب عید [illegible]
عرفہ ۔ شب معراج وغیرہ ۔ شفع بمعنی جفت سے بعض مخلوق مراد لیتے ہیں جو [illegible]
بنائی گئی ہیں ۔ اور وتر بمعنی طاق سے ذات خدا ۔ جو واحد و یکتا ہے [illegible]
خود کچھ کم اہم چیز نہیں ۔ جہاں وہ ایک طرف مخلوق کے حصہ اعظم کو [illegible]
موت کا نمونہ دکھا دیتی ہے ۔ وہیں نیکوکار شب بیداری کے لئے [illegible]
کے لئے اس کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں ۔ لیکن کل کی [illegible]
پہلے نہیں لا سکتی ۔ اسی طرح قیامت اپنے وقت پر ہی آئیگی [illegible]
کی تعجیل پسندی کی خاطر الہ العالمین اپنے مقدرات کو [illegible]
مگر منکر یہ خوب یاد رکھیں ۔ کہ قیامت آئیگی [illegible]
واقعات سے کر سے بھی جن کا ان کو کچھ علم [illegible]

... میں ہو چکا ہے ۔ یہاں بالاجمال یہ لکھ دینا کافی ہو گا
... ہیں ۔ ایک عاد اولیٰ یا عاد قدیمہ جو عاد بن عوص بن ارم
... کی اولاد تھے ۔ اور عدن کے متصل ان کا وطن تھا ۔ اور وہیں اپنے
... کیا ۔ دوسرا فرقہ عاد بعد میں ہوا ۔ جس کا مورث اعلیٰ بھی عاد نام
... کی نسل میں سے تھا ۔ اور حضرموت کے متصل علاقہ احقاف میں
... حضرت ہود قوم عاد کے پیغمبر تھے ۔ عاد اولیٰ کے لوگ بڑے شہ زور اور
... شداد جس نے مصنوعی بہشت بنوایا ۔ مگر داخل نہ ہو سکا ۔ دروازہ میں
... گئی ۔ اسی قوم کا بادشاہ تھا ۔ وہ اپنے بھائی شدید کی وفات پر وارث
... تھا ۔ چار سو بادشاہ اس کے مطیع تھے ۔ اور اس غلبہ و عروج سے اندھا
... کا دعویدار ہو گیا تھا ۔ روایت ہے ۔ کہ اس شداد کو بحالت طفلی دریا میں
بہتے ہوئے ایک دھوبی نے پکڑ کر پالا تھا ۔ یہ بھی روایت ہے کہ بزمانہ معاویہ عبداللہ
بن قلابہ صحابی نے صحرائے حضرموت میں اونٹ تلاش کرتے وقت بہشت شداد کو
دیکھا تھا ۔

قوم ثمود جس کے پیغمبر حضرت صالح تھے ۔ قوم عاد کے چچیرے تھے ۔ اور حجاز اور
شام کے درمیانی علاقہ میں آباد تھے ۔ بجانب شام حجر سے لے کر بجانب حجاز وادی القریٰ
تک ان کی ایک ہزار سات سو بستیاں تھیں ۔ جو پہاڑوں کو تراش کر عالی شان محلات
... صورت میں بنائی گئی تھیں ۔ فتح خیبر کے بعد حضرت سرور دو عالم وادی القریٰ ...
... میں اسوقت مکہ معظمہ کے برابر تھا ۔ قابض و متصرف ہو گئے تھے ۔ فرعون
... میخوں والا کسی وجہ سے کہا گیا ہے ۔ وہ ایمان لانے والے لوگوں کو
... شہید کرتا تھا ۔ خیمے میخوں کے سہارے کھڑے کئے جاتے ہیں ۔ فرعون کے
... تھا ۔ لہذا ذی الاوتاد کہا گیا ۔ نیز جانور میخوں سے ہی باندھے
... لشکر میں گھوڑے وغیرہ بھی بہت تھے ۔
... گروہوں کو اللہ العالمین نے انکی بدکاریوں کی وجہ سے آخر فنا

... انسان روزی کی فراخی اور تنگی کو خدا کے نزدیک

مقبول و مردود ہونے کا معیار خیال کرتا ہے۔ حالانکہ [illegible]
کی طرف سے آزمائش ہے۔ کہ آیا بندہ فراخی میں شکر اور تنگی میں [illegible]
ورنہ کسی کا دولتمند ہونا اسباب کی دلیل نہیں۔ کہ خدا اس سے خوش ہے [illegible]
ہونا خدا کی ناراضی کا ثبوت نہیں۔ یہ بیہودہ نتیجے کافر اس لئے نکالتے ہیں [illegible]
کہ وہ مال پر بیحد حریص ہیں۔ دراصل بے عزتی تو ان کی ہے۔ جو [illegible]
باوجود نہ یتیموں کی مدارات کرتے ہیں۔ اور نہ مساکین کو کھانے کھلاتے ہیں۔ [illegible]
وارثوں بہنوں بیٹیوں کا مال بھی کھا جاتے ہیں۔ اور مال کی محبت میں اندھے ہو
رہے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ حساب کا دن آنے والا ہے۔ جبکہ زلزلوں کی کثرت سے
زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ اور پروردگار عالم جلال وقہر کی صفت سے تجلی
فرمائیگا۔ اسوقت انسان یکایک پکارے گا۔ کاش میں نے کچھ نیک اعمال کئے ہوتے
تب بدترین عذاب میں گناہگار مبتلا ہونگے۔ اور نیکوکار جنت میں خوشحال و مسرور
داخل کئے جائیں گے۔

تفسیر سورۃ البلد

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بیس اور بقول بعض بائیس آیات ہیں۔ بیاسی کلمات
اور تین سو اکتیس حروف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ اقسم بھذا البلد [illegible]

ترجمہ۔ میں اس شہر (مکے) کی قسم کھاتا ہوں۔ اور تجھ کو اس شہر میں کچھ [illegible]
اور قسم کھاتا ہوں جننے والے کی۔ اور اس کی جس کو اس نے جنا۔ بیشک ہم نے [illegible]
کو مشقت میں گرفتار پیدا کیا ہے۔ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر ہرگز کسی [illegible]
ہوگی۔ کہتا ہے۔ کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کیا۔ کیا وہ [illegible]
کسی نے خرچ کرتے نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے اسکو دو آنکھیں نہیں [illegible]
اور دو ہونٹ اور ہم نے اسکو دونوں گھاٹیاں دکھا دیں [illegible]
اور تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے۔ گردن چھڑانا [illegible]

Marfat.com

... کو جو خاک میں ملا ہوا ہے۔ پھر ان لوگوں میں ہوتا جو ایمان ... کو صبر کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو لوگوں پر ... کی بھی تاکید کرتے ہیں۔ یہی لوگ داہنی طرف والے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ... کو نہ مانا۔ وہ بائیں طرف والے ہیں۔ انپر وہ آگ بھڑک رہی ہے جس ... بند ہیں۔

... البلد سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ اس کی عظمت کے کئی وجوہ ہیں۔ روئے زمین کی ... یہاں سے شروع ہوئی۔ سطح آب پر خشکی کا پہلا نقطہ اسی موقع پر نمودار ہوا ... کا پہلا گھر یہیں بنا۔ جو ہزار ہا سال سے لاکھوں مخلوق کا مرجع چلا آتا ہے۔ آغاز ... سے آزاد رہا ہے۔ اگر کبھی غیر عرب نے فتح بھی کیا۔ تو فاتح نے خادمیت کو اپنے ... موجب فخر سمجھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رحمۃ للعالمین کی ولادت گاہ اور وطن ہے اس صورت میں قریش کے ایک سرکش وجبار کافر ابوالاسد کلدہ بن اسید کی گوشمالی کی گئی ہے۔ وہ اتنا شہزور تھا۔ کہ چمڑے پر کھڑا ہو کر لوگوں کو کہتا۔ اسے میرے نیچے سے کھینچو۔ تو لوگوں کے کھینچنے سے وہ پرزہ پرزہ ہو جاتا۔ مگر اس کے پاؤں کے نیچے سے نہ نکلتا۔ اسے رسول کریم نے اسلام کی دعوت دی تو کہا۔ تو مجھے ایسے قید خانہ (... دوزخ) سے ڈراتا ہے۔ جس کے محافظ کل انیس ہیں۔ میں انکو بائیں ہاتھ سے کچل ڈالوں گا۔ پھر تو مجھے ایک باغ (مراد از بہشت) کا لالچ دیتا ہے۔ میری زر و دولت اور ثروت کے سامنے اس باغ کی کیا حقیقت ہے۔ میں ڈھیروں مال بیاہ شادیوں پر خرچ کر چکا ہوں۔

پس اس صورت میں الہ العالمین نے انسان کو اس کی کائنات اور ہستی سمجھائی ہے۔ کیسے پیدا ہوتا ہے۔ آخر کیسے مرتا ہے۔ اور زندگی بھر میں خواہ مالدار ہو یا قلاش ... پہلوان ہو یا ناتواں۔ صاحب اولاد و احباب ہو یا بے یار و مددگار ... کو کیسی کیسی سختیاں مشکلیں اور پریشانیاں پیش آتی ہیں۔ اور پھر شہر ... کو اور زیادہ واضح کر دینے کے لیے فرمایا ہے۔ کہ دیکھو شہر میں ... آرام و حفاظت کی کیسی فرصت ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی ... کسی سے مخفی نہیں۔ حتیٰ کہ مکہ جیسا شہر

جو افضل البلاد اور جدال وقتال کے ... ... رنج ومحن سے اپنے باشندوں کو بالا ... ... حالت تو یقیناً اس سے بھی بدتر ہے۔

اس سورت کی دوسری ہی آیت میں ایک عظیم الشان ... منہ توڑ جواب ہے۔ وہ یہ کہ جو لوگ اے پیغمبر تجھے مسکین اور ... اور اپنی طاقت۔ ثروت اور جمعیت پر اترا رہے ہیں۔ ... تو اسوقت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ تیرے قبضہ اقتدار میں ... تیرے مطیع اور منقاد ہونگے۔ پھر متکبر مالداروں کو متنبہ فرمایا ... حالت میں شادی بیاہ پر بیشمار روپیہ خرچ کر دینا کچھ فخر کی بات نہیں ... کہ حالانکہ اپنے پر بھی تنگی وارد ہو۔ مگر پھر بھی اپنے یتیموں اور ... کھانا کھلاتا ہو۔ اور ساتھ ہی ایمان دار بھی ہو۔ اور صبر ونیکی کی ... کرتا ہو۔

تفسیر سورۃ الشمس

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں پندرہ آیات ہیں۔ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والشمس وضحٰہا ...

ترجمہ۔ سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب ... دن کی جب وہ اس سورج کو ظاہر کرے۔ اور رات کی جب ... اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسکو بنایا۔ اور زمین کی اور اس ... اور جان کی۔ اور اس کی جس نے اس کو درست اندام بنایا ... تقویٰ کا اسکو الہام کیا۔ بیشک وہ مراد کو پہنچا۔ جس نے ... وہ نامراد رہا۔ جس نے اسکو خاک میں ملایا۔ ... جب ان کا بڑا بدبخت اٹھا تو ان سے اللہ کے ... اور اس کے پانی پینے کو اس کے ...

[illegible] انکے گناہ کے سبب انکے پروردگار نے ان پر
[illegible] کو نیچے برابر کر دیا - اور وہ اس کے بدلے دینے سے

[illegible] رب العالمین نے انسان کو اپنی چند عظیم الشان مگر ایسی [illegible] پھیلائی ہے - جن سے انسان اور جملہ مخلوق ہر وقت مستفید ہوتی [illegible] سے جاہل بھی جانتا ہے - کہ انسان و حیوان اور نباتات و جمادات [illegible] و منفعتاں پر موقوف ہے - اپنی بیشمار دوسری خدمات اور وظائف [illegible] آفتاب کھیتی ہیں۔ بیج کو مناسب حرارت پہنچا کر اگنے اور پھر بڑھنے اور پکنے [illegible] بناتا ہے - چاند کھیتی کے دانہ کو تر و تازگی بخشتا ہے - سمندر میں جوار بھاٹا [illegible] دن کے بعد رات اور سورج کے بعد چاند کا دور نہ ہوتا رہتا - تو دنیا آباد ہی [illegible] پھر آسمان کو دیکھو کہ خول کی طرح چاروں طرف زمین کو گھیرے ہوئے ہے - اور اس کے [illegible] کروڑہا دیگر اجسام فلکی کو جنہیں سے لاکھا کی جسامت کے سامنے اس دنیا کی کچھ حقیقت نہیں - اور اسی سے مینہ برسکر کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے - پھر زمین کی طرف دیکھو - کہ [illegible] ہونے کے باوجود کیسی ہموار و مسطح نظر آتی ہے - اور قابل ترود ہے - اور کیا [illegible] ہے - کہ اس کے سمندروں وغیرہ سے ایک قطرہ آب بھی چھلک کر سطح ارض سے فضا [illegible] گر سکتا ہو - پھر ان عجائبات عظیمہ کو جو کہ انسان کے ہر وقت پیش نظر ہیں - مگر وہ حقیقت [illegible] سے کم و بیش بہت دور ہیں - ایک طرف رکھ کر اپنے آپ ہی کو دیکھو - کہ انسان کی ساخت و حیات صناعی و خالقیت کا کیسا بے نظیر نمونہ دکھا رہی ہے - اور پھر ڈھانچہ اور [illegible] ہی قابل غور نہیں - یہ دونوں باتیں تو حیوانوں میں بھی پائی جاتی ہیں - یا [illegible] بھلائی اور برائی کرنے کی استعداد دیکر انہیں تمیز کرسکنے اور دونوں میں سے [illegible] کرنے - اسکو اختیار کرنے کی توفیق بھی بخشی - جس خالق نے ان کی یہ حیرت انگیز [illegible] بھی - آج ہزارہا سال سے مشغول کار ہیں - مگر کیا مجال کہ ان کے [illegible] بال بھی فرق پڑ سکا ہو - حالانکہ کوئی انسانی صنعت [illegible] آدم تم کو یہ بات بتاتا ہے - کہ جس نے [illegible] - اور جس نے گناہ کر کے پسند کیا - وہ نامراد ہو گیا

پھر ہر شخص نظری تعلیم و نصیحت پڑھی اکتفا [illegible]
ایک نہایت عجیب قدیم قوم ثمود کے واقعہ سے بھی جس کی [illegible]
کے کھنڈرات پاس سے ان کے قافلے دن رات گذارا کرتے تھے [illegible]
دیکھ لو۔ بدی کا انجام قوم کو کچھ بھی طرح سے خمیازہ [illegible]
مٹ گئی۔ نہ جسمانی طاقت کام آئی۔ نہ ثروت و دولت [illegible]
الہی سے بچا سکیں۔ مگر چونکہ غضب الہی پر رحمت ایزدی [illegible]
کہ ہمارا غضب فوراً نازل نہیں ہوا کرتا۔ بدکاروں کو سمجھانے [illegible]
کے لئے ہم پہلے انہیں اپنا کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے ہیں۔ اور اگر [illegible] تو
اس پر بھی فوراً ہی خفا نہیں ہو جاتے۔ بلکہ پھر گمراہوں کو اپنے پیغمبر کی صداقت [illegible]
کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تاکہ منکرین کے لئے جو اگرچہ ہماری قدرت کاملہ کے [illegible]
جنہیں سے چند کی ہم اوپر قسم کھا چکے ہیں۔ ہر لحظہ ہر آن دیکھتے [illegible]
یوم پیدائش بلکہ ابتدائے آفرینش آدم سے اُن سے مانوس ہیں [illegible]
اہمیت ان کی نگاہوں میں نہیں رہ گئی تھی۔ کوئی حجت باقی نہ رہ جائے [illegible]
امر پر اپنے رسول کے ذریعہ الہی ان ہونی باتیں اور کرشمے بھی دکھا [illegible]
جنکو منکرین تک ہماری قدرت کا خاص معجزہ سمجھیں دریغ نہیں کرتے [illegible]
ہونے کا ہر ممکن موقع اور مہلت دیتے ہیں۔ جب [illegible]
نہیں رہ جاتی اور ہم اپنی طرف سے اتمام حجت کر چکتے ہیں [illegible]
پکڑتے ہیں۔ اور ایسی پکڑ پکڑتے ہیں۔ کہ انہیں سے کوئی باقی نہیں [illegible]
ان جملہ بدکاروں کی تباہی و بربادی کی ہمیں خس برابر [illegible]
یہ سب کیفیتیں قوم ثمود کے واقعہ میں موجود ہیں۔ منکرین [illegible]
حاصل کریں۔

ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح حجاز و شام کے [illegible]
قوم تجارت و زراعت سے بڑی مالدار ہو گئی۔ مگر [illegible]
گیا۔ وہ کن کی غارت [illegible] کی طرح پہاڑوں [illegible]
جاتے۔ بعض [illegible]

[illegible] فیصلہ ہوا۔ کہ کافر اپنے بتوں سے کوئی انوکھی
[illegible] جائے۔ پتھروں سے کیا بنتا۔ پھر حضرت صالح سے کہا
[illegible] پہاڑی کی چوٹی سے اسی اس صفت کی اونٹنی نکل آئے۔
[illegible] حضرت نے دعا فرمائی۔ قدرت کاملہ سے ویسی ہی اونٹنی پشت کوہ میں سے
[illegible] معجزہ دیکھ کر ایک سردار معہ چند رفقا مسلمان ہو گیا۔ مگر باقی منکر ہی رہے
[illegible] کہا کہ یہ جادو ہے۔ پھر باہم فیصلہ ہوا۔ کہ ایک دن یہ اونٹنی چراگاہ میں جائے۔ اور
[illegible] باشندوں کے جانور۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری صحابی کا بیان ہے۔ کہ شہر حجر
[illegible] اپنے ہاتھ سے اس اونٹنی کی نشست گاہ کو ناپا۔ تو اس کا دور ساٹھ گز کا پایا
[illegible] کہ اس کا دودھ سارے شہر کو مکتفی ہوتا تھا۔ ایسے جانوروں کی بندش لوگوں کو
[illegible] ناگوار گزرنے لگی۔ عنیزہ نامی ایک خوبصورت مگر فاحشہ عورت کا تعلق قدار
[illegible] بن سالف نامی ایک بدمعاش سے تھا۔ اس نے اسے ابھارا اور اس نے اپنے چند رفقا
[illegible] اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ اور تمام اہل شہر نے اس کا گوشت
[illegible] بانٹ لیا۔ اونٹنی کا بچہ بھاگ گیا اور اسی پشت کوہ میں جا سمایا۔ اس انتہائی بدعہدی
[illegible] کے باوصف ظالموں کو تین دن کی مہلت ملی۔ مگر نہ سمجھے۔ آخر چشم زدن میں طوفان
[illegible] ہیبت ناک فنا ہو گئے۔ ایک ثمودی اسوقت مکہ میں تھا۔ جونہی حدود حرم سے جن کا
فاصلہ [illegible] کوس کے قریب ہے۔ باہر ہوا فنا ہو گیا۔ اس کی قبر رسول کریم کے وقت
[illegible] تک موجود تھی۔ لوگ پاس سے گزرتے وقت اس پر پتھر مارا کرتے تھے۔ حضرت
صالح مسلمانوں سمیت نزول عذاب سے پیشتر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ رسول
کریم نے ایک دفعہ فرمایا۔ سابقہ امتوں کا بدبخت ترین شخص قدار بن سالف تھا
[illegible] امت کا بدبخت ترین وہ ہوگا۔ جو حضرت علی کے سر پر تلوار مار کر ان کو
شہید کرے گا۔ حضرت علی کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم مرادی خارجی کو بھی [illegible] فتنہ کی ایک
[illegible] قطام نے جس کا باپ اور بھائی معرکہ نہروان میں حضرت علی کے ہاتھ
[illegible] سے قتل ہوئے تھے [illegible] نکاح حضرت کے قتل پر اکسایا تھا۔ اور اس ظالم کے
[illegible] تلوار کے زخم سے نہیں۔ بلکہ دراصل اس زہر کا
[illegible] تھا۔

سورۃ الشمس کو اہل طریقت منازل سلوک کے …
معمور بتاتے ہیں۔ الشمس سے مقصد قلب نورانی …
نہار سے وقت ریاضت۔ اللیل سے … جسم و تکمیل …
شریعت اور ارض سے استعداد نفس انسانی مراد لیتے ہیں …

تفسیر سورۃ اللیل } مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اکیس آیات … اور تین سو دس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واللیل اذا یغشیٰ …

ترجمہ۔ قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو
اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے
سو جس نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اور اچھی بات کو سچ جانا …
خیر کو آسان کر دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہی کی اور اچھی بات کو
جھوٹا جانا۔ اس پر ہم اعمال بد کو آسان کر دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کام نہ
آئے گا۔ جبکہ وہ دوزخ کے گڑھے میں گریگا۔ بیشک ہمارے ذمہ ہے راہ بتانا اور
ہمارا ہی ہے وہ جہان اور یہ جہان۔ تو لوگو میں تم کو اس آگ سے ڈرا چکا جو
بھڑک رہی ہے۔ اس میں صرف وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بدبخت ہے جس نے
دین کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا اور وہ بڑا متقی اس سے دور رکھا جائے گا جو
اپنا مال دیتا ہے۔ تاکہ پاک دل ہو جائے۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ
دیا جائے۔ لیکن وہ دیتا ہے اپنے اس پروردگار کی رضامندی … جو
بڑا ہے۔ اور بیشک وہ آگے چل کر راضی ہوگا۔

تفسیر۔ اس سورت میں بھی الہ العالمین … اپنی بعض مخلوقات کی قسم کھاتا
ہے۔ کہ انسانوں کی سعی و کوشش کا رنگ جدا جدا ہے …
ہوگا۔ جو سخی متقی اور نیکوکار ہے۔ بخیل، متکبر …
جائے گی۔ اور وہ دوزخ کا کندہ بنیگا۔ اگرچہ …
مخاطب ہیں۔ لیکن اس سورت میں خصوصیت …
حضرت ابوبکر صدیق اور امیہ بن خلف کی …

Marfat.com

[illegible] ہیں جبکہ ہم نے اونپر نحوست بھری ہوا بھیجی وہ
[illegible] پاس سے ہوکر گذر گئی اوسکو اوس نے نہ چھوڑا۔ مگر یہ کہ اوسے بوسیدہ ہڈی کیطرح ریت کھیت کردیا
[illegible] ○ —— وَمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ

[illegible] (کی ہلاکت) میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جب اون سے کہا گیا کہ ایک وقت
خاص تک تم دنیا سے فائدہ اٹھالو۔ تو اونہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی۔ تو اچانک اونکو ایک
کڑک [illegible] دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے پھر وہ کھڑے ہی نہ ہو سکے۔ اور نہ اپنے آپ کو بچا سکے +

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ —— فٰسِقِيْنَ ○

ترجمہ:۔ اور ان سے پہلے قوم نوح (کی ہلاکت) میں بھی کہ وہ بھی بدکار قوم تھی۔
تفسیر۔ قَوْمَ کو بالکسر بھی پڑھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہی ترجمہ ہوگا کہ جو لکھا گیا۔ اور بالفتح
پڑھا گیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ہم نے قوم نوح کو بھی غرق یا ہلاک کیا۔ کیونکہ وہ
قوم بھی بڑی بدکار قوم تھی +

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ —— ○ —— ○ —— ○ —— نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

ترجمہ:۔ اور ہم نے آسمان کو اپنے دست قدرت سے بنایا۔ اور ہم بڑی وسیع قدرت رکھتے ہیں۔ اور
ہم نے زمین کو بچھایا۔ ہم اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے تمام چیزیں جوڑا جوڑا بنائیں تاکہ
تم نصیحت پکڑو۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو کہ اللہ ہی کیطرف دوڑو۔ میں اوسکی طرف سے تمکو صاف صاف ڈراتا
تفسیر:۔ چونکہ [illegible] آیات انفس و آفاق کا ذکر کیا تھا۔ اسلئے اخیر میں زمین و آسمان اور
دیگر مخلوقات کی تخلیق سے اپنی عظمت کا اظہار فرمایا۔ کہ زمین و آسمان جو سر تا سر عجائبات سے بھرے ہوئے
ہیں [illegible] ہمارے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اونکو دیکھو اور ہماری قدرت و عظمت کا اعتراف کرو۔
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ ہر چیز کی دو صنف یا دو
قسمیں ہیں۔ جیسے آسمان و زمین۔ آفتاب و ماہتاب۔ رات اور دن۔ بر و بحر۔ جن و انس۔ جاڑا گرمی
[illegible] ایک چیز کی دو نوع نہیں۔ بلکہ ایسی چیزیں جداگانہ دو چیزیں ہیں۔ نہ کہ ایک
[illegible] صاف معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ جیسے نر و مادہ کا۔ اس
[illegible] بھی صحیح ہو جائینگی۔ اور حقیقت بھی منکشف کہ اللہ تعالیٰ نے نر و مادہ کا سا جوڑ ہر چیز

[illegible] —— —— نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

Marfat.com

[illegible] ہیں۔ اور دوسری آیت امیہ کے حسب حال ہے۔ سب
[illegible] باغات۔ پرورش مواشی۔ شیر فروشی تھا غلاموں کی
[illegible] کاروبار جاری کر رکھے تھے۔ اور ہر ایک کا انتظام ایک
[illegible] کہا تھا۔ اس طریق سے اس نے بعید دولت جمع کر لی۔ مگر بعید بخیل
[illegible] غلام کسی محتاج کو کچھ دے بیٹھتا۔ تو اسے کام سے برطرف کر دیتا۔ ساتھ ہی
[illegible] اور رسول کریم کا جانی دشمن تھا۔ حضرت بلال بھی اسی کے ایک معتمد غلام
[illegible] جب اس کے ایمان کی کیفیت معلوم ہوئی۔ تو ناگفتنی مظالم شروع کر دیئے
[illegible] حضرت صدیق نے حضرت بلال کے کراہنے کی آواز امیہ کے گھر سے سنی
[illegible] ہو کر پہنچے اور امیہ کو سمجھایا۔ اس نے کہا اتنا رحم آتا ہے۔ تو اپنا فلاں معتبر
[illegible] جس نے اپنی پونجی بھی دو ہزار اشرفی کی جمع کر رکھی تھی۔ مجھے دیدو۔
[illegible] لے جاؤ۔ حضرت صدیق نے نہ صرف وہ غلام مع پونجی دیدیا۔ بلکہ چالیس
[illegible] اشرفی اور ایزاد کر دی۔ اور حضرت بلال کو سرور دو عالم کی خدمت میں لے جا کر
[illegible] انہیں آزاد فرما دیا۔ امیہ ہنسا کہ کیسا احمق ہے۔ حضرت صدیق نے فرمایا
[illegible] غلام بھی مانگتا۔ تو وہ بھی دیکر اس خزینہ بے بہا کو لے لیتا۔ تجھے بلال کی
[illegible] کیا علم ہے۔ حضرت بلال کی شان کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ
[illegible] انکو بہشت میں اپنے آگے معائنہ فرمایا تھا۔ حضرت صدیق نے اسی
[illegible] زنیرہ۔ نہدیہ وغیرہ سات غلام اور لونڈیاں صرف ظالم منکرین قریش
[illegible] خرید کر آزاد کئے۔ بعض کے عوض آپ نے دو دو سیر سونا دیا تھا۔ اپنے باقی ماندہ
[illegible] میں سے آپ نے چالیس ہزار درہم تیرہ سال میں مسلمانوں پر خرچ کئے۔ ہجرت کے
[illegible] پانچ ہزار درہم باقی رہ گئے تھے۔ جو سامان سفر ہجرت اور مدینہ کی مسجد
[illegible] بنیادی پر صرف ہو گئے۔ جب کچھ پاس تک نہ رہا۔ تو کمبل کو اوڑھ کر
[illegible] اور فرمایا۔ آج میں اپنے رب سے بعید راضی ہوں۔
[illegible] فضائل میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ از انجملہ ایک یہ ہے کہ
[illegible] کسی کو پیدا نہیں کیا۔ اور اس کی شفاعت حیات
[illegible] یہ بھی حدیث ہے کہ سرور دو عالم

نے بارہا فرمایا۔ کہ میں نے سب کے احسانات کا بدلہ اس دنیا میں دیا۔ مگر ابو بکر
اور احسانوں کا کوئی بدلہ نہیں دیا۔ ان کو اللہ العالمین ہی جزا دے گا۔ [illegible]
صدیق کے مال کو اس طرح سے خرچ فرماتے تھے۔ کہ گویا حضور ہی کا مال [illegible]

تفسیر سورۃ الضحیٰ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ آیات۔ چالیس کلمات اور ایک سو بانوے حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والضحیٰ ——— واما بنعمة ربک فحدث

ترجمہ۔ قسم ہے وقت چاشت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ کہ نہ تیرے پروردگار تجھ کو چھوڑا ہے۔ اور نہ تجھ سے بیزار ہوا ہے۔ اور البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔ اور بیشک تیرا پروردگار تجھ کو نعمت دیگا۔ پھر تو راضی ہو جائے گا۔ کیا اس نے تجھکو یتیم نہیں پایا۔ پھر جگہ دی۔ اور اس نے تجھ کو متحیر پایا۔ پھر راہ دکھا دیا۔ اور تجھکو تنگدست پایا۔ پھر مالدار کر دیا۔ تو جو یتیم ہو۔ اس کو تو نہ دبا۔ اور جو سائل ہو۔ اس کو نہ جھڑک۔ اور اپنے پروردگار کی نعمت کا تذکرہ کرتا رہ۔

تفسیر۔ دن چڑھنے اور رات پڑنے کی قسم کھا کر حق تعالیٰ پہلے منکروں کو متنبہ فرماتا ہے کہ ہمیشہ کوئی چیز ایک ہی حالت پر نہیں رہتی۔ کبھی دن ہے اور کبھی رات۔ پس اگر ہمارے رسول پر کچھ عرصہ وحی کا نزول نہ ہوا۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ تم کیوں اچھل کود مچا رہے ہو۔ اور اے پیغمبر تم بھی کیوں دلگیر ہو رہے ہو۔ نہ ہم نے تمہیں چھوڑا ہے۔ اور نہ ہم تم سے ناخوش ہیں۔ تفصیل یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ دعوت اسلام شروع ہونے پر قریش نے مدینہ کے یہود کو پیغام بھیجا۔ کہ ہم میں سے ایک شخص نبوت کا دعوے کر رہا ہے۔ تم اہل کتاب ہو۔ اور پیغمبری کی علامتوں سے واقف۔ ہمیں کوئی نشانی بتاؤ۔ جس سے اس کا امتحان کریں۔ جواب ملا۔ اس سے ذوالقرنین اصحاب کہف کا قصہ اور روح کی کیفیت پوچھو۔ چنانچہ کفار مکہ نے سرور عالم کے پاس آکر یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کل جواب دونگا۔ بقول بعض انشاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے۔ اور یہ سہو بارگاہ الٰہی میں پسند نہ آیا۔ بقول دیگر حضور کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی۔ بہرکیف چند دن تک وحی کا نزول بند رہا۔ بعض دن بارہ کہتے ہیں [illegible] چالیس۔ اس سے حضور بہت ملول رہنے لگے۔ اور کفار خوشیاں [illegible]

Marfat.com

[illegible] کہتا - ان محمدا ودعہ ربہ وقلیٰ - محمد کو اس کے خدا نے
چھوڑ دیا ہے - ابولہب کی جو بیویوں میں سے ایک نے خود
[illegible] آکر کہا - ما اری شیطانک الا قد ودعک
[illegible] بالکل تنہا تھا - تجھے چھوڑ گیا ہے - آنحضرت اور زیادہ غمگین
ہو گئے - حضرت خدیجہ کبریٰ کے پاس گئے - اور یہ واردات سنائی - اتنے میں یہ سورت
نازل ہو گئی - اور حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو تسلی دلادی - اور فرمایا - کہ ہر آن
پچھلے دن سے بہتر ہو گا - اور تجھے ہم جلد وہ کچھ دیں گے - کہ تو خوش ہو
جائے گا - پھر بغرض توثیق و تطمین ازراہ عطوفت اپنی پچھلی مہربانیاں بھی
یاد دلائیں کہ اگرچہ ابھی شکم مادر ہی میں تھے - کہ باپ کا سایہ اٹھ گیا - پھر چار پانچ
سال کے بھی نہ ہوئے تھے - کہ والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں - ۸ سال کے ہوئے
تو دادا بھی فوت ہو گئے - مگر ہم نے تمہاری پرورش و تربیت کا بطریق احسن
انتظام کر دیا - جوان ہوئے تو تلاش حق کی لگن لگی - اور بیقرار رہنے لگے - تو ہم نے نہ صرف
راہ حق ہی دکھا دی - بلکہ اپنا پیغمبر بھی بنا دیا - پاس کچھ نہ تھا - مگر ہم نے تمہاری کوئی
ضرورت ادھوری نہ رہنے دی - دادا کے بعد چچا کفیل ہوئے - پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ
جیسی مالدار عورت بیوی بن گئی - اور حضرت صدیق کے سے متمول رفیق جان نثار
بن گئے - ان نعمتوں کو پیش نظر رکھ کر جان لو - کہ مندرجہ بالا خدائی وعدے بھی بلا کم و
کاست پورے ہوں گے - دنیا میں تمہارا بول بالا اور اسلام کا غلبہ ہو گا - اور بروز
قیامت امت کے بارہ میں تمہاری شفاعت کو قبول کر کے تم کو خوش کرینگے - آخرت
اس سے بھی بہتر ہو گی - روایت ہے کہ جب آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نازل
ہوئی - تو رحمت مجسم نے اصحاب سے فرمایا - میں ہرگز راضی نہ ہوں گا - جب تک حق
تعالیٰ مجھ سے اپنی امت کا ایک ایک فرد جنت میں داخل نہ کرا دوں گا - پس ان
احسانات و الطاف ربانی کے شکرانہ میں لازم ہے کہ تم بھی یتیموں اور سائلوں
[illegible] جھڑکو نہیں -

[illegible] مکہ میں نازل ہوئی - اس میں آٹھ آیات - اٹھائیس
کلمات - [illegible] حرف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الم نشرح لک صدرک [illegible]
ترجمہ۔ اے نبی کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔ اور [illegible]
جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے تیرے [illegible]
سختی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ بیشک سختی کے ساتھ آسانی [illegible]
تو جب تو فارغ ہو۔ تو محنت کر۔ اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگا [illegible]
تفسیر۔ سورۃ الضحیٰ میں حق سبحانہ تعالے نے اپنے محبوب کا [illegible]
دلائیں۔ جو ظاہری حیثیت رکھتی تھیں۔ اور اس سورت میں باطنی [illegible]
یاد دلایا۔ اسی ربط کی وجہ سے بعض فرقے دونوں سورتوں کو ایک [illegible]
لانے کے لئے ملا کر پڑھتے ہیں۔ مگر یہ انکی غلطی ہے۔ حضرت موسےٰ نے خود اللہ [illegible]
اشرح لی صدری اور مقبول نہ ہوئی۔ کیونکہ یہ نعمت عظمیٰ العالمین [illegible]
ترین بندہ خاتم النبیین کے لئے مختص فرما رکھی تھی۔ انکو بلا مانگے ملی اور [illegible]
چار دفعہ پہلے شکم مادر میں پھر بقول بعض چار سالہ اور بقول دیگر دس سال کی [illegible]
جنگل میں اپنی دایہ حلیمہ کی بکریاں چرا رہے تھے۔ پھر زمانہ بعثت کے قریب [illegible]
مع خدیجۃ الکبریٰ بماہ رمضان ایک غار میں مہینہ بھر کا اعتکاف کر رہے تھے [illegible]
مرتبہ معراج کی رات کو آپ کا سینہ حضرت جبرائیل و میکائیل نے چاک کر کے [illegible]
مبارک کو صاف کیا۔ اور زخم کو پھر سی دیا۔ اور پشت پر مہر نبوت لگا [illegible]
اس سلے کا نشان صدر مبارک پر صاف نظر آتا تھا۔ [illegible]
آتی تھی۔ بلکہ معنوی طور پر بھی حضور ممدوح کے سینہ مبارک کو وہ [illegible]
بخشی گئی جسکی نظیر کسی فرد بشر میں نہیں ملتی۔ کیونکہ واقعی [illegible]
کل مخلوق عالم کے لئے عین رحمت و شفقت کا جوش ہر وقت [illegible]
میں موجزن رہتا تھا۔ اسی لئے آپ رحمۃ للعالمین کے [illegible]
اور ہر پیغمبر صرف اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوئے [illegible]
جناب سرور دو عالم کافۃ الناس اور کافۃ الجن کی [illegible]
پیغام رسالت لائے۔ اور [illegible]
تھا کہ اغراض رسالت کے [illegible]

[illegible] کی کر دی جاتی تھی۔ وہ تمام کامیابی کی خوشیوں میں بدل گئے۔ اور اس تنگی کے مقابل فیاضانہ فراخی [illegible] آسانی [illegible] حاصل ہوئی۔ ان مع العسر یسرا کے دو طرح سے معنے [illegible] ہیں۔ ایک تو یہ کہ تنگی کے بعد فراخی و آسانی ہے۔ دوم یہ کہ تنگی کی کیفیت آسانی [illegible] ہوتی ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر ہر تنگی میں ساتھ ہی آسانی بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ایسے لوگ اگر چہ [illegible] مالدار کے مقابل تکلیف میں ہوتے ہیں۔ لیکن [illegible] کئی باتوں میں وہ متمول سے آسودہ خاطر بھی ہوتا ہے۔ اسے نہ چوروں ڈاکوؤں کا [illegible] نہ حساب کتاب کی فکر۔ نہ کسی تاوان کا خدشہ۔ آخر میں اپنے رسول کو فرمایا [illegible] ان نعمتوں کا شکر یہی ہے۔ کہ اپنے پروردگار کی یاد میں رہ کر اس سے محبت کرتے رہو۔

[illegible] سوتے وقت اس سورت کو سترہ مرتبہ پڑھ کر چھاتی پر دم کرنے سے انسان شیطانی [illegible] سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور تدبیر معاملات میں غلطی نہیں کھاتا۔

تفسیر سورۃ التین

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیات چونتیس کلمات اور ڈیڑھ سو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والتین ——— باحکم الحاکمین

ترجمہ۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی [illegible] ہم نے انسان کو عمدہ سے عمدہ صورت پر پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو سب [illegible] نیچوں سے نیچے کر دیا۔ لیکن جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔ تو اے آدمی اس کے بعد ایسی کیا چیز ہے۔ جو تجھکو جزا و سزا کے [illegible] پر آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔

تفسیر۔ تین عربی میں انجیر کو کہتے ہیں۔ جو فائدہ بخشی اور خوبیوں میں دوسرے پھلوں [illegible] افضل ہے۔ جیسے انسانی جسم باقی مخلوق کے اجسام سے۔ انجیر بواسیر کے [illegible] امراض سے [illegible] بناتا ہے۔ علم فائدہ بخشی کے لحاظ سے زیتون [illegible] پھر اس کا مغز اور تیل عام استعمال ہوتا ہے۔ اہل [illegible] طور سینین الیسا پہاڑ جو باشجر ہو [illegible] حضرت موسیٰ کو شرف ہمکلامی حاصل ہوا۔ بعض

Marfat.com

تین سے اصحاب کہف کی مسجد مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ یہی ...
اور زیتون سے اسی لحاظ سے بیت المقدس کی مسجد مراد لیتے ہیں
کوہ یا طور زینا مراد لیتے ہیں۔ جو بیت المقدس سے بجانب شرق مسجد اقصیٰ ...
اور روایت ہے۔ کہ حضرت عیسٰی وہیں سے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ البلد الامین سے
مراد مکہ معظمہ ہے۔

ان چاروں چیزوں کی جن کی منفعت و عظمت سے اہل عرب بخوبی واقف تھے قسم
کھا کر یعنی اپنے الغامات کی طرف توجہ دلا کر الہ العالمین منکرین کو فرماتا ہے۔ دیکھو ہم نے
انسان کو کیسا بہترین ڈھانچہ بخشا ہے۔ اور کوئی مخلوق اس بارہ میں اس کی برابری نہیں
کر سکتی۔ لیکن انسان اپنی بدیوں سے حیوانوں کے درجہ سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔
مگر نیکوکار اور ایماندار نہ صرف اس تنزل سے ہی محفوظ رہتے ہیں۔ بلکہ بے انتہا انعام
اکرام بھی پاتے ہیں۔ ایسے بدیہی مشاہدات کے بعد بھی اگر کوئی ایمان نہیں لاتا۔
وہ یاد رکھے۔ کہ احکم الحاکمین کی گرفت سے نہیں بچ سکیگا۔

رسول کریم عشا کی نماز میں اس سورت کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر سورۂ علق

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں انیس آیات بہتر کلمات اور
ایک سو اسی حروف ہیں۔ اسے سورۂ اقرا بھی کہتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اقرا باسم ربک ——— واقترب

ترجمہ۔ پڑھ اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے
خون سے۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا اکریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے
انسان کو وہ کچھ سکھلایا۔ جو وہ نہیں جانتا تھا۔ البتہ انسان سرکشی کرتا ہے
کہ وہ اپنے آپ کو مالدار دیکھتا ہے۔ بیشک تیرے پروردگار کی طرف
اے نبی بھلا تو نے اس کو بھی دیکھا۔ جو منع کرتا ہے۔ ایک بندے کو
ہے۔ بھلا دیکھ تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا اوروں کو پرہیزگاری ...
اگر اس نے جھٹلایا۔ اور منہ موڑا۔ کیا اس نے ...
کہ اگر وہ باز نہ آیا۔ تو ہم ضرور اس کی پیشانی کے ...
جھوٹی گنہگار ہے۔ تو چاہیے ...

Marfat.com

...اور سجدہ کر اور خدا کے نزدیک ہو۔

...اسی سورت کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ آنحضرت غار
...کہ حضرت جبرائیل نازل ہوئے ۔ اور کہا اقراء یعنی پڑھو۔ آنحضر
...میں خواندہ نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل نے آپ سے بزور معانقہ کرکے پھر
کہا ۔ اور یہی جواب ملا ۔ تو دوبارہ معانقہ کیا ۔ اور تیسری مرتبہ پڑھنے کو کہکر یہ پانچ
...تلاوت کرائیں ۔ ان آیات کے بعد سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ۔ اور پھر سورۃ
...وحی کا پہلا نزول تھا ۔ اس سورت کی باقی آیات بعد میں نازل ہوئیں ۔ انمیں
...کی ظلم شعاریوں کا ذکر کرکے انکو ان کے انجام بد کی خبر دینے سے تہدید کیگئی ہے
...معنی یہ ہیں ۔ انسان سے مراد ابوجہل ہے ۔ جو حضرت سرور دو عالم کو بہت ہی
...ستایا کرتا تھا ۔ حتی کہ ایک دفعہ آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے ۔ تو اس نابکار نے اونٹ
...اوجھری انکی پیٹھ پر رکھدی ۔ عبد سے مراد یہاں رسول کریم ہیں ۔ ابوجہل وعید
...کے مطابق جنگ بدر میں کیفر کردار کو پہنچا ۔ حضرت ابن مسعود نے اسے قتل
کرکے اس کی لاش کو پیشانی کے بل گھسیٹتے ہوئے دوسرے کفار کی لاشوں پر جا پھینکا
...رسول کریم کو کہا کرتا تھا ۔ کہ تو مجھے کیا ڈراتا ہے ۔ میں چاہوں تو اس میدان کو
...پیادہ فوجوں سے بھر دوں ۔ لیکن اس کی کیا ضرورت ہے ۔ تیرے ہمراہیوں
...کے لئے تو وہی لوگ جو صبح شام میرے دربار اور مجلس میں حاضر رہتے ہیں ۔ کفایت
...فلیدع نادیہ ۔ پس چاہیئے کہ وہ پکارے اپنے اہل مجلس ہی ہیں الہ العالمین اسکی اسی
...کی طرف اشارہ فرماکر کہتا ہے ۔ سندع الزبانیہ ۔ کہ اس کے اہل مجلس تو کیا
...گے ۔ البتہ ہم جلد قیدخانہ کے پیادوں یعنی دوزخ کے فرشتوں کو بلائینگے
...اس مردود کو دوزخ میں گھسیٹ لے جائیں ۔ بالآخر اپنے رسول کو
...کہ اس بدبخت کی کوئی بات نہ مانو اور اس سے بالکل نہ ڈرو ۔ اور نماز و سجدہ
...قرب الٰہی حاصل کرتے رہو ۔

...کی فضیلت ظاہر فرماکر اپنی شان میں لفظ اکرم استعمال فرمانے
...کی نعمت باقی سب نعمتوں سے افضل ہے ۔ پھر موذیوں اور
...بے جو انکو اور سرکش بناتا ہے ۔

Marfat.com

تفسیر سورۃ القدر } بقول بعض مکہ میں اور بقول دیگر مدینہ میں نازل ہوئی
پانچ آیات ۳۰ کلمات اور ایک سو بارہ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ـــــــــــــــ مطلع الفجر

ترجمہ - بیشک ہم نے یہ قرآن قدر کی رات میں اتارا ہے - اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے - قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے - فرشتے اور روح اس رات اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے سر انجام کے لئے اترتے ہیں - وہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہے

تفسیر - اس سورت میں شب قدر کے فضائل مذکور ہیں - شان نزول بعض یہ بتلاتے ہیں - کہ اگلی امتوں میں درازی عمر کے باعث کئی بزرگ ایک ایک ہزار رات عبادت کر سکے - صحابہ نے عرض کیا - اب عمریں ساٹھ ستر سال کی ہوتی ہیں - کچھ بچپن میں گذری کچھ کہولت میں - بقیہ عمر میں راتیں چند سو سے زاید نہیں بنتیں پھر ہم عابدان سلف کے درجہ کو کیسے پہنچینگے - اسپر یہ سورت نازل ہوئی - کہ ہم نے ایک رات ایسی بھی مقدر کر رکھی ہے - کہ صرف اس شب کی عبادت ایک ہزار شب کی عبادت سے بھی افضل ہوگی - اکثر کا اتفاق ہے - کہ یہ رات ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی کسی طاق رات کو ہوتی ہے - زیادہ رجحان ۲۷ و ۲۹ کی شب کی طرف ہے -

تفسیر سورۃ البینہ } مدینہ میں اتری - اسمیں آٹھ آیات چورانوے کلمات اور تین سو
چھیانوے حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - لم یکن الذین ـــــــــــــــ لمن خشی ربہ

ترجمہ - اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں - وہ اپنے کفر سے باز آنے والے نہ تھے - کہ انکے پاس کوئی کھلی دلیل آئے - یعنی اللہ کی طرف سے ایک پیغمبر آئے - جو پاک اوراق پڑھ کر سنائے - جنمیں ٹھیک ٹھیک احکام ہوں - اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے - انہوں نے جو دین میں تفرقہ ڈالا تو اس کے بعد کہ انکے پاس کھلی دلیل آگئی - اور انکو سوائے اس کے کوئی حکم نہ ہوا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح پر کریں کہ خالص اسی کی اطاعت کے طریق پر ہو - اور نماز کو قایم رکھیں - اور زکوٰۃ دیتے رہیں - کچھ شک نہیں کہ اہل کتاب اور مشرکوں

[illegible] آگ میں ہونگے ۔ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ۔ یہ لوگ وہ ہیں ۔ کہ یہی ساری
[illegible] بدترین ہیں ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ۔ یہ
[illegible] ساری خلقت میں اچھے ہیں ۔ اُن کا بدلہ انکے پروردگار کے ہاں
ہمیشہ کے باغ ہیں ۔ جن کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں ۔ وہ ہمیشہ اُن ہی
[illegible] میں رہیں گے ۔ اللہ اُن سے راضی ۔ اور وہ اس سے راضی ۔ یہ بدلہ اس کے
ہے ۔ جو اپنے پروردگار سے ڈرا ۔

[illegible] ۔ بینہ لغت میں ظاہر و روشن چیز کو کہتے ہیں ۔ اللہ العالمین مشرکین اور منکرین
کتاب کو فرماتا ہے ۔ کہ تم رسول کو دیکھو ۔ کیا اس کا وجود اس کی گذشتہ عمر ۔ اس
[illegible] ۔ اقوال سکردار ہی سے روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہو رہا ۔ کہ وہ رسول برحق
ہے ۔ تم جانتے ہو ۔ کہ وہ محض امی ہے ۔ لیکن وہ مقدس صحیفوں اور انکے مشکل ترین
علموں کی باریکیاں مو بمو ظاہر کرتا ہے ۔ اور ایسے فصیح و بلیغ طریقہ سے جو بجائے خود
[illegible] سے کم نہیں ۔ پھر یہ امی فضیلت شیخی و تکبر کا نام و نشان تک نہیں ۔ نہ آج تک
[illegible] بات کا مرتکب ہوا ہے ۔ جو عقل و مروت اور شرم و حیا اور اخلاق کے خلاف ہو
[illegible] امی کو بجز تائید ربانی یہ اعلے منزلت اور ربتبیت حاصل ہو سکتی ہے ۔
[illegible] یہودی اپنی کتابوں میں رسول آخر الزمان کی آمد کی بشارتیں پڑھکر آپ کے انتظار
[illegible] مدینہ آکر آباد ہو گئے ۔ مگر جب آپ مبعوث ہوئے ۔ تو بالکل منکر ہو گئے ۔ الا ما
[illegible] مثلاً ابی بن کعب جنکو حسب ہدایت حضرت جبرائیل رسول کریم نے یہ سورت
[illegible] نے بطور خاص پڑھکر سنائی ۔ اور حضرت ابی بن کعب اس توجہ ربانی کے
[illegible] میں زار زار رونے لگے ۔ یہ حجت قایم کر کے منکروں کے عذاب اور مومنوں کے
[illegible] کی خبر دیگئی ہے ۔ اس سورت کو سورت المنفکین ۔ سورۃ القیامۃ
[illegible] البریہ بھی کہتے ہیں ۔

الزلزال

[illegible] مدینہ میں نازل ہوئی ۔ اور بقول بعض مکہ میں ۔ اسمیں
آٹھ آیات ۳۵ کلمات اور ایک سو انچاس حروف ہیں ۔

[illegible] الرحیم ۔ اذا زلزلت الارض [illegible] ــــــ شرائیہ

[illegible] بھونچال سے ہلائی جائے ۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال

ڈالے - اور انسان کہے - کہ اس کو کیا ہوا - اسدن زمین اپنی خبریں بیان کریگی
اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اسکو حکم دے رکھا ہے - لوگ اسدن الگ الگ
میں آئیں گے - تاکہ انکو انکے اعمال کا عوض دکھلایا جاوے - سو جس نے
کی ہوگی - وہ اس کو دیکھ لے گا - اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی
دیکھ لے گا -

تفسیر - یہ سورت منکران قیامت کے جواب میں جو پوچھتے تھے - کہ قیامت
کب ہوگی - نازل ہوئی - جب یہ نازل ہوئی اسوقت پہر رات گذر چکی تھی
نے صبح ہونے کا انتظار نہ فرمایا اسی وقت حرم سرا سے باہر تشریف لائے اور
لوگوں کو سکھائی - صحیح حدیث ہے - کہ یہ سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہے اس
سورت کی آخری آیت خلاصہ ہے تمام قرآن کا اور جامع ہے شریعت کے
کی - اثقالہا - خزینے اور مردے - یہ ماجرا قیامت سے کچھ پہلے پیش آئے گا

تفسیر سورۃ العادیات

مکہ میں نازل ہوئی - اس میں گیارہ آیات - چالیس کلمے اور
ایک سو ترسٹھ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - والعدیت ضبحاً ——————

ترجمہ - قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جو ہانپنے لگتے ہیں - پھر انکی جو
اپنے پاؤں مار کر آگ نکالتے ہیں - پھر انکی جو صبح ہوتے ہی لوٹ ڈالتے ہیں
اسوقت غبار اڑاتے ہیں - پھر اسوقت دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں
انسان اپنے پروردگار کا ناشکر ہے - اور کچھ شک نہیں - کہ وہ اس پر
اور بیشک وہ مال کی محبت پر بڑا پکا ہے - تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ
اٹھائے جائیں گے - جو قبروں میں مدفون ہیں - اور وہ باتیں ظاہر کی
دلوں میں ہیں - بیشک ان کا پروردگار ان سے اسدن خبردار ہوگا

تفسیر - اس سورت میں اللہ العالمین نے غازیوں کے گھوڑے
اور دشمنوں کے لشکروں کی پامالی کی کیفیت
مکہ میں بحالت بیکسی پڑے تھے - خبر
طاقت و جمعیت ایسی ہو جائے گی

Marfat.com

ترجمہ:- اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود مقرر نہ کرو

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ

ترجمہ:- اسی طرح جو لوگ پہلے گذرے ہیں انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا

یا دیوانہ ہے ۞ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں

سرکش ہی ہیں +

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

ترجمہ:- (اے پیغمبر) تم ان منکروں سے منہ موڑ لو سو ان کے کفر و انکار

سمجھاتے رہو۔ کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے +

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ - یعنی یہ لوگ جو ناروا باتیں کہتے ہیں انکی تم پروا نہ کرو

کیونکہ جو تمہارا فرض تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔ اور کر رہے ہو۔ کسی طرح

مگر منہ موڑنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آئندہ پند و نصیحت کرنا ہی چھوڑ دو

وعظ و نصیحت میں لگے رہو۔ اگر یہ منکر نہ مانیں نہ سہی۔ ایمان والے تو اس سے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

ترجمہ:- اور ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں

روزی نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں ۞ بالیقین اللہ ہی رزق

تفسیر- مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ کے صاف اور سیدھے معنی

کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ہم ان سے طالب رزق و روزی نہیں۔ اگر

کرتے ہیں اور ہم نے حکم دیا ہے تو یہ خود انکی بھلائی کیلئے ہے۔ ہم

اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ کا ہے۔ لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ

کہ ہم نہیں چاہتے کہ آدمی اپنے نفس کو آپ رزق دے یا ہمارے بندوں

فکر کرے۔ اور ان کے ہم خود کفیل ہیں۔ اسی طرح اور یہ

ہم نہیں چاہتے کہ آدمی ہمیں یعنی ہمارے بندوں کو کھلائے پلائے

اپنی ذات کی طرف کی ہے۔ وہ اسلئے کہ مخلوق اللہ کی عیال

اللہ ہی کو کھلانا پلانا ہے۔ لیکن یہ معنی سیاق

اپنے بیان کردہ معنی کی صحت و توضیح کیلئے

Marfat.com

[illegible] کو فتح و غالب ہو گئے۔ بعدازاں نیکوکاری کی ترغیب اور [illegible] والعادیٰت و لالاکر ناشکری کی مذمت فرمائی ہے۔

تفسیر سورۃ القارعہ } مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیات چھتیس کلمات اور ڈیڑھ سو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ القارعہ ——— نارٌ حامیہ

ترجمہ۔ کھڑکھڑانے والی۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی۔ اور تو کیا جانے کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی۔ جسدن آدمی بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہونگے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی مانند ہونگے۔ تو جس کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہونگے [illegible] پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور جس کی نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہونگے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ اور تو کیا سمجھا کہ وہ ہاویہ کیا ہے۔ گرم آگ ہے۔

تفسیر۔ اس سورت میں قیامت کے حوادث عظیمہ کا بیان ہے۔ اور نیک و بد کی جزا و سزا کا ذکر۔ تاکہ انسان عبرت پذیر ہو۔

تفسیر سورۃ التکاثر } مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیات۔ اٹھائیس کلمے اور ایک سو بیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الھٰکم التکاثر ——— عن النعیم

ترجمہ۔ لوگو کثرت مال کی حرص نے تم کو یاد الٰہی سے غفلت میں رکھا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔ کوئی نہیں عنقریب تم جان لوگے۔ پھر کوئی نہیں عنقریب جان لوگے۔ کوئی نہیں۔ اگر تم یقین کا جاننا جانتے۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھوگے۔ پھر تم ضرور اسکو یقین کی آنکھ سے دیکھوگے۔ پھر اسدن تم سے نعمت کی بابت پوچھا جائیگا۔

تفسیر۔ شان نزول یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ قریش کے دو قبائل اعظم بنو عبد مناف اور [illegible] میں فخر و تفاخر کی باتیں آپس میں شروع ہوگئیں۔ اور دولت و ثروت [illegible] کی تعداد اور آبادی کی مقدار کے لحاظ سے ایک دوسرے [illegible] لگے [illegible] ہوگئی۔ تو بنو عبد مناف والے بڑھ گئے [illegible] آدمی جنگوں میں مارے گئے ہیں۔ مردوں کو

بھی شمار کرو - چنانچہ اس کے لئے قبرستان گئے اور مردوں کو بھی شمار کر لیا
گئے - بنو عبد مناف رسول کریم کا قبیلہ تھا - اور بنو سہم کا گروہ تھا [illegible]
عام طور پر اس سورت میں نہایت اثر انداز طریقہ سے انسان کو مال و منال اور
اعضاد اور جاہ و مرتبت کی زیادتی کی محبت میں دن رات مصروف رہنے سے
متنبہ کر کے بتایا گیا ہے - کہ آخر مرنا ہے - موت کے ساتھ یہ تمام نشہ ہرن ہو جائے
اسوقت تم کو پورا پورا علم ہو جائے گا - کہ در اصل کار آمد کونسی چیز تھی - اور پھر
بچشم یقین دوزخ کو دیکھو گے - اور اسوقت تم سے پھر دنیا وی نعمت کے متعلق
سوال ہوگا - اس سورت کے نزول کے بعد کسی مفلس نے سرور دو عالم سے سوال کیا
کہ مجھے نعمت ہی کونسی ملی ہے - کہ مجھ سے اس کی بابت سوال ہوگا - فرمایا - ان جوتیوں
کے متعلق جو تم پہنے ہو - اور اس ٹھنڈے پانی کی نسبت جسے تم پیتے ہو - اور اس سایہ
کے متعلق جس کے تلے تم آرام کرتے ہو -

تفسیر سورۃ العصر

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی - اس میں تین آیات چودہ کلمات اور اڑسٹھ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - والعصر ———————— وتواصوا بالصبر

قسم ہے عصر کے وقت کی - بیشک انسان ٹوٹے میں ہے - لیکن نہ وہ لوگ جو ایمان
لائے - اور انہوں نے نیک کام کئے - اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کرتے رہے
اور نیز ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے -

تفسیر - سورۃ بلد میں جس کلدہ بن اسید کا ذکر آیا ہے - وہ ایام جاہلیت میں
ابو بکر صدیق کا دوست تھا - حضرت صدیق کے ایمان لانے کے بعد اس نے
اُن سے کہا - تم تو ہمیشہ عقلمندی میں مشہور رہے - اب کیا ہو گیا - کہ نا گہاں [illegible]
کا بیچ کر لیا - حضرت صدیق نے فرمایا - نادان ٹوٹے میں [illegible]
لانتے - اور بت پرستی کی ذلت میں گرفتار ہیں - حق [illegible]
رہتا - سورۃ العصر میں اسی گفتگو کی طرف اشارہ [illegible]
عصر دن کے آخری حصہ کو کہتے ہیں - جبکہ انسان [illegible]
نفع نقصان کا حساب کرتا ہے - [illegible]

Marfat.com

...سلسلہ ان پر ختم ہوگیا - اور جو لوگ ان پر ایمان لائے اور احکام شریعت ... ابد الآباد تک قائم رہنے والا نفع کما لیا - اور جو نا فرمان رہے - وہ بعید و خسارے میں پڑے - یعنی بظاہر انسان کا ٹوٹے میں ہونا بدیہی ہے - ہر انسان معین عمر ... آیا ہے - اور یوم پیدائش سے لے کر جسقدر وقت اس پر گذرتا ہے - در اصل اس کی ... گھٹتا جاتا ہے - مزید براں جو برے کاموں میں پڑ گیا - اس نے خسارہ پر خسارہ اٹھایا ... صیت کے معنے قرآن کے عرف میں تاکیدی حکم کے ہیں - عام عرف میں لٹے کہتے ہیں جس ... ترک عمل ہونا ہو - چنانچہ عرف قرآنی میں اس کی طرف بھی ایک لطیف اشارہ بدیں ... ہے - کہ احکام خداوندی کی تعمیل کی توفیق نفس کے فنا ہو جانے کے بعد ہی حاصل ... ہوتی ہے -

تفسیر سورۃ الھمزہ

مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں نو آیات ہیں - تیئیس کلمات اور ... چھیانوے حروف -

... اللہ الرحمن الرحیم - ویل لکل ھمزۃ لمزۃ .... عمدۃ ...

... خرابی ہے ہر عیب نکالنے والے غیبت کرنے والے کی - جس نے مال جمع کیا ... اس کو گن گن کر رکھا - خیال کرتا ہے - کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا - ہرگز ... - وہ ضرور روندنے والی میں پھینکا جائے گا - اور تو کیا جانے کیا ہے وہ ... روندنے والی - اللہ کی آگ ہے جو بھڑکائی ہوئی ہے - جو دلوں پر چھا جاتی ہے ... وہ آگ ان پر بند ہے - لمبے لمبے ستونوں کی شکل میں ہے -

تفسیر - اس سورت میں چغلخوری، عیب گوئی اور حرص و بخل وغیرہ کی بدی اور انکا آخری ... انجام ال ہوش ربا پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے - شان نزول یہ ہے - کہ کفار مکہ میں سے تین ... عاص بن وائل ہاشمی - ولید بن مغیرہ مخزومی اور اخنس بن شریق ثقفی ہر صحبت ... عمل برحق اور مسلمانوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے - اور اخنس تو حضور سرور دو عالم ... میں بھی جاہلانہ کج بحثی کیا کرتا تھا - ھمزہ اور لمزہ ہم معنی و مرادف ہیں - مگر ... ھمزہ روبرو اور لمزہ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کو کہتے ہیں - ... ھمزہ وہ ہے - جو ہاتھ سر آنکھ بھوں کے اشارہ سے اور لمزہ وہ ہے - جو ... تحقیر کرے -

تفسیر سورۃ الفیل } مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں پانچ آیات [illegible] ننانوے حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الم تر کیف ———— کعصف [illegible]

ترجمہ - اے نبی کیا تو نے نہیں دیکھا - کہ تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں [illegible] ساتھ کیا سلوک کیا - کیا اس نے ان کا داؤ غلط نہیں کر دیا اور ان پر جھنڈ کے [illegible] پرندے بھیجے - جو ان پر کھنگر کے روڑے مارتے تھے - چنانچہ اس نے ان کو ایسا کر دیا جیسے جانوروں کے آگے کی بچی ہوئی اخور -

تفسیر - اس سورت میں اللہ العالمین منکرین قریش کو اپنی خاص الخاص قدرت عظیمہ اور احسان عظیم کا ایک تازہ ترین واقعہ یاد دلاکر عبرت دلاتا اور رسول کریم کے وجود باجود کی بےشمار برکتوں میں سے جو دنیا و اہل دنیا اور بالخصوص مکہ کو حاصل ہوئیں ایک برکت کی طرف توجہ دلاکر انکو اتباع رسول کی نصیحت فرماتا ہے - قصہ یوں ہے یمن کچھ عرصہ حبش والوں کے بھی ماتحت رہ چکا ہے - جب حبش کے ماتحت تھا تو عیسائی بادشاہ حبش نجاشی کی طرف سے ابرھہ نام ایک عیسائی وہاں صوبہ دار مقرر تھا - یہ دیکھ کر کہ لوگ ہر سال نذر و نیاز لیکر مکہ جاتے ہیں - اس نے صنعاء پایہ تخت یمن میں ایک شاندار زرنگار گرجہ بنام قلیس تعمیر کرایا - جہاں دن رات عود و عنبر کی انگیٹھیاں روشن رہتی تھیں اور ارد گرد آرام دہ مسافر خانے بنواکر حکم دیدیا - کہ اس کے علاقہ کے لوگ اس گرجہ کا طواف کیا کریں - مکہ کوئی نہ جائے - قریش اور اہل مکہ کو طبعاً یہ بات سخت شاق گذری بنی کنانہ کا ایک شخص یمن پہنچکر بالآخر گرجہ کی فراشی کی خدمت پر مامور ہو گیا - اور چند روز بعد رات کے وقت اسمیں جابجا غلاظت پھینک کر مکہ کو بھاگ گیا - صبح ابرھہ کو [illegible] ہوئی - اور تحقیقات سے حقیقت کھلی - تو انتقام کا قصد کر لیا - اسی اثنا میں اہل [illegible] ایک قافلہ گرجہ کے متصل شب باش ہوا - صبح کے وقت چلنے سے پہلے سامان [illegible] اور باندھنے کے لئے حسب معمول آگ جلائی - ہوا تیز تھی - آگ اڑ کر گرجہ [illegible] اور اسے جلاکر بھسم کر دیا - قافلہ والے یہ دیکھ کر خوف کے مارے [illegible] پر اس نقصان کے ذمہ وار بھی اہل مکہ ثابت ہوئے - تو ابرھہ [illegible] خانہ کعبہ کو توڑنے کے لئے فوج اور بارہ ہاتھی لے کر مکہ [illegible]

... پہلے۔ وہ الحاح کرتے۔ کہ اس عزم کو چھوڑ دے۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ مکہ کے
قریب پہنچا۔ تو سب قریش اور باشندے مال و اسباب اور عیال کو لے کر پہاڑوں میں
... ۔ صرف آنحضرت کے دادا عبد المطلب تنہا حرم میں رہ گئے۔ ابرھا ابھی
وادی محسر ہی میں جو عرفات کے راستہ مکہ سے چھ کوس ہے۔ پہنچا تھا۔ کہ ناگہاں جدہ
کی طرف سے ابابیل کے غول در غول نمودار ہو گئے۔ اور کنکریاں پھینکنی شروع کیں
کنکری جسے جا لگتی۔ اسے فنا کر دیتی۔ اس سے تمام لشکر ہاتھیوں سمیت فنا ہو گیا
اور تمام مال و اسباب وہیں کا وہیں پڑا رہ گیا۔ جسے اہل مکہ نے لوٹ لیا۔ یہ واقعہ
رسول مقبول کی ولادت باسعادت سے پچپن یوم پہلے گذرا۔ کئی لوگوں نے یہ کنکریاں
بطور یادگار جمع کیں۔ چنانچہ اکثر صحابہ نے بھی وہ دیکھیں۔

سورۃ القریش مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چار آیات سترہ کلمات اور
بہتر حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لایلف قریش ______ من خوف

ترجمہ۔ قریش کو الفت دلانے کے لئے یعنی انکو جاڑے اور گرمی کے سفر کی الفت
دلانے کے لئے۔ تو ان کو بھی چاہئیے۔ کہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں۔ جس نے
انکو بھوک میں کھانا دیا۔ اور خوف سے انہیں امن بخشا۔

تفسیر۔ اس سورت میں الہ العالمین نے قریش کو جو نہ صرف مکہ کے سرکردہ بلکہ بیت اللہ کے
خادم و مجاور ہونے کی وجہ سے تمام اہل عرب کے پیر اور مقتدا تھے۔ اپنے احسانات کی طرف
توجہ دلا کر اشارتاً سمجھایا ہے۔ کہ تم میں سے آخری رسول کو مبعوث کرنا بھی دراصل تم پر
ہمارا ایک اور احسان عظیم ہے۔ مگر تم ہو۔ کہ لٹے بد کتے ہو۔ حالانکہ کچھ بھی سمجھ سے کام
لو۔ تو تم پر حقیقت کھل جائے۔ جب خداوند کریم تم پر پہلے اسقدر مہربانیاں فرما چکا اور اب بھی فرما
رہا ہے۔ تو بعثت رسول کو بھی کیوں اس کی ایک مہربانی تصور نہیں کرتے۔

قریش حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا جد امجد نضر بن کنانہ ہے۔ رسول
مقبول اسی قبیلے سے تھے۔ نسب نامہ یہ ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن
عبد مناف بن قصی بن کلاب۔ بن مرہ بن کعب بن لوئی۔ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن
... لغت میں قریش ایک دریائی جانور کا نام ہے۔ جو باقی سب جانوروں کو پکڑ کر

کہا جاتا ہے۔ اور سب پر غالب ہے۔ نضر کی اولاد مکہ سے نکل کر ادھر ادھر منتشر
ہو گئی تھی۔ قصی نے اسے پھر مکہ معظمہ میں جمع کیا۔ اسی لئے مجمع کہلایا۔ فصاحت
بلاغت۔ شجاعت۔ تجارت۔ سخاوت میں سب پر فائق ہونے کی وجہ سے قریش
اور کعبہ و چاہ زمزم کی خدمت نے ان کے طرۂ امتیاز میں اور چار چاند لگا دئے
عرب میں جہاں جاتے۔ پیروں کی طرح پجتے۔ اور نذریں۔ نیازیں جمع کر لاتے۔ یہ لوگ
تجارت کے بڑے دھنی تھے۔ ہر موسم سرما میں یمن کو اور گرما میں شام کو قافلے بنا کر بغرض
تجارت جاتے۔ اور کعبہ کی خدمت کی طفیل چور ڈاکو بھی ان سے تعرض نہ کرتے۔ چونکہ
ان کا شہر مع علاقہ ملحقہ جدال و قتال سے ۲۷ کوس کے دور میں بالکل محفوظ و مصئون سمجھا
جاتا تھا۔ کسی سمت میں حرم کی حد دس کوس کسی طرف چھ اور کسی طرف تین کوس ہے۔ گویا گھر
میں بھی اور باہر بھی انکو کسی قسم کا خدشہ نہ تھا۔ یہ سب برکتیں بیت اللہ کی خدمت کی
طفیل تھیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اگر رسول اللہ کی خدمت کرو۔ تو اس سے بھی زیادہ برکتوں
سے متمتع ہو گے۔ چنانچہ ہوئے۔ نصف دنیا ان کی تابع ہو گئی۔ اور قبول اسلام پیغمبر
کی عادت نے ہجرت اور جہادی سفروں اور مشقتوں کو آسان کر دیا۔ بے آب و گیاہ علاقہ میں تھے
مگر بیت اللہ کے طفیل کبھی بھوکے نہ مرے مسلمان ہو گئے۔ تو سرسبز و شاداب قطعات
عالم کے بھی مالک ہو گئے۔

تفسیر سورۃ الماعون

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چھ آیات پچیس کلمات اور ایک سو پچیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ارایت الذی ——— الماعون

ترجمہ۔ اے نبی بھلا تو نے اس کو بھی دیکھا جو جزائے اعمال کو جھٹلاتا ہے۔ یہ وہی
شخص ہے۔ جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا
تو خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھلاوہ کرتے ہیں اور
برتنے کی چیز مانگی نہیں دیتے۔

تفسیر۔ گو ہر ارشاد خداوندی کی مخاطب تمام بنی نوع انسان ہے
کسی نہ کسی خاص واقعہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ [illegible]
پہ ہے۔ ابوجہل کی بابت ہے۔ کہ کوئی مالدار بیمار ہوا [illegible]

...میرے سپرد کر جائیں اپنے بچوں کی طرح انکی خبرگیری کروں گا - اوران کا
...بحفاظت رکھکر ان کو ادا کروں گا - اس طرح دیگر وارث ان پر زیادتی نہ کرسکیں گے
...یتیموں کو اپنے ہاں سے ہانکدیتا - اوران کا مال کھا جاتا - اور وہ روتے پیٹتے
...تے - ایک ایسا ہی یتیم برہنہ سر رسول کریم کے پاس فریاد لایا - آپ اس کی خاطر
...خود اس شقی کے پاس تشریف لے گئے - اور پرسش روز جزا سے ڈرایا - تو لعین
نے ہنسی میں اڑادیا - آنحضرت ملول ہوکر واپس تشریف لائے - تو یہ سورت نازل
ہوئی - ماعون اس تھوڑی سی چیز کو کہتے ہیں - جو بلامعاوضہ ایک دوسرے کو
...آسانی سے دی جاسکے - جیسے پڑوسی کو کچھ پانی یا آگ یا نمک وغیرہ کا دیدینا - یا برتنے کی چیز کا
...ستعار دینا اس سورت میں ریا اور غفلت اور تنگدلی سے بھی سخت ڈرایا گیا ہے

تفسیر سورۃ الکوثر مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں تین آیات بارہ کلمات اور بیالیس حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - انا اعطینک الکوثر ——————— ھو الابتر

ترجمہ - اے نبی بیشک ہم نے تجھ کو حوض کوثر دیا ہے - تو تو اپنے پروردگار کے لئے
نماز پڑھ - اور قربانی کر - بیشک جو تیرا دشمن ہے - وہی بے نسل ہے -

تفسیر - ابتر بے اولاد کو کہتے ہیں - حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے
قاسم وعبداللہ جو طیب وطاہر بھی کہلاتے ہیں - پیدا ہوکر یکے بعد دیگرے گذر گئے -
...خاص کر ابوجہل وعاص کہنے لگے - کہ محمد منقطع النسل ہے - اس کے بعد کوئی نہیں
ہوگا - جو اس کے دین کو قایم رکھے - پس یہ دین اسی کے دم کے ساتھ ہے - حق سبحانہ
تعالی نے یہ سورت حضور ممدوح کی تشفی خاطر کے لئے نازل فرمائی - کہ ہم نے تو تجھے
دنیا و آخرت میں ہر نعمت بکثرت عطا فرمائی ہے - تیرا دشمن ہی نامراد و ابتر ہے
...بہشت کے ایک نہایت کلاں حوض اور بہت بڑی نہر کا بھی نام ہے - جس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے - غرض اس نہر کا ... کی راہ سے ...
... اور لغت میں وافر چیز کو بھی کہتے ہیں - کیونکہ وہ کثرت ...
... کمال اور علم خیر وبرکت اور امت کی کثرت پر دلالت کرتا ہے - جو سب
... اور انکی امت کو حاصل ہوئیں - آنحضرت کی حقیقی اولاد بھی اسقدر ہوئی - کہ

کسی اور پیغمبر کو اس کا ہزارواں حصہ نصیب نہیں ہوگا۔ اور اولاد معنوی [illegible]
تعداد بھی کچھ کم نہیں رہی۔

تفسیر سورۃ الکافرون

مکہ میں اتری۔ اس میں چھ آیات ہیں [illegible] کلمات
۹۹ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قل یا ایہا الکفرون ——— ولی [illegible]

ترجمہ۔ اے نبی کہہ دے کہ اے کافرو۔ میں اس کو نہیں پوجتا جس کو کہ تم پوجتے [illegible]
اور نہ تم اس کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں اس کو پوجنے والا ہوں
جس کو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم اس کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں۔ تمہارے [illegible]
تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

تفسیر۔ سرغنہ کفار قریش کی ایک جماعت ابوجہل۔ عاص۔ ولید۔ اسود بن عبد یغوث
اور اسود بن عبد المطلب نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول مقبول کو پیغام بھیجا۔ کہ تم ہمارے
معبودوں کی تابعداری کرو اور ان کو اللہ کی درگاہ میں شفیع جان۔ تو ہم بھی تیرے معبود کی
بزرگی کے قائل ہو کر اس کی عبادت کرنے لگیں گے۔ اس کے جواب میں یہ سورت
نازل ہوئی۔ اور بتا دیا گیا۔ کہ مشرک اور موحد کبھی عبادت میں ہم آہنگ نہیں ہو سکتے
نہ ان کے مسلک باہم مل سکتے ہیں۔ بعض مفسرین نے لکم دینکم ولی دین کو حکم جہاد کے
مخالف سمجھ کر منسوخ قرار دیا ہے۔ یہ انکی غلطی ہے۔ اس آیت کو جہاد سے کچھ تعلق
نہیں۔ بلکہ صرف یہ بتایا ہے۔ کہ مومن و مشرک کے طریق عمل میں بعد المشرقین
والمغربین ہے۔

تفسیر سورۃ النصر

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تین آیات انیس کلمات
اور ۹۷ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ——— [illegible]

ترجمہ۔ اے نبی جب اللہ کی مدد اور مکے کی فتح آپہنچی۔ اور تو نے دیکھ لیا
لوگ جوق جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اے نبی اپنے رب کی حمد
کے ساتھ اس کی پاکی بیان کر اور اس سے معافی مانگ۔ بیشک وہ
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

... اس سورت کو سورۂ فتح اور سورۃ تودیعہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آنحضرت ... کے نزدیک اور امت سے مرخص ہونے کی خبر دیتی ہے۔ رسول مقبول نفس ... شیطان۔ کفار اور انکے غلبہ شوکت اور منافقین اور ان کے مکر و فساد کے ... مخلوق خدا کو محفوظ بنانے کے لئے مبعوث ہوئے۔ یہ چاروں کام جب مکمل ... اور رسالت نصیحت و تہدید سے شروع ہو کر بتدریج سلطنت تک پہنچ گئی۔ تو آنحضرت کی روح اقدس والا علےٰ کو اور زیادہ اس دار المحن میں رکھنا عاشق صادق نے ... نہ سمجھا۔ سلطنت کا کار و بار چہار خلفاء کبار کے واسطے مخصوص فرمایا گیا۔ جو دنیا کی بادشاہت کا مکمل دستور العمل پچھلوں کے لئے چھوڑ گئے۔

تفسیر سورۂ تبت

مکہ میں اتری۔ اس میں پانچ آیات۔ بیس کلمات اور اکاسی حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تبت یدا ابی لھب ———— من مسد

ترجمہ۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا۔ اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا تھا۔ اس کے کچھ کام نہ آیا۔ آئندہ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس کی عورت بھی جو لکڑیاں اٹھاتی ہے۔ اس کی گردن میں بھانجواں رسی ہے۔

تفسیر۔ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین۔ نازل ہوئی۔ تو آنحضرت گھر سے نکل کر کوہ صفا پر گئے۔ اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو آواز دے کر بلایا۔ جب سب جمع ہو گئے۔ تو فرمایا۔ اگر میں تم سے کہوں۔ کہ ایک بڑا لشکر تمہیں لوٹنے کو اس پہاڑ کے پیچھے کھڑا ہے۔ تو کیا تم یقین کر لوگے۔ سب نے کہا۔ ہاں۔ کیونکہ تو نے کبھی اب تک جھوٹی بات نہیں کہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر تم میری رسالت اور قرآن پر ایمان نہ لائے سخت عذاب میں گرفتار ہو گے۔ یہ سنکر ابولہب نے جس کا نام عبد العزیٰ اور آنحضرت کا سوتیلا چچا تھا۔ کہا۔ تیرا برا ہو۔ کیا صرف اسی بات کے لئے تو نے ہم کو ... جمع کیا۔ لہب آگ کے شعلے کو کہتے ہیں۔ گویا بعثت رسول سے پیشتر ہی ... سے اس کے دوزخی ہونے کی خبر مل گئی۔ اس کی بیوی ام جمیلہ جو ابوسفیان ... لکڑیوں کے گٹھے جنگل سے چن لاتی اور رات کو رسول کریم کی راہ میں بچھا دیتی ... تا کہ انکے پاؤں میں چبھیں۔ ایک دفعہ گٹھے کا رسہ اس نے اپنے گلے میں

Marfat.com

لپیٹ لیا - راستہ میں گٹھڑ سر سے کھسک گیا - اور گلا گھٹ کر
کر مر گئی - اس سورت میں ان دونوں میاں بیوی کے انجام کا ذکر ہے
آنحضرت کی دو صاحبزادیاں رقیہ و ام کلثوم ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے
بیاہی تھیں - اس نے دونوں کو کہا - کہ میری خوشی چاہتے ہو - تو اس تعلق کو چھوڑ دو - عتبہ
تو چپ رہا - مگر عتیبہ نے بکمال بےحیائی مجلس رسول میں آکر کہا - کہ میں نے تیری بیٹی کو
طلاق دی - اور کچھ اور بھی بے ادبی کی - آنحضرت کو یہ سخت شاق گذرا اور دعا کی
الٰہ العالمین اپنے کتوں میں سے ایک اس پر مسلط فرما دے - ایسا ہی ہوا - شام کے سفر میں
اسے شیر پھاڑ کر کھا گیا - ابولہب حسب و نسب جاہ و مرتبت اور ریاست کے لحاظ سے
قوم میں بڑی وجاہت رکھتا تھا - مگر رسول کی عداوت اور دین حق سے انکار کی بدولت
ہر دو جہان کی روسیاہی میں مبتلا ہوا -

تفسیر سورہ اخلاص

مکہ میں نازل ہوئی - اس میں چار آیات - پندرہ کلمات اور ۴۷ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - قل ھو اللہ احد ______ کفواً احد

ترجمہ - کہہ وہ اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے - نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے
جنا گیا - اور کوئی اس کے جوڑ کا نہیں ہے -

تفسیر - اسے سورۂ اخلاص اس لئے کہتے ہیں - کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کو معرفت الٰہی اور
اس کی ذات و صفات کی دریافت کے واسطے خالص کرتی ہے - اس کے اور بھی بہت سے
نام احادیث میں وارد ہیں - اس کی تلاوت تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب رکھتی ہے
وہ الٰہ العالمین کی صفات مختصہ کو مختصر ترین پیرایہ میں بیان کر کے کفار کے شکوک
زائل اور ان کے سوالات کو پورا کرتی ہے -

تفسیر سورۃ الفلق

مدینہ میں اتری - اس میں پانچ آیات ۲۳ کلمات ۷۴ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - قل اعوذ برب الفلق ______

ترجمہ - کہہ کہ میں آدمیوں کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس کی برائی سے جو اس نے پیدا
کی ہے - اور برائی سے گرھوں پر پھونک مارنے والیوں کی - اور برائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا "اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی" وہ عرض کریگا "اے میرے پروردگار - میں کیونکر تیری عیادت کرتا تو تو عالمین کا پروردگار ہے" وہ فرمائیگا "کیا تجھے خبر نہ ہوئی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا؟ اور تو نے اوسکی عیادت نہ کی - کیا تو نے نہ جانا کہ اگر تو نے اوسکی عیادت کی ہوتی تو مجھے اوس کے پاس پاتا - اے ابن آدم میں نے تجھ سے طعام مانگا - تو نے مجھے طعام نہ دیا" وہ عرض کریگا "اے میرے پروردگار میں تجھے کیونکر کھانا کھلاتا - تو تو عالمین کا پروردگار ہے" فرمائیگا "کیا تجھے خبر نہیں کہ میرے بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا - تو نے اوسے نہ کھلایا - کیا تجھے خبر نہ تھی کہ اگر تو اوسے کھانا کھلاتا تو تو وہ کھانا میرے پاس پاتا - الخ

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا ــــ ۝ ــــ يُوْعَدُوْنَ۝

ترجمہ - بالیقین ان لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے ظلم کیا ہے - ایسے ہی گناہ ہیں جیسے کہ ان کے ہم جنس ساتھیوں کے گناہ تھے - پس یہ طلب عذاب میں مجھ سے جلد بازی نہ کریں ۝ جن لوگوں نے کفر کیا اونکے لئے اون کے ایک دن جسکا اون سے وعدہ کیا جاتا ہے ہلاکت آنی ہے +

مطلب - دونوں آیتوں کا یہ ہے کہ ان جفا شعار اہل مکہ کے گناہ بھی ایسے ہی گناہ ہیں جیسے کہ اون کے ہم جنس یعنی سابق قوم عاد و ثمود وغیرہ کے تھے - جیسے اونپر عذاب آیا - ویسے ہی ان پر بھی آئیگا لیکن ان کے ہی فوراً نہیں آگیا تھا - بلکہ وقت خاص پر آیا تھا - انپر بھی ان کے وقت پر آئیگا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے - مہلت پاکر انہیں مغرور نہیں ہونا چاہیئے - گناہ اپنا نتیجہ دکھائے بغیر نہ کبھی رہے ہیں نہ رہیں گے +

تفسیر سورہ الطور

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں ۴۹ آیتیں - تین سو بارہ کلمات اور ایک ہزار پانسو حروف ہیں -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ــ ۝ ــ ۝ ــ ۝ ــ ۝ ــ ۝ ــ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ۝

ترجمہ - قسم ہے کوہ طور اور جو نرم چھلکے کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اور خانہ معمور - اور اونچی چھت اور اُبلنے والے سمندر کی قسم - اے پیغمبر! تیرے پروردگار کا عذاب ضرور آنیوالا ہے - کوئی اوسکا ٹالنے والا نہیں - اوس دن کہ آسمان لہریں مارنے لگے گا - اور پہاڑ اڑے اڑے پھریں گے - پس اوسدن خرابی ہے جھٹلانے والوں کے لئے جو بکواس میں پڑے ہوئے کھیل رہے ہیں +

طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا - رق اوس جھلی کو

... سورت اور الفلق ... لبید بن عاصم یہودی نے رسول اکرم پر جادو کیا
... لیا۔ پھر اس کنگھی میں کمان کے چلے سے گیارہ گرہیں لگائیں
... لپیٹ کر چاہ ذروان میں پتھر کے نیچے دبا دیا۔ آنحضرت بیمار
... رہے۔ ... رات کو خواب میں دو فرشتے دیکھے۔ جنہوں نے یہ سب کیفیت بتائی
... کر دو اصحاب کو لیکر اس کنوئیں پر گئے۔ اور انکو نیچے اتارا۔ وہ اس کنگھی کو پتھر کے نیچے سے
... وقت یہ سورت اور سورت الناس نازل ہوئیں۔ دونوں میں گیارہ آیات ہیں
... پڑھنے پر ایک گرہ کھلتی گئی۔ اور حضور اکرم کو کلی صحت حاصل ہو گئی۔
... تین پر تمام ہونے میں یہ بھی لطیف اشارہ ہے۔ کہ جب مقبول الٰہی کو
... درجہ کمال حاصل ہو جاتی۔ اور دشمن بے بس ہو جاتا ہے۔ تو اس کے پاس سوائے
... ٹوٹکہ چلانے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ اس کمینگی پیدا ہوتا ہے
... کی تدبیر الٰہ العالمین نے ان دونوں سورتوں میں یہ بتائی ہے۔ کہ اپنے خالق کی
... جائے۔ سورہ فلق میں ایک خدائی صفت رب الفلق سے تین جسمانی موجبات
... تاریکی سحر اور حسد سے پناہ لینے اور دوسری سورت میں ایک روحانی خطرہ
... شیطانی سے بچنے کے لئے الٰہ العالمین کی تین صفات سے پناہ لینے کی ہدایت فرمائی
... دین کی حفاظت مقدم ہے جان و بدن کی حفاظت سے۔

... الناس ... میں نازل ہوئی۔ اسمیں چھ آیات ہیں بیس کلمات اور اسی حروف
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قل اعوذ برب الناس ——— والناس
... میں پناہ لیتا ہوں۔ یعنی آدمیوں کی بادشاہ کی۔ آدمیوں کے معبود کی
... ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے
... میں سے۔

... دونوں معوذتین بہت موثر ہیں۔ اور ...
... کا یقینی ذریعہ ہیں۔

... الحمد للہ ... مولانا محمد و آلہ ...
... تاریخ تکمیل تفسیر ... رمضان المبارک ۱۳۷... ہجری

تفصیل اجلاد

تفسیر القرآن جلد اول جسمیں سورہ الحمد ... [illegible]
۱۰۰ صفحات قیمت [illegible]

تفسیر القرآن جلد دوم جس میں سورۂ آل عمران کی مکمل تفسیر ہے [illegible]
صفحات قیمت [illegible]

تفسیر القرآن جلد سوم جس میں سورہ نساء کی تفسیر ہے [illegible]
قیمت [illegible]

تفسیر القرآن جلد چہارم سورۂ مائدہ ۔ انعام ۔ اعراف ۔ انفال کی جامع و مانع تفسیر ہے [illegible]
۵۰۰ صفحات

تفسیر القرآن جلد پنجم جس میں سورہ توبہ ۔ یوسف [illegible] اسرائیل [illegible]
قیمت ہے

تفسیر القرآن جلد ششم سورہ مومنون [illegible]
[illegible]

تفسیر القرآن جلد ہفتم جس میں سورہ [illegible]
کی مفصل تفسیر بیان کی گئی ہے ۔ قیمت [illegible]

تفسیر القرآن جلد ہشتم [illegible]

التفسیر [illegible]

[illegible]

در جامع [illegible]

[illegible]

محمد [illegible]

کہتے ہیں جو گذشتہ زمانہ میں بجائے کاغذ کے استعمال ہوتی تھی۔ [illegible]
فی رق منشور کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ کتاب [illegible]
علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر عنایت کی تھی۔ بعض نے لوح محفوظ کی [illegible]
قرآن مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بیت المعمور کعبۃ الملائکہ یعنی وہ مقام جو عرش کے نیچے کعبہ کے مقابل [illegible]
روزانہ بکثرت ملائکہ داخل ہوتے اور عبادت کرتے رہتے ہیں۔ احادیث صحیحہ اس کا ذکر [illegible]
مرفوع۔ آسمان۔ البحر المسجور۔ گرم اور بھڑکتا ہوا سمندر۔ یا بھرا ہوا یا وہ [illegible]
بہرحال، چونکہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم مظہر ہیں۔ اون سب کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے
فرمایا۔ کہ وہ عذاب جسکی خبر دیجاتی ہے۔ اور منکرین جسکے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ لاریب آنیوالا ہے۔ [illegible]
عجب ہے کہ آسمان اور سمندر کی اسلئے قسم کھائی ہو کہ انہی آسمان اور سمندر سے جنمیں [illegible]
اور ہیجان کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ دفعتاً ایک طوفان بلا آجاتا ہے [illegible]
طوفان عذاب میں ہلاک کر دیتا ہے۔ آدمی یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ لیکن جب [illegible] آخرت کے عذاب [illegible]
کی خبر دیجاتی ہے اوس سے انکار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ طور اور کتاب المسطور کا ذکر [illegible]
کی خبر نہیں ہوتی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اوسکی خبر دے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کو [illegible]
ہونے کے فرعون پر غالب آنیکی خبر دی تھی۔ اور یہ عذاب اوسی وقت آتا ہے جو [illegible]
الٰہی میں پہلے ہی مقرر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصدق والصواب۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا منظور نہ تھا کہ عذاب آخرت جسکی خبر دیجا رہی تھی۔ کب آنیوالا ہے یعنی
کتنی لمبی مدت کے بعد۔ اسلئے اوس نے یہ تو نہ بتایا کہ کب آئیگا کیونکہ حکمت و مصلحت [illegible]
منکروں کی سوال کا جواب دوسرے موثر پیرایہ میں یوں دیدیا کہ جس عذاب کو تم پوچھتے ہو کہ کب آئیگا
اوس دن آئیگا کہ آسمان متحرک اور پہاڑ اُڑتے نظر آنے لگیں گے۔ وہی دن [illegible]
و بربادی کا ہوگا۔ جو واقعات عالم کو دیکھکر [illegible]
ہیں، اور بے سر و پا باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ [illegible]

ترجمہ: جس دن کہ یہ لوگ [illegible]
تھی وہ آگ جسے تم جھٹلاتے [illegible]

رب اشرح لی صدری و یسر لی امری

واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی

تفسیر القرآن

بزبان اردو مع ترجمہ فرقان حمید

جلد ہشتم

جس میں چھبیسویں پارہ حم کی سورت ق سے لیکر جو قرآن کریم کی پچاسویں سورت ہے
سورت الناس تک جو قرآن شریف کی آخری اور ۱۱۴ ویں سورت ہے۔ مفصل
تفسیر بیان کیگئی ہے

مؤلفہ و مرتبہ

مولوی محمد انشاء اللہ مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

[illegible] رمضان المبارک [illegible] میں

[illegible]

کھاؤ - پھر صبر کرو یا صبر نہ کرو - تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں - جو کچھ تم کرتے
تھے اسکا بدلہ دیا جائیگا ◆

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ ـــــــــــــ بِحُورٍ عِينٍ

ترجمہ - بیشک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں جو اون کے ربّ نے انہیں دی ہونگی خوشی منا تے
ہونگے - اور اون کے ربّ نے انہیں عذاب دوزخ سے بچا لیا ہوگا - (اور انکو ارشاد ہوگا) برابر برابر بچھے ہوئے
تختوں پر تکیے لگا کر - اون کاموں کے بدلہ میں جو تم کرتے رہے تھے (جو چاہو) رچتا پچتا کھاؤ پیو - اور
ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کا انہیں زوج بھی بنائیں گے -

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ـــــــــــــ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ○

ترجمہ - اور جو لوگ ایمان لائے - اور اونکی اولاد نے ایمان کے ساتھ اونکی پیروی کی ہم اون سے
اونکی اولاد کو بھی ملا دیں گے - اور اونکے اعمال (کے ثواب) میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے - ہر
شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے ◆

تفسیر - ذُرِّيَّتُهُمْ سے کونسی ذریت مراد ہے - ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اہل جنت کی وہ اولاد
مراد ہے جو ایمان تو لائی - یا ایمان کے باب میں والدین کا اتباع تو کیا - لیکن عمل کے لحاظ سے وہ اپنے
باپوں کے درجہ کو نہ پہنچی تھی - کہ اونکا درجہ اور منزلت پاکر اون کے پاس رہنے کی مستحق ہوتی - اللہ
تعالیٰ ایسی اولاد کو اون کے باپوں کی پاس خاطر سے انہیں کے پاس پہنچا دیگا - اور اون کے باپوں کے
اعمال اور ثواب میں سے کچھ کم بھی نہ کریگا - یہ اوسکا محض تفضل ہوگا - ورنہ از روئے وعدہ ہر شخص اپنے
عمل کے بدلہ کا مستحق ہے - اور بس ◆

وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ ـــــــ ○ ـــــــ ○ ـــــــ ○ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ○

ترجمہ - اور جس جس میوے اور گوشت کو اُن کا جی چاہیگا - اونکی ریل پیل کر دینگے - وہ وہاں
ایک دوسرے سے چھینے جھپٹینگے (لیکن) اس جام میں لغویت و گناہ کی کوئی بات نہ ہوگی ○ اور ایسے
لڑکے اونکی خدمت کیلئے اون کے گرد پھرتے رہیں گے جو گویا اچھوتے موتی ہیں ◆

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ـــــــ ○ ـــــــ ○ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ○

اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرینگے - کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر
میں ڈرتے تھے - اللہ نے ہم پر کرم کیا - اللہ نے ہمیں دوزخ کی گرمی کے عذاب سے بچا لیا - (اور)
ہم پہلے سے اسی کو پکارا کرتے تھے - بیشک وہ احسان کرنیوالا مہربان ہے ◆

فذکر فما انت بنعمت ربک [illegible]

ترجمہ:- پس (اس حالت میں) اے پیغمبر تم ان لوگوں کو نصیحت کئے جاؤ [illegible]
نہ کاہن ہو اور نہ مجنون ہو۔ کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے [illegible]
زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔ اے پیغمبر تم کہدو اچھا تم انتظار کرو میں بھی [illegible]

تفسیر:- جب دنیا کے گنہگار آخرت کے سخت ترین عذاب میں گرفتار ہونے ہیں [illegible]
وسرت کے ساتھ بڑے بڑے درجوں کو پہنچیں گے۔ تو اے پیغمبر تمہارے خیال شان [illegible]
نصیحت کئے جاؤ۔ تمکو ناصح بنایا گیا ہے۔ ناصح کو یہی زیبا ہے کہ اگرچہ لوگ اسکی نصیحت [illegible]
خدا انکی نصیحت و خیر اندیشی سے دست بردار نہ ہو۔ یہ لوگ تمہیں کاہن و مجنون کہتے ہیں [illegible]
فضل و کرم سے نہ تم کاہن ہو کہ محض وہم و گمان میں گرفتار ہو کر غیب کی خبریں دیتے ہو [illegible]
تم پر اثر ہے کہ اونکے سکھانے پڑھانے سے یہ باتیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے [illegible]
سے دلگیر نہ ہو۔ اور اپنا کام کئے جاؤ۔ اگر منکر تمہاری نسبت شاعر ہونیکا وہم رکھتے ہیں [illegible]
ہیں کہ اچھا دیکھو کبھی تو زمانہ کی لپیٹ میں آئیگا جیسے کہ دنیا میں اس قسم کے لوگ آ [illegible]
ان سے کہدو کہ تم میرے خلاف زمانہ کی گردش کا انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں [illegible]
کہ آتا ہے جسکی خدا خبر دے چکا ہے۔ اور تم پر ضرور آتا ہے۔

ام تامرهم احلامهم [illegible] ۔۔۔ ان کانوا صادقین

ترجمہ:- کیا انہیں ان کی عقلیں یہ باتیں سکھاتی ہیں۔ یا یہ لوگ سرکش ہی ہیں۔ یا کہتے ہیں [illegible]
(قرآن) اس نے خود کہہ لیا ہے؟ (یہ بات نہیں ہے) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے۔ پس [illegible]
سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام لائیں۔

تفسیر:- کیا یہ واقعی انکی عقل کا حکم ہے کہ اے پیغمبر تمہیں شاعر کہتے ہیں [illegible]
خیال کرتے ہیں۔ یا نرے سرکش ہیں اور ایمان نہیں لانا چاہتے؟ [illegible]
لیکن اگر یہ حکم انکی عقل کا ہوتا اور تم ان کے خیال کے موافق شاعر ہوتے [illegible]
تھا کہ ایک شاعر کے مقابلہ میں اسکا سا کلام پیش کرکے اسے ساکت [illegible]
ہوسکتا۔ تو ظاہر ہے کہ یہ لوگ بڑے سرکش ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ـ ـ ـ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝

[illegible] کسی کے پیدا کئے بغیر پیدا ہو گئے۔ یا وہ خود ہی خالق ہیں ۝ یا انہوں نے آسمانوں [illegible] زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) لیکن یہ خدا پر یقین ہی نہیں لانا چاہتے۔ کیا اون کے پاس تیرے [illegible] کے خزانے ہیں۔ یا وہ حاکم ہیں۔ یا اون کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اوسپر چڑھ کر سن آیا کرتے [illegible] بس خدا اونہیں سے کوئی سننے والا کوئی صریح سند تو پیش کرے ۔

[illegible] ام خلقوا من غیر شیء۔ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ سے یہ مراد ہے کہ بے واسطہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں۔ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ۔ یا انہوں نے اپنے آپ کو آپ ہی پیدا کر لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی مخلوق بغیر خالق کے نہیں ہو سکتی۔ اور مخلوق ہے وہ اپنی آپ خالق بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جو چیز خود بخود پیدا ہو سکتی ہے اور نہ اپنی آپ خالق۔ وہ آسمانوں اور زمین کو کیا پیدا کر سکتی ہے۔ پھر اگر ان عوالم گوناگون کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی خالق عالم اور اسکی قدرت و عظمت کا اعتراف نہ کرے تو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ حق و صداقت کو ماننا ہی نہیں چاہتا۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ۔ اور جو مخلوق اسقدر عاجز ہو۔ ظاہر ہے کہ اللہ کے خزانے اوسکی تدبیر [illegible] نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ انکا مختار و داروغہ ہو سکتا ہے۔ پھر اوسے یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ اللہ نے فلاں ہی کو کسی اپنی نعمت یا اختصاص رسالت سے کیوں مخصوص کیا۔ نہ وہ یہی دعوی کر سکتا ہے [illegible] انکار رسالت کے باب میں وہ سچا ہے۔ اور جسکی رسالت سے وہ انکار کرتا ہے اوسے خدا نے رسول ہی نہیں بنایا۔ کیا اسکے پاس کوئی سیڑھی ہے جسپر چڑھکر وہ خدا کے احکام سن آیا ہو؟ اگر کسی کو یہ [illegible] ہو تو اسے کوئی دلیل مستند پیش کرے ۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ـ ـ ـ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

[illegible] کیا اللہ کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے؟ ۝ یا اے پیغمبر تم اون سے رسالت کی [illegible] اجرت طلب کرتے ہو کہ وہ تاوان کے مارے دبے جاتے ہیں ۝ یا انہیں غیب کا علم ہے کہ وہ حکم [illegible] یا یہ دھوکہ ہی دینا چاہتے ہیں؟ لیکن جو کافر ہیں وہ خود دھوکہ کھائے ہوئے ہیں۔ [illegible] اونکا کوئی اور معبود ہے؟ یہ جو شرک کی باتیں کرتے ہیں اللہ اون سے پاک ہے ۔

[illegible] يَكْتُبُوْنَ۔ یکتبون بمعنی یحکمون ہے۔ ابن عباس [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] کے پاس لوح محفوظ ہے یعنی غیب کا علم رکھتے ہیں کہ [illegible] انہیں خبر دیتے ہیں؟ آیات مذکورہ میں علی سبیل البدل متعدد استفہام

ہیں۔ جن سب کا جواب نہیں ہے باستثنائے اَمْ یُرِیْدُوْنَ کَیْدًا کے کہ ...
اور کوئی بات نہیں ہے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اسکا جواب دیا کہ ...
کیا دھوکہ دیں گے۔ وہ خود دھوکہ کھائے ہوئے ہیں کہ غیر اللہ کو اللہ کا شریک ...
اللہ کی ذات شرک سے پاک اور منزہ ہے۔

وَاِنْ یَّرَوْا کِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ـــ ○ ـــ ○ ـــ وَلَاھُمْ یُنْصَرُوْنَ

ترجمہ:۔ اور اگر یہ کوئی آسمان کا ٹکڑا بھی گرتا ہوا دیکھیں تو (ڈر نے بجائے) کہنے لگیں یہ تو ایک ... بادل ہے ... اے پیغمبر تم بھی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہانتک کہ یہ اپنے اوس دن کو دیکھ لیں جسمیں کہ انہیں غش آجائیگا۔ وہ دن کہ انکا مکر انکے کچھ بھی کام نہ آئیگا۔ اور نہ کوئی اونکی مدد کو پہنچیگا۔

وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ؏

ترجمہ:۔ اور بالیقین جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اون کے لئے اوس (عذاب آخرت) سے پہلے بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ اور اے پیغمبر تم اپنے رب کے حکم کے موافق صبر کرو۔ کہ تم ہماری نگہداشت میں ہو۔ اور جسوقت کہ (سوکر) اٹھو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتے رہو۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اوسکی تسبیح کرو۔ اور ستاروں کے پیٹھ پھیرنے پر بھی۔

تفسیر۔ وانّ للّذین ظلموا۔ یہ مکہ والے جو ظالم و جفا شعار ہیں اور کلام الٰہی کی کھلی ... ہوئے بار بار کہتے ہیں کہ آخر وہ عذاب و ثواب اور جزا و سزا کا دن آئیگا کب؟۔ ان کیلئے عذاب آخرت سے پہلے ایک عذاب دنیا بھی متعین ہے جسے یہ خود بھی دیکھ لینگے۔ اگرچہ انہیں ... کو اس کا یقین نہیں ہے۔ یہ آیت گویا پیشین گوئی۔ اور رسول کی صداقت کی ایک دلیل تھی جو پوری ہوئی۔ اور مکہ والوں نے بدر یا فتح مکہ کے دن وہ انتقام الٰہی دیکھ لیا۔ فاصبر لحکم ربک فانک باعیننا۔ مشرکین و منکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہکر گردش زمانہ کے منتظر تھے۔ کہ کسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پست و خوار ہوں۔ اور ضد کے مارے ہر وقت ... تدبیریں بھی کرتے رہتے تھے کہ اعلائے کلمۃ اللہ نہ ہونے پائے۔ بلکہ کفر و شرک ... جس کے وہ گرویدہ تھے۔ اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھارس بندھائی ... رسول! ہمارے حکم کے انتظار میں صبر کئے بیٹھے رہو۔ ... کبھی ہراساں نہ ہو۔ تم ہماری نگہداشت میں ہو۔ تمہارا کوئی کچھ ... حق میں برائی کا کرتے ہیں اور جوڑ توڑ چلتے ہیں لیکن ...

Marfat.com

... کرینگے - حِیْنَ تَقُوْمُ کی تفسیر میں دو قول ہیں - اول یہ کہ جہاں کہیں بیٹھو وہاں سے ... ہمارے نام کی تسبیح کرو - یعنی کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے - دوسرے یہ کہ جب فرش خواب سے اٹھو تو ہمارے نام کی تسبیح کرو - بعض کا قول ہے قیام عن المنام سے مشغول نماز ہونے تک بیچ کے وقت میں تسبیح تقدیس کرتے رہو - وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ سے نماز مغرب و عشا کی طرف اشارہ ہے - ممکن ہے کہ نماز تہجد کیطرف ایما ہو - وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے نماز صبح یا دو رکعت قبل نماز صبح مراد ہیں جیسے کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ دو رکعت بعد نماز مغرب ہیں ❊

تفسیر سُوْرَۃُ النَّجْم

... میں نازل ہوئی - اسمیں باسٹھ ۶۲ آیتیں تین سو ساٹھ ۳۶۰ کلمات اور ایک ہزار چار سو پانچ ۱۴۰۵ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

ترجمہ - قسم ہے تارے کی جبکہ وہ ٹوٹے کہ لوگو تمہارا رفیق گمراہ اور بہکا ہوا نہیں ہے - اور نہ ہوائے نفسانی سے باتیں بناتا ہے (جو کچھ وہ کہتا ہے) وہ نہیں ہے مگر وحی جو اوسکو بھیجی جاتی ہے - کہ اوس وحی کو ایک زبردست قوتوں والے جسیم (فرشتہ) نے تعلیم کیا - پھر اوسنے اپنے آپکو پورے جسم میں ظاہر کیا - ... آسمان کے کنارے پر اونچی جگہ میں تھا - پھر وہ نزدیک ہوا - اور جھکا - اور وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر ... بلکہ اس سے بھی کم پر - پس اللہ نے اپنے بندہ کو وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی - دل نے جھوٹ نہیں کہا - جو کچھ کہ ... دیکھا - کیا جو کچھ اوس نے دیکھا تم اوسپر اوس سے جھگڑتے ہو - حالانکہ اوسنے اوسکو اترتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دوبارہ بھی دیکھا - جسکے پاس ہی رہنے کی جگہ بہشت ہے - جبکہ سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھایا ہوا تھا - نہ اوسکی نگاہ بہکی - نہ اچٹی - بالیقین اوس نے (پیغمبر نے) اپنے رب کی بڑی بڑی قدرت کی نشانیاں دیکھیں ❊

تفسیر - وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى قسم ہے اور مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى جواب قسم ہے مطلب یہ ہے کہ لوگو تمہارا صاحب و پیغمبر گمراہ اور بہکا ہوا نہیں ہے کہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہو - وہ ... ہے جو کچھ کہتا ہے حق و صواب کہتا ہے -

... کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے - ابن عباس کا قول ہے کہ نجم سے ثریا مراد ہے ... کہتے ہیں - چنانچہ اہل عرب کا مقولہ ہے اذا طلع النجم عشاءً ابتغی الراعی کِسَاءً ... مشہور ہے کہ ما طلع النجم قط و فی الارض من العاھۃ

Marfat.com

شئ الاذقع - یعنی جب نجم کا طلوع ہوتا ہے اگر اوسوقت زمین پر کوئی بیماری [illegible]
اوسے اٹھا لیتا ہے - اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نجم سے مراد ثریا ہے - اور ہوی [illegible]
اوسکا سقوط و غروب ہے - اسحالت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ ڈوبتی ہوئی ثریا کی قسم -

ابن عباس رض ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ والنجم اذا ہوے کے معنی ہیں رجم نجم - یعنی ٹوٹنے [illegible]
تارے کی قسم - بعض کا مقولہ ہے والنجم اذا ہوی سے قیامت کے دن کے تارے مراد ہیں جو [illegible]
بکھر جائینگے - بعض نجم سے قرآن مراد لیتے ہیں کہ نجماً نجماً تیئیس سال میں نازل ہوا - یہ قول بھی [illegible]
ہی کیطرف منسوب ہیں - گر شاید صرف نجم کے یہ معنی منسوب ہونگے - سارے آیت کا مفہوم - بعض نجم سے
وہ روئیدگی مراد لیتے ہیں جسمیں تنا نہیں ہوتا - اور ھوی سے اسکا جھکنا اور گرنا - جبکہ سوکھ کر سیدھی
کھڑی نہ رہ سکے - بعض کا قول ہے کہ نجم سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں - اور ھوی سے
مراد ہے معراج سے واپسی کا عالم -
ظاہر ہے کہ یہ اقوال باہم کسقدر مختلف ہیں - نجم و ہوی کے جو جو معنی ہوسکتے تھے وہ سب
یہاں تفسیر میں کسی نہ کسی طرح سے بیان کر دئے ہیں حقیقت اللہ جانتا ہے - ہر مفسر نے اپنے
مذاق و فہم کے موافق ایک معنی متعین کر لئے ہیں - میرے نزدیک مربوط تر معنی یہاں ٹوٹتے ہوئے
تارے کے ہیں - کہ اوسوقت معمول سے زیادہ روشنی ہوتی ہے - جو دیکھتا ہے اوسے اوسکی روشنی میں
شک و شبہ نہیں ہوتا - جسنے نہ دیکھا ہو چاہے وہ اوسکی روشنی سے انکار ہی کیوں نہ کرے [illegible]
میں ذکر بھی افق وغیرہ کا ہے اسلئے بظاہر یہی معنی مراد معلوم ہوتے ہیں - چونکہ سورۃ میں [illegible]
کر ایسے حالات بیان ہوئے ہیں جنکو تارہ ٹوٹنے کی روشنی سے بہت کچھ مناسبت ہے اور [illegible]
اس جلوہ کو نہیں دیکھا اونکی طرف سے شک و شبہ کئے جانیکا اندیشہ تھا - اسلئے اللہ تعالی نے
ٹوٹتے تارے کی مشابہ الکیفیتہ حالت کی قسم کھائی - اور پھر فرمایا کہ لوگو تمہارا صاحب [illegible]
ہوا اور گمراہ نہیں - کہ بہکی بہکی باتیں کرے - وہ سچ سچ کہتا ہے اور کہے گا - اور اسکی [illegible]
کرنیکی یہی دلیل نہیں کہ وہ خود بہکا ہوا نہیں ہے بلکہ ذی عقل و صاحب ہوش ہونے [illegible]
ہے ہوائے نفس سے بالاتر ہونیکے علاوہ محض وحی کے موافق کہتا ہے وما ینطق عن الہوی [illegible]
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى - وہ وحی اوسے ایک [illegible]
الخلقتہ (جسیم) تعلیم دیتا ہے - ذو مرۃ یعنی صاحب قوت [illegible]
اچھی صورت والا بیان کئے ہیں - اور بعض نے ظاہری [illegible]

Marfat.com

...وہ اختیار نہیں کئے۔ تیسرے معنی اختیار کئے ہیں۔ جو شدید القویٰ سے مناسبت ... اگرچہ فوش منظر بھی مربوط ہو سکتے ہیں۔ فاستویٰ کے معنی جو مفسرین نے بیان کئے ہیں وہ میں آگے بیان کرونگا۔ مگر میرے نزدیک اگر یہاں سے کلام جدید نہ ہو بلکہ شدید القویٰ ذو مرۃ پر ... ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ یعنی چونکہ وہ شدید القویٰ اور جسیم ہے۔ اسلئے وہ مستوی الخلقۃ یعنی عظیم الوجود ہے۔ اور وھو بالافق الاعلیٰ بھی اوسی کی صفت یا حالت قرار دیجائے یعنی افق اعلیٰ اسکا مسکن ہے۔ اس حالت میں آیت کے صاف معنی جو بادنےٰ تامل ذہن میں آجاتے ہیں اور نقل و روایت کے محتاج نہیں رہتے۔ یہ ہوئے کہ یہ پیغمبر گمراہ و بہکا ہوا نہیں۔ نہ ہوائے نفس سے باتیں کرتا ہے۔ بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ ہماری وحی ہے۔ جو ہم اوسے بھیجتے ہیں اور ہمارا ایک رسول و فرشتہ جو زبردست قوتوں والا۔ بڑے جسم والا ہے۔ یعنی عظیم الوجود اور افق اعلیٰ اسکا مقر ہے۔ ہماری طرف سے جاکر ہماری وحی اوسے تعلیم کرتا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ٥ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ یعنی اگرچہ اوسکا مسکن و مقر افق اعلیٰ ہے لیکن جب ہم اوسے وحی دیکر بھیجتے ہیں تو پھر وہ پیغمبر سے نزدیک ہوتا ہے۔ اور قریب تر جھکتا ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یہانتک کہ دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ پر رہجاتا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو جو حکم پہنچانا ہوتا ہے پہنچاتا ہے۔ اور وہ ان حالات کو دیکھتا رہتا ہے۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔ جو کچھ اوسکا دل دیکھتا ہے اوسمیں وہ غلطی پر نہیں۔ اور جب دل غلطی و خطا پر نہیں تو جو کچھ اب وہ کہتا ہے اوسمیں بھی کذب و دروغ نہیں ہوتا۔ کیا تم اوسکو اس مشاہدہ پر بھی جو اوسنے دیکھا۔ جسمیں نہ اوسکے دل نے خطا کی۔ نہ اوسکے بیان میں زبان نے جھوٹ ... جھگڑتے ہو۔ اور کہتے ہو جھوٹ بولتا ہے۔ حالانکہ اوسنے ہمارے اس شدید القویٰ جسیم عظیم الوجود ... افق اعلیٰ تک کو اس شان کے ساتھ اسی دفعہ نہیں بلکہ ایک دفعہ پہلے بھی اترتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے ... دیکھا ہے۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ٥ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ٥ وہ سدرۃ المنتہیٰ جسکی شان ... ہے۔ جسکے پاس ہی جنت ہے۔ اوسنے مکرر یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ پھر نگاہ کی غلطی کیسی۔ مَا زَاغَ ... غلطی اور انہیں باتوں پر کیا منحصر ہے۔ اوسنے اپنے رب کی قدرت کی بڑی بڑی باتیں دیکھی ... مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی +

... آیات کا ربط و سلسلہ مطلب بیان جو میں محض سیاق قرآن سے سمجھ سکا ہوں۔ اور ظاہر ... معنی کو روایات و تفاسیر پر موقوف و منحصر نہ رکھا جائے تو یہی ان کے

معنی ذہن میں آ جائیں گے۔ باایں ہمہ جو باتیں خاص رؤیت معراج کے متعلق مفسرین [illegible]
بیان کی ہیں یہ مفہوم اور ان سب کا منافی بھی نہیں۔ ہاں بعض کے ضرور خلاف [illegible]
مفسرین میں مختلف فیہ ہیں جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔ میں نے اپنا فہم اسلئے اول بیان کیا
تاکہ اختلاف مفسرین کے چکروں میں پڑھنے والے کا ذہن پریشان نہ ہو۔ اور وہ کسی مفہوم بیان تک
پہنچ سکے۔ اب مفسرین کی مختصر تفسیر سنیئے۔ والنجم اذا ھوی کے متعلق اقوال بیان ہو چکے
ان ھو الا وحی یوحی۔ علمہ شدید القوی۔ ذو مرۃ تک کی بھی وہی تفسیر ہے جو [illegible]
اس لئے فاستوی سے شروع کی جاتی ہے۔

فَاسْتَوٰی ہ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی۔ شدید القوی ذو مرۃ یعنی جبریل علیہ السلام
جبکہ وہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو افق اعلی یعنی مطلع شمس کے قریب تھے۔ اپنی
اصلی صورت میں متشکل ہوئے۔

اس قول میں ھُوَ سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مراد لی ہے اور اسی لئے
یہاں معراج کا تصور باندھا ہے۔ مگر دوسرا قول ہے کہ ھُوَ سے کنایہ ہے جبریل علیہ السلام کی طرف [illegible]
حالت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جبریل علیہ السلام جبکہ وہ افق اعلی میں تھے اپنی عظیم الشان اصلی [illegible]
میں متشکل ہوئے۔ کیوں اصلی شکل میں متشکل ہوئے۔ اسلئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible]
کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ جیسے کہ اور انبیاء کے پاس آتے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
سے اپنی اصلی صورت دکھانیکی درخواست کی۔ چنانچہ وہ دو دفعہ اپنی اصلی صورت میں [illegible]
مرتبہ زمین پر۔ اور ایک مرتبہ آسمان پر۔ جب زمین پر ظاہر ہوئے۔ اسی کیطرف یہاں افق اعلی [illegible]
ہے۔ اور افق اعلی سے مراد ہے جانب مشرق۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جبریل علیہ السلام مشرق کیطرف سے نمودار ہوئے۔ اور افق کو تا بہ مغرب ڈھانک لیا [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غش کھا کر گر پڑے۔ اب جبریل آدمی کی صورت بنکر خدمت میں حاضر [illegible]
آپ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور چہرہ مبارک سے غبار پونچھتے رہے [illegible]
گے۔ دوسری مرتبہ آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اپنی اصلی صورت میں [illegible]
کچھ کم اختلاف تھا۔ کہ صاحب خازن لکھتے ہیں کہ ثم دنی فتدلی [illegible]
کی تفسیر میں علماء امت کا اختلاف ہے۔ چنانچہ مسروق [illegible]
رضی اللہ تعالی عنہا سے اس آیت کی بابت سوال [illegible]

...صورت میں آیا کرتے تھے۔ اس دفعہ اپنی اصلی صورت میں آئے۔ اور تمام افق کو ڈھک لیا۔
...ابن مسعودؓ سے آیہ فکان قاب قوسین ——— اور ما کذب الفواد ——— اور
...کے باب میں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا کہ جبریلؑ کے ٦٠٠ بازو ہیں۔ اور وہ
...اصلی صورت میں نمودار ہوئے تھے۔ . . . . غرض اس صورت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جبریل
علیہ السلام جو امین ہیں افق اعلیٰ میں اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہونیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے نزدیک ہوئے۔ اور انکی طرف جھکے۔ اور دو یا دو کمان سے کم فاصلہ پر رہ گئے۔ یہی قول ابن
عباسؓ حسنؓ و قتادہؓ کا ہے۔ مگر بعض کا قول ہے کہ دنیٰ فتدلیٰ کی اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف
ہے یعنی اللہ نزدیک ہوا۔ اور آنحضرتؐ کی طرف جھکا۔ کہ حدیث معراج میں شریکؓ بن عبد اللہ کی
روایت میں آیا ہے ودنا الجبار رب العزۃ فتدلیٰ حتیٰ کان منہ قاب قوسین او ادنیٰ
یہی روایت ابی سلمہؓ نے ابن عباسؓ سے بھی بیان کی ہے۔ مگر ضحاکؒ کہتے ہیں دنیٰ خود رسول اللہ
کی طرف ہے۔ کہ آپ لیلۃ المعراج کو پہلے اللہ سے نزدیک ہوئے۔ اور پھر سجدہ میں گر پڑے کہ یہی معنی
فتدلیٰ کے ہیں۔ اور اسی وقت فیما بین قاب قوسین او ادنیٰ کا فاصلہ تھا۔ یہی ابن عباسؓ سے روایت ہے۔
فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ یعنی جب فیما بین یہ فاصلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو وحی کرنا تھا وہ وحی کیا۔ مگر ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچائی۔
ما کذب الفواد ما رایٰ۔ کذب کی قرأت بالتشدید بھی ہے اور بہ تخفیف بھی۔ اگر بہ تشدید
ہو تو معنی یہ ہیں کہ جو کچھ آنکھوں نے دیکھا دل نے اوسکو نہیں جھٹلایا یعنی وہم و گمان ہونیکا خیال آیا
اور اگر بہ تخفیف پڑھیں تو معنی یہ ہونگے کہ دل نے جو کچھ دیکھا اوسمیں کچھ جھوٹ نہ کہا یعنی غلطی نہ کی
حقیقت تھی وہی دیکھی۔ دیکھا کیا تھا۔ ابن عباسؓ و ابن مسعودؓ اور عائشہؓ کا قول ہے کہ جبریل علیہ السلام
کو دیکھا۔ مگر بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ اس کے آگے یہ بحث شروع ہو جاتی ہے کہ اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ تو دل کی آنکھوں سے دیکھا یا انہیں آنکھوں سے دیکھا۔
انس بن مالکؓ حسنؓ۔ عکرمہؓ و ابن عباسؓ کا یہی مذہب ہے۔ مگر عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ
نے اللہ تعالیٰ کو برای العین نہ دیکھا۔ بلکہ جبریلؑ کو دیکھا تھا۔ ابی ذرؓ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ ارشاد فرمایا: نور بھی کہیں دیکھا جا سکتا ہے؟
افتمارونہ علیٰ ما یریٰ۔ یعنی جو کچھ رسولؐ نے دیکھا اوسکے بارہ میں شک اور مجادلہ کرتے ہو
...یوں کہ منکروں نے معراج کے بارہ میں مجادلہ کرتے ہوئے کہا کہ ذرا ہم سے

Marfat.com

بیت المقدس اور اوس کے راستے کا تو حال بیان کرو۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی۔ تم اوس کے ایک دفعہ دیکھنے پر مجادلہ کرتے ہو [illegible] اوسے دوسری دفعہ بھی دیکھا۔ پھر لکھا ہے کہ یعنی جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت پر [illegible] آسمان سے اترتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔ نزلۃ کے بارہ میں بھی اختلاف ہے [illegible] کا قول ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو اترتا ہوا دیکھا۔ مگر ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے خود معراج سے اترتے ہوئے جبریل علیہ السلام کو سدرہ کے پاس دیکھا۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی یعنی وہ مقام جہاں جبریل علیہ السلام اور دیگر ملائک رہتے ہیں۔ یا شہدا کی پاک ارواحیں۔ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی جبکہ سدرہ پر چھا رہا ہوا تھا جو کچھ چھایا ہوا تھا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سنہری پروانے اور ملائک بصورت طیور اوسکے گرد اڑ رہے تھے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ یعنی رسول اللہؐ ٹکٹکی باندھے ہوئے حضرتِ جلال کیطرف دیکھتے رہے۔ ادھر ادھر نگاہ نہ پھیری۔ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی یعنی رسول اللہؐ نے معراج کو جاتے اور واپس آتے بڑی بڑی، اللہ تعالیٰ کی آیات قدرت کا مشاہدہ کیا۔ مثلاً جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا۔ کہ چھ سو بازو رکھتی تھی۔ پھر انہیں [illegible] یوں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ سلف وخلف میں اس باب میں اختلاف ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ المعراج کو اپنے رب کو دیکھا تھا۔ یا نہیں۔ عائشہؓ اس سے انکار کرتی ہیں جیسا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے۔ اور یہی مذہب ایک اور جماعت کا ہے۔ اور ابن مسعود کی طرف منسوب ہے۔ محدثین ومتکلمین کی ایک جماعت بھی یہی کہتی ہے۔ لیکن ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور یہی ابی ذرؓ۔ کعبؓ وحسنؓ وغیرہ کا مذہب ہے۔ ابن مسعود سے بھی قول اول کے علاوہ ابن عباس کا مذہب منقول ہے بلکہ ابوہریرہؓ واحمدؒ ابن حنبل [illegible] صوفیہ کی جماعت بھی حسن سے رویت کے وقوع کو نقل کرتی ہے۔ لیکن ہمارے بعض [illegible] میں توقف کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وقوع پر کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔ لیکن رویت جائز ہے [illegible] موسیٰ علیہ السلام کا رَبِّ اَرِنِیْ کہہ کر دیدار کا سوال کرنا اسکی دلیل ہے۔ کیونکہ نبی جائز [illegible] سے جاہل نہیں ہو سکتا۔ اسمیں بھی اختلاف ہے کہ لیلۃ المعراج کو نبی صلی اللہ علیہ [illegible] باری سے کلام کیا یا نہیں۔ اشعری اور متکلمین کی جماعت اثبات کی قائل [illegible] جعفر بن محمد اور ابن مسعود کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ [illegible] اکثر کہتے ہیں کہ دنو اور تدلی رسول اللہ اور جبریل [illegible]

Marfat.com

عرض حال

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سالہا سال کی محنت [illegible]
لگی۔ یہ تفسیر کتابی شکل میں شائع ہونے سے پہلے [illegible]
میں چھاپی جاتی رہی ہے اور اس کا پہلا جز جولائی [illegible]
یہ آخری جلد جون ۱۹۱۹ء میں ختم ہوتی ہے یعنی پورے بارہ [illegible]
یہ کار اہم منزل تکمیل کو پہنچا۔

تفسیر القرآن کو مرتب و مدون کرنے کی ضرورت اور اس [illegible]
جلدوں کی عرض حال میں مشرح بیان ہو چکی ہیں [illegible]
اسے زمانہ حال کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر اس طرح سے ترتیب [illegible]
اسلامی فرقہ کی جانبداری نہ ہونے پائے۔ [illegible]
لیے نظر انداز نہیں ہونے دیا گیا [illegible]
بے عدیل تفسیر ہے۔ اور خداوند کریم کا [illegible]
اس کی قدردانی فرمائی ہے۔

اس آخری جلد کے بڑے حصہ کی تیاری میں [illegible]
پروفیسر عربی [illegible] کالج سے قابل قدر مدد ملی ہے [illegible]
کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ [illegible]
اسم با مسمی مسلمان [illegible]

[illegible]

[...] میں جو نزدیک ہوا وہی قریب تر کو جھکا۔ پھر اسمیں بھی کہ یہ دنوّ و تدلّیٰ کہاں سے تھا۔ آیا [...]ے یا کیا۔ ابن عباسؓ۔ حسنؒ۔ محمد بن کعب۔ جعفرؒ بن محمد وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ دنوّ (نزدیکی) [...] صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جناب باری کیطرف واقع ہوئی۔ اگر اللہ کی طرف سے کہی جائے تو اس [...] میں یہ الفاظ قابل تاویل ہونگے۔ اور اوس سے مراد انتہائے فضل و کرم کا اظہار ہوگا۔

یہ تو قاضی عیاض کے بیان کا خلاصہ ہوا۔ اسکے بعد اور طولانی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ جو گوناگون اختلافات سے پُر ہیں۔ ہم ان سب کو نقل کر دیتے۔ لیکن اسکی سوا فائدہ نہیں ہے کہ پڑھنے والا ایک سخت چکر میں پڑ جائے۔ اور بھول بھلیاں سے نکلنا دشوار معلوم ہونے لگے۔ اسلئے میں انہیں غیر ضروری سمجھکر چھوڑے دیتا ہوں۔ لیکن کم ازکم اتنا کہدینا ضروری ہے کہ اگر ان تمام اختلافات کو رواۃ کی طرف منسوب کرکے آیات کی تفسیر کے باب میں از اول تا آخر جداگانہ مسلک قائم کئے جائیں تو صرف دو مسلک رہجاتے ہیں۔ اول یہ کہ مذکورہ بالا آیات معراج سے متعلق ہیں۔ دوسرے یہ کہ تمامتر آیات معراج سے تعلق نہیں۔ میرے نزدیک یہی قوی ہے۔ یعنی دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ما کذب الفواد ما رایٰ۔ ان آیات کو واقعات معراج سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ جبریل علیہ السلام کے آنے اور وحی پہنچانیکی ایک حالت کا مذکور ہے۔ البتہ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ۔ عند سدرۃ المنتہیٰ سے لیلۃ المعراج کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپنے پہلی مرتبہ جبریل کو اس شان سے سدرہ کے پاس اوسی رات کو دیکھا تھا۔ چونکہ رویت ثانی میں شبہ کیا جا سکتا تھا۔ یا کئے جانیکا احتمال تھا جسکا بیان خصوصیت کے ساتھ اس سورۃ میں ہوا ہے۔ رویت اوّل کا بھی [...] کر دیا گیا۔ کہ اس منظر کے دیکھنے کی یہ پہلی نوبت نہیں۔ اس سے پہلے بھی دیکھی اور دکھا چکی [...] اور بھی کیا۔ اسمیں ہی بڑی بڑی آیات قدرت دیکھی ہیں۔ یہی وہ مفہوم ہے جو میں نے راویوں کی روایتوں اور مفسرین کی رائوں کے اختلاف سے قطع نظر کرکے محض سیاق قرآن کو پیش نظر رکھکر اول [...] لکھا ہے۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ صرف فاستویٰ کے معنی میں ہے۔ اور بس۔ میرے [...] بیان سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ لیلۃ الاسرا کے متعلق جو حالات و روایات مفسرین نے ان آیات [...] بیان کئے ہیں۔ وہ معتبر نہیں۔ بلکہ مطلب صرف اتنا ہے کہ ان کے بیان کا یہ محل نہیں۔ اونکا [...] لیلۃ الاسرا۔ وہیں یہ بیان ہونے چاہئیں۔ آیات مذکور الصدر سے میرے نزدیک [...] ہے جیسا کہ سلف کی ایک جماعت بھی اسکی قائل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ٭

[...] العزّیٰ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى

ترجمہ:- لوگو تم نے لات و عزّیٰ اور پچھلے تیسرے مناۃ کو بھی دیکھا [illegible]
ٹھہرایا لئے بیٹیاں! یہ تو نا انصافانہ تقسیم ہوئی۔ یہ (بت) کچھ بھی نہیں [illegible]
اور تمہارے بڑوں نے رکھ لئے ہیں۔ اسکی اللہ نے تو کوئی حجت نہیں اتاری [illegible]
نفس کی خواہش کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی [illegible]
جو کچھ آدمی تمنائیں کرتا ہے کیا وہ اسکو ملتی ہیں۔ آخرت اور دنیا سب اللہ ہی کی ہے۔

تفسیر:- افرایتم اللات والعزّیٰ ومنوۃ الثالثۃ الاخریٰ۔ تینوں عرب کے بتوں [illegible]
جنکو مشرکین اپنا معبود بنا کر پوجتے تھے۔ اور بزعم خود ان کا نام بھی اللہ کے ناموں سے [illegible]
اللہ سے لات۔ اور عزیز سے عزّیٰ۔ یا اعز کی مونث۔ لات قریش کا معبود تھا۔ اور عزّیٰ غطفان
کا۔ اور مناۃ خزاعہ کا۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ مشرکو۔ تم ان بتوں کو پوجتے ہو۔ اور ان کے نام
بھی بزعم خود اللہ کے جوڑ کے رکھ لئے ہیں لیکن تم نے کبھی انکی حقیقت اور خدائی پر بھی غور کیا؟ کیا [illegible]
ایسا ہی کنکر پتھر اور عاجز ہونا چاہیئے جیسے کہ یہ ہیں؟ تم نے یہ بھی نہیں کیا کہ ان عاجز پتھروں کو [illegible]
اور اللہ کا شریک بنا لیا ہے بلکہ اللہ کے حق میں دوہری نا انصافی کرتے ہو۔ ایک طرف انکو اس کا [illegible]
ٹھیرایا۔ دوسری طرف یہ کہتے ہو کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں۔ کیا خوب۔ لڑکے تو تمہارے حصہ میں [illegible]
لڑکیاں جو پیدائش کمزور ہوتی ہیں اور جنکے نام سے تمہاری صورتیں اتر جاتی ہیں وہ اللہ کے حصہ میں [illegible]
الکم الذکر ولہ الانثیٰ۔ تلک اذًا قسمۃ ضیزیٰ۔

ان ھی الا اسماء سمیتموھا۔ جنکو تم نے معبود بنایا ہے سوا اللہ کے سو [illegible]
یہ نرے نام ہی نام بے حقیقت ہیں۔ آج تک انہوں نے کبھی کچھ کر کے بھی دکھایا ہے یا اللہ نے [illegible]
اور شریک ربوبیت ہونیکی کوئی سند و دلیل نازل کی ہے جسکی بنا پر انکی پرستش [illegible]
سکے۔ نہیں۔ نہ یہ کچھ کرنے کے لائق ہیں نہ اللہ نے انکی عبادت و پرستش اور معبود بنانے کا حکم [illegible]
تمہارا ظن باطل اور ہوائے نفس ہے جس نے تمکو گمراہ کیا ہے۔ ان یتبعون الا الظن [illegible]
ام للانسان ما تمنیٰ۔ جب یہ ثابت ہے کہ ان بتوں کو تم نے محض [illegible]
بنا پر اپنا معبود بنایا ہے۔ اور خیال کرتے ہو کہ یہ تمہارے کام آئیں گے [illegible]
کرتے ہیں اور کرینگے تو ذرا یہ بھی سوچو کہ کیا آدمی دل میں جو تمنا [illegible]
نہیں۔ بری اور بے بنیاد تمنائیں کبھی پوری نہیں [illegible]
سفارش کرنا بھی معلوم۔ یہ تو پتھر کے بت ہیں کسی کا [illegible]

Marfat.com

... کی بیٹیاں کہتے ہو۔ ہماری جناب میں کسی کی شفاعت ہماری اجازت و مرضی کے
... کر سکیں گے ✦

... اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ۝

... آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں کہ اونکی شفاعت بھی کچھ کام نہیں آتی۔ مگر اس کے بعد کہ
... کی نسبت چاہے شفاعت کی اجازت دے اور پسند بھی کرے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں
... ہی فرشتوں کو لڑکیاں کہتے ہیں ۝ حالانکہ انہیں اسکا کچھہ علم نہیں ہے ۝ وہ نری اٹکل پر چلتے
... اٹکل حق کے باب میں ذرا بھی کارآمد نہیں ۝ اے پیغمبر جو ہماری یاد سے روگردانی کرے۔ اور دنیا
... کے سوا اور کچھ جانتا ہی نہ ہو۔ تم بھی اسکی طرف سے روگردانی کرلو۔ انکا مبلغ علم یہی ہے۔
... رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُسکے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اُنکو بھی خوب جانتا ہی جو ہدایت پر ہیں

... مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ——— ۝ ——— بِمَنِ اتَّقٰی ۝

ترجمہ۔ اور جو کچھہ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے۔ اسلئے وہ جنہوں نے برے کام کئے اونہیں
... بدلہ دیگا۔ اور جنہوں نے اچھے کام کئے انہیں بدلا بھی اچھا دیگا ۝ جو بڑے بڑے گناہوں اور شرمناک
... بچتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے گناہ (کبھی) کر گزرتے ہیں تو اے پیغمبر (آگاہ ہو) کہ تمہارا رب بڑا
... والا ہے۔ وہ تم کو اوس وقت سے جانتا ہے کہ اُسنے تمکو مٹی سے بنایا۔ اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے
پیٹ میں بچے تھے۔ پس تم اپنے آپکو پاکیزہ نہ جتایا کرو۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

تفسیر۔ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ کا تعلق خاتمہ آیات سابق سے ہے یعنی اِنَّ رَبَّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ بدکاروں اور نکوکاروں
... ہے۔ اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ بھی سب اُسی کا ہے۔ اسلئے وہ ہر ایک کو اُس کے
... کے موافق بدلہ دے گا ✦

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ۔ کردار کے موافق بدلہ دئے جانے سے ظاہر ہوتا تھا کہ بڑے بڑے نیک کردار نکو
... ادنیٰ بدی کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ مگر اللہ کو یہ منظور نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر گرفت کرے
... فرمایا کہ جو لوگ بڑے بڑے گناہوں۔ اور کھلی کھلی فحش باتوں سے بچیں گے۔ اون سے کچھ
... گناہ ہو بھی گئے تو اللہ اپنی رحمت و مغفرت سے اونہیں معاف کردیگا ✦

... لمم کی تفسیر میں اکابر امت کا اختلاف ہے۔ اثم علم طور پر وہ گناہ یا بدی ہے
... مگر بعض کا قول ہے کہ ہر وہ فعل جو کار ثواب سے روکے اور باز رکھے

اثم ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اثم ہر وہ فعل ہے جو حلال نہ ہو ... اثم ... تمام گناہوں کو شامل ہے۔ اور کبیرہ عرف میں ہر اوس گناہ کو کہتے ہیں جس ... ہو۔ اور فواحش وہ تمام اقوال وافعال جنکی قباحت زیادہ ہو۔ یا یہ کہ جو باتیں کبائر ... وہ فواحش کہلاتی ہیں۔ لمم گناہوں میں سے چھوٹے اور ہلکے گناہ۔ مگر بعض کہتے ہیں ... نہیں بلکہ گناہ سے صرف نزدیک ہو جانا لمم کہلاتا ہے۔ جیسے الممت بہ یعنی اوس کے قریب ہوگیا۔ نہ کہ ایقاع وارتکاب۔ اسی لئے آیت کے معنے میں بھی اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ یہ استثنا متصل ہے۔ اور لمم از قبیل فواحش وکبائر ہے۔ جسکی معافی کی خبر دیگئی ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے فواحش وکبائر کے ایک دفعہ قریب ہوکر توبہ کرلی۔ یا ایک آدھ دفعہ کرنے کے بعد باز آگئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اونکی اس لغزش کو معاف کر دیگا۔ ابوہریرہؓ و مجاہد وحسنؒ کا یہی قول ہے۔ اور ابن عباسؓ سے بھی یہی روایت ہے۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کا قول یہ ہے کہ جو شرک سے نیچے نیچے ہے وہ داخل لمم ہے۔ مگر ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ لمم کہتے ہیں گاہ گاہ کسی کام کے کرگزرنے کو جو عادۃً استمرار کے طور پر نہ کیا جائے۔ بعض کا قول ہے کہ آیت میں استثنائے منفصل ہے۔ یعنی لمم از قبیل کبائر و فواحش نہیں۔ اسلئے اوسکے معنی متعین کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ بعض نے کہا کہ لمم سے صرف وہ گناہ مراد ہیں جو جاہلیت میں ہوئے۔ اور ہو جائیں نہ کہ زمانہ اسلام میں۔ استحالت میں گویا بعد اسلام کوئی گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ سزا وعقاب چاہے وہ کتنا ہی کم اور محدود کیوں نہ ہو۔ یہ قول زید بن ثابت وزید بن اسلم کی طرف منسوب ہے۔ دوسرے یہ کہ لمم سے ... گناہ مراد ہیں۔ مثلاً زنا کے مقابلہ میں چشمک ونگاہ۔ یہ قول ابن مسعود ومسروق وشعبی ... ابوہریرہؓ کی طرف بھی منسوب ہے۔ اور ابن عباسؓ سے بھی روایۃً منقول ہے چنانچہ ... کہا کہ لمم سے نہایت مناسب وہ روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے آنحضرت ... سے ... کہ آپ نے فرمایا۔ ہر ابن آدم پر اوسکا حصہ زنا مقدر ہے جو ضرور اوسے پہنچتا ہے ... زنا نظر ہے۔ اور زبان کا زنا (لگاوٹ کی) باتیں کرنا۔ نفس کا زنا (زنا کی) تمنا ...

صغائر وکبائر کی تمیز وتحدید میں جمہور علماء کا قول ہے کہ ...

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم۔ اسکے نیچے ... خدا کی ... جھوٹی گواہی۔ یتیم کا مال کھانا ...

بھاگ نکلنا۔ سود کھانا وغیرہ کبیرے ہیں جنکے متعلق نصوص آئے ہیں۔ جن سے
ت تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ مگر اونکی حالت احوال و مفاسد مترتبہ کی بنا پر
مختلف بھی ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ ان گناہوں میں سے ہر گناہ دوسرے
کے مقابلہ میں اکبر الکبائر ہوسکتا ہے۔

ابن عباس سے پوچھا گیا کہ کیا کبائر سات ہیں؟ آپ نے کہا۔ نہیں ستر تک پہونچتے ہیں
ایک روایت میں ہے کہ جواباً کہا۔ نہیں، سات سو تک پہونچتے ہیں۔ تمیز و تحدید کے بارہ میں ابن
عباس ہی کا قول ہے کہ جن باتوں سے اللہ نے منع کیا وہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ ابو اسحاق اسفرائینی
کہتے ہیں۔ اور قاضی عیاض نے بھی محققین سے نقل کیا ہے کہ ہر مخالفت اللہ تعالیٰ کی عظمت و
جلال کے مقابلہ میں کبیرہ ہے۔ مگر جمہور سلف و خلف معصیت کو صغائر و کبائر میں تقسیم کرتے چلے
آئے ہیں۔ اور کتاب و سنت سے اسپر استدلال کیا ہے۔ جب تقسیم مسلم ٹھہری تو تحدید ہونی
چاہیئے۔ ابن عباس سے اسی باب میں روایت ہے کہ تمام وہ گناہ جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے نار۔ یا
غضب یا لعنت یا عذاب کی خبر دی ہے۔ وہ کبیرہ ہے۔ قول ضعیف یہ بھی ہے کہ جس گناہ پر
شرع نے دوزخ کی وعید بھیجی یا دنیا میں جسکے لئے حد مقرر کی وہ کبیرہ ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ
جو گناہ نڈر ہوکر کرے اور کرنے کے بعد نادم نہ ہو۔ وہ اوس گناہ کے ارتکاب میں اوس شخص
کے حکم میں ہوگا جو اوس گناہ کا از روئے عادت و تہاون مرتکب ہوتا ہو۔ پس اسطرح ہر گناہ
کبیرہ ہوسکتا ہے۔ لیکن جو گناہ پرہیز و اتقا کا پاس کرتے ہوئے گاہ گاہ ہو جائے اور ندامت ساتھ
ہے وہ کبیرہ نہیں۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے اپنی کتاب "قواعد" میں لکھا ہے کہ جب تم صغیرہ
و کبیرہ میں فرق کرنا چاہو تو گناہ کے فساد کو کبائر منصوصہ کے فساد سے مقابلہ کرو۔ اگر کمتر کبائر
منصوصہ سے اوسکا فساد کم ہو تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ۔ مثلاً اگر کسی نے مسلم کو پکڑ کر اوس شخص
کے حوالے کردیا جو اوسے ناحق قتل کرنا چاہتا ہے۔ تو اگرچہ اوسکا یہ فعل بہ نص کبیرہ نہیں لیکن
اوس گناہ سے زیادہ ہے جس نے یتیم کا ایک درہم کھایا۔ اور جسے نص نے کبیرہ ٹھیرایا
اسی طرح اگر کسی نے مسلمانوں کے عیوب اور خامیوں سے کافروں کو آگاہ کیا۔ اور یہ بھی
کہ وہ اون کے استیصال کے درپے ہیں۔ تو اوسکا یہ مفسدہ جہاد سے بے عذر صحیح
بھاگنے سے بڑھ کر سمجھا جائیگا۔ اور داخل کبائر ہوگا۔ اسی طرح جھوٹ ایک گناہ ہے لیکن اگر
اس سے کوئی قتل ہوتا ہو تو وہ کبیرہ ہوگا لیکن اگر صرف ایک پھل کسی سے چھینا

Marfat.com

جاتا ہو تو وہی جھوٹ کبیرہ نہ ہوگا۔

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔ ابن عباس کہتے ہیں جسکے ...
معاف کردیگا۔ عمر بن الخطاب اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ...
یعنی توبہ واستغفار کے بعد صغیرہ وکبیرہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں گو ...

وَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ یعنی اپنی آپ مدح وثنا نہ کرو۔ کسی سے اپنے آپکو اچھا ...
تم ہو اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر کسی کے سامنے گنا ہوں۔ یا کسی گناہ سے اپنے آپ ...
صاف کہہ کر ایک گناہ مزید کے کیوں مرتکب ہوتے ہو۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ـــ ۰ ـــ ۰ ـــ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى

ترجمہ:۔ اے پیغمبر! تم نے اوسے بھی دیکھا جسنے (نصیحت سے) روگردانی کی ...
(راہ خدا) میں دیا۔ اور پھر بخیل ہوگیا۔ کیا اوس کے پاس علم غیب ہے کہ ...
ہے۔ کیا اوسے اون باتوں کی خبر نہیں پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں آئیں۔ اور ابراہیم ...
بھی جس نے حق پورا پورا ادا کیا؟۔

تفسیر۔ افرأیت الذی تولی۔ کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ...
آنحضرتؐ پر ایمان لے آیا تھا۔ لیکن جب مشرکین نے طعنے دیئے کہ آخر باپ دادا ...
گمراہ ہوگیا نا۔ پہلے تو کہتا رہا کہ اللہ کے عذاب سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ ایک کافر نے کہا ...
تو یہ عذاب ہم اپنے سر لیتے ہیں۔ اسپر ولید مرتد ہوگیا۔ مگر جتنے مال کا وعدہ ...
کچھ دیا۔ اور کچھ ہضم کرلیا۔ لیکن یہاں یہ شان نزول کچھ ربط نہیں کھاتی ...
یہ ہے کہ عاص بن الوائل کے حق میں نازل ہوئی۔ جو بعض امور میں آنحضرت ...
کا اتباع کرتا تھا۔ بعض کا قول ہے کہ ابوجہل کے بارہ میں نازل ہوئی جو کہتا تھا ...
علیہ وسلم) ہمیں مکارم اخلاق کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن اس اعتراف سے آگے ...
لایا۔ بلکہ کفر پر اڑا رہا۔ یہ دونوں قول، اگرچہ روایت اول کے مقابلہ میں ...
ربط کھاتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں اس کے عام معنی یہ ہیں اور ...
جو آدمی اول اول ایمان لاتا ہے لیکن ابھی اسکا ایمان ضعیف ...
وہ راہ خدا میں اول اول تو کچھ خرچ کرتا ہے کہ ایمان ...
کامل نہیں ہوتا جلدی ہی اندیشہ کرنے لگتا ہے کہ اگر ...

Marfat.com

[illegible] کی مصیبت پیش آئیگی۔ یہ ایمان اوسدن پیٹ نہ بھر سکیگا۔ غرض راہ
[illegible] دینا بند کر دیتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آیا
[illegible] اسی لیے ارشاد ہوا اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَھُوَ یَرٰی۔ کیا
[illegible] کو پیش آئیند کو پہلے سے دیکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اگر راہ خدا میں دیتا
[illegible] ہوجائیگا۔ یہی اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی وَاِبْرٰھِیْمَ سے جوڑ کھاتا ہے
[illegible] میں قارون کے بخل کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ اور صحف ابراہیم میں مذکور ہے
[illegible] راہ خدا میں دیتے دلاتے تھے کہ بیٹے تک کو اوس کے نام پر قربانی کرنیکو آمادہ ہوگئے
[illegible] کا بخل مصیبت کیوقت ذرا بھی اوسکے کام نہ آیا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو کبھی کوئی دشواری
[illegible] تفاسیر میں بھی ایک قول اسکی تائید میں موجود ہے کہ وفّی سے مراد فرزند کا ذبح
[illegible] مگر عموماً مفسّرین کا قول یہ ہے کہ وفّی سے مراد یہ ہے کہ تمام احکام ربّانی کی تعمیل کی
[illegible] وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ——o——o——o—— اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی

[illegible] (انکے صحیفوں میں ہے) کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور یہ کہ انسان کو اتنا ہی
[illegible] کوشش کی ہوگی۔ اور یہ کہ اوسکی کوشش آگے دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوس
[illegible] بدلہ دیا جائیگا اور یہ کہ (سب کی) انتہا تیرے رب ہی کی طرف ہے۔

[illegible] راہ خدا سے بخل کرنا ایک گناہ ہے اور اس کے مرتکب کو اوسکا خمیازہ اٹھانا پڑے گا
[illegible] سمجھتا ہے کہ میں مال کی حفاظت سے مصیبتوں سے بچا رہونگا۔ لیکن وہ بخل الٹا اوسکی سر پر بلا لاتا
[illegible] ہر شخص کو اوسکی نیک بد کوشش کا پورا پورا بدلا ملتا ہے۔ اس سے کسی طرح کوئی نہیں
[illegible] آخر سب کو خدا کی حضور میں جانا ہے۔ مفسّرین نے اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ کو قصہ ولید
[illegible] لکھا ہے۔

[illegible] لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت اسلام میں منسوخ ہو
[illegible] کی شریعت میں یہی حکم تھا۔ اور اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّاتَھُمْ کو ناسخ ٹھیرایا ہے۔ کہ
[illegible] کے صلاح و تقوے کی طفیل میں اولاد کو داخل جنت کئے جانیکی خبر دی ہے
[illegible] اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی
[illegible] کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اوسے کچھ نفع ہوگا؟ آپ نے

فرمایا ہاں۔ اسی طرح دعا کا پہنچنا۔ غیر کے

نصوص سے ثابت ہے۔ یہاں تک کہ

کہ سعی غیر بھی آدمی کے کام آتی ہے

بھی معنی صحیح ہو سکتے ہیں۔

میں بھی شک نہیں ہوتا۔ کیونکہ میت کے

اُسکے ذمہ سے ساقط کرنے کی سعی کرتا ہے۔ اور اسکی سعی

کہ وہ اس قسم کی نیت کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اسی

دعا و تصدق کا ثواب میت کو دیتا ہے۔ اور

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۔۔۔

ترجمہ۔ اور کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی

و مادہ نطفہ سے پیدا کرتا ہے۔ جبکہ وہ (رحم میں) پہنچایا جاتا ہے

اسکو ضرور ہے۔ اور یہ کہ وہی مالدار اور مایہ دار بناتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۔۔۔

ترجمہ:۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے۔ اور یہ کہ اسی نے پہلی قوم

ثمود کو بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو بھی۔ البتہ وہ

بھی۔ اور قوم لوط کی بستیوں کو بھی اس نے اٹھا پٹکا

ابن آدم! تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک کریگا

پیغمبروں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۔۔۔

ترجمہ:۔ آنیوالی (قیامت) آن پہنچی۔ اللہ کے سوا کوئی اسکا

بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں

کی عبادت کرو۔

تفسیر۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ

اول کاشف البلیۃ یعنی مصیبت قیامت کا

میں آنیوالی مصیبتوں سے لگی ہوئی

Marfat.com

[illegible] کہ کب بجھگی۔ فاسجدوا کے سجدہ میں بھی اختلاف ہے بعض [illegible] بعض نے سجدہ تلاوت۔ واللہ اعلم +

تفسیر سورۃ القمر

[illegible] پچپن آیتیں تین سو بیالیس کلمات اور ایک ہزار چار سو تئیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible] الساعۃ وانشق القمر ○ ــــــ ○ ــــــ ○ ــــــ کل امر مستقر ○

[illegible] قیامت آگئی۔ اور چاند شق ہوگیا۔ اور لوگ اگر کوئی آیت دیکھیں اوس سے اعراض [illegible] ہیں کہ یہ ہمیشہ کا جادو ہے ○ اور انہوں نے (رسول کو) جھٹلایا۔ اور اپنی خواہشوں [illegible] اور ہر ایک کام کا ایک وقت ٹھہرایا ہوا ہے۔

[illegible] اقترب الساعۃ وانشق القمر سورہ نجم کے آخر سے متصل و مربوط ہے۔ جہاں [illegible] قیامت قریب آگئی ہے۔ چنانچہ وقت آیا۔ اور چاند شق ہوا۔ اور یہ قرب قیامت کی [illegible] ہے۔ تمام مفسرین و محدثین کا اتفاق ہے کہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ [illegible] گیا تھا شق ہوا اور گروہا گروہ لوگوں نے دیکھا چنانچہ انسؓ سے روایت ہے [illegible] نے کہا کہ آپ ہمیں معجزہ دکھائیں کہ ہم ایمان لاسکیں۔ اس پر آپ نے اونکو دو مرتبہ شق القمر [illegible] بخاری و مسلم دونوں نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔ ترمذی نے اسی میں اتنی زیادتی [illegible] پر آیات کو الصدر تا بہ سحر مستمر نازل ہوئیں۔ ابن مسعودؓ سے بھی مروی ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا یعنی [illegible] پہاڑ کے نیچے یعنی نگاہ سے اوجھل ہوگیا تھا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو دیکھ لو۔ [illegible] نے ابن عباسؓ سے بھی روایت کی ہے کہ چاند رسول اللہ کے عہد میں شق ہوا۔ [illegible] مروی ہے کہ چاند رسول اللہ کے عہد میں شق ہوکر دو ٹکڑے ہوا۔ یہ دیکھ کر [illegible] ہماری آنکھوں پر جادو کردیا۔ بعض نے کہا کہ ہم پر جادو کردیا۔ تو سارے [illegible] انہوں نے آنے جانیوالے سواروں سے پوچھا۔ سب نے تصدیق [illegible] انکار کرتے ہیں کہ چاند شق ہوسکے۔ لیکن یہ عقلاً [illegible] جو چاہے کرے۔ کونسی بات اوس کی

قدرت واختیار سے باہر ہوسکتی ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ [illegible]
کے ہر حصہ نے بتواتر اس واقعہ کو بیان کیا ہوتا لیکن یہ [illegible]
کو واقع ہوا جبکہ خلق اللہ عادۃً اپنے گھروں کے اندر اور اکثر [illegible]
ہر جگہ کا افق۔ طلوع وغروب مختلف ہے۔ چاند سب جگہ [illegible] نہیں [illegible]
دنیا اوسے دیکھ سکتی۔ وہیں تک دیکھا جاسکتا تھا جہاں تک کے مطلع [illegible]
چنانچہ دیکھ لو کہ خسوف کہیں نظر آتا ہے اور کہیں نہیں۔ بلکہ خسوف دیر تک قائم [illegible]
معجزہ چشم زدن کیلئے ہوا۔ اور چاند شق ہونیکے بعد پھر بدستور جیسا تھا [illegible]
منکرین معجزہ کہتے ہیں کہ چاند قیامت کے دن شق ہوگا۔ لیکن قطع نظر اس کے کہ یہاں [illegible]
آیا ہے نہ کہ استقبال۔ اگر بفرض ایسا مان بھی لیں تو سیاق بیان قرآن [illegible]
حالانکہ یہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہیں ہونا چاہیئے۔ غرض جو لوگ معجزہ شق القمر سے انکار [illegible]
وہ گمراہ ہیں۔ اور جو خبر مذکور کو قیامت کے متعلق کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا اٰيَةً يُّعۡرِضُوۡا — یہ آیت دلیل ہے مذکورہ بالا معجزہ عظیم کے [illegible]
یہی حال تھا۔ کہ اگر کوئی آیت یا معجزہ ایسا دیکھتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت [illegible]
دلالت کرتا تو وہ اس سے روگردانی کرتے۔ نہ مانتے۔ اور کہتے کہ یہ تو ہمیشہ کا جادو [illegible]
کرتے چلے آتے ہیں۔ اٰیَةً سے مراد یہاں بھی معجزہ ہے۔ مُّسۡتَمِرٌّ محکم و قوی کے [illegible]
آتا ہے۔ اس صورت میں مطلب آیت کا یہ ہے کہ اور جادو ٹونے تو [illegible]
ہوئے اوہر سٹے۔ لیکن یہ جادو اپنی قوت و اثر کے لحاظ سے مستحکم و قوی ہے [illegible]

یہ جو کچھ بیان کیا گیا تفاسیر اور مفسرین کے بیان کا خلاصہ ہے جو میں [illegible]
کردیا ہے۔ اور یہی اعتقاد عام ہے۔ لیکن باوجودیکہ میں معجزہ و خرق عادت [illegible]
معجزات کے امکان کے متعلق جو بحث کرچکا ہوں اوس سے بصراحت معلوم ہوتا [illegible]
میں جو معجزات کثیرہ بیان ہوئے ہیں اون سب پر میرا ایمان ہے [illegible]
شق القمر کو بھی مانتا ہوں۔ لیکن قرآن مجید کے مذکورہ بالا آیات [illegible]
میں نہیں آتا۔ میں اس معجزہ کو تسلیم کرتا ہوں مگر یہ [illegible]
قرآن مجید میں بکثرت واقع ہوا ہے جیسا کہ [illegible]
الماضی کا صیغہ استقبال [illegible]

Marfat.com

ساتویں منزل

تفسیر سورہ ق

13586

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پینتالیس ۴۵ آیتیں تین سو ستاون ۳۵۷ کلمات اور ایکہزار چار سو چورانوے ۱۴۹۴ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۔۔۔ كِتٰبٌ حَفِيْظٌ

ترجمہ: ق۔ قرآن مجید کی قسم (کہ ہم نے تمکو اپنا رسول بنا کر بھیجا) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا۔ پس وہ کہنے لگے کہ یہ تو عجیب بات ہے + کیا جب ہم مر جائیں۔ اور ریت کھیت ہو جائیں (تو پھر زندہ کئے جائیں گے؟) پھر سے زندہ ہونا تو بعید ہے + ہم جانتے ہیں کہ زمین انمیں سے کیا کیا کم کر دیتی ہے۔ اور ہمارے پاس کتاب حفیظ ہے +

تفسیر: ق۔ بقول ابن عباس قسم ہے۔ بعض سورہ کا نام کہتے ہیں۔ اور بعض اسماء الٰہی میں سے ایک اسم۔ نیز کہتے ہیں کہ ق سے قدیر و قادر۔ قاہر و قریب۔ قابض و قدوس وغیرہ اسمائے صفات الٰہی کی طرف اشارہ ہے وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ قسم ہے اور جواب قسم قد بعثناك رسولا بالقرینہ مقدر ہے۔ مطلب پہلی تین آیات کا یہ ہے کہ اے پیغمبر! ہمیں قرآن مجید کی قسم ہے۔ اور وہ اسکا گواہ و شاہد ہے کہ ہم نے تمہیں اپنی طرف سے رسول بنا کر لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔ تاکہ تم انہیں ہدایت کرو۔ اور بری بازگشت سے ڈراؤ لیکن جنکے دل کفر و انکار پر اڑے ہوئے ہیں اور آیات الٰہی پر غور و خوض نہیں کرتے۔ انہیں یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ انہیں میں سے تم رسول ہونیکے بعد انہیں ہدایت کرتے ہو۔ یعنی انہیں رشک و حسد ہے کہ تم کیوں ان میں سے رسول ہوئے۔ اسی لئے وہ تمہیں جھٹلاتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں تمہیں جھٹلانے کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کیا جب ہم کھپ کر ریت کھیت ہو جائیں گے۔ ہمارے جسم و ہستی کا کہیں نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا۔ اور ہم ایسے مدتوں بعد پھر زندہ کئے جائیں گے؟ یہ تو بالکل دور از عقل بات ہے اور ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔

نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر اولین تعلیم یہی تھی کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔ اسی اکیلے کی عبادت کرو۔ اور حیات بعد الموت کا یقین کر کے عذاب و عقاب کیلئے تیار رہو۔ کفار خصوصاً مشرکین اللہ کی وحدانیت سے منکر نہ تھے۔ لیکن غیر اللہ کی عبادت کو وہ بوجوہ مظنونہ ...

[illegible] اگر [illegible] یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا میں لفظ اٰیَةً انشقاق قمر کیلئے ہوتا تو اس آیت [illegible] صیغہ مضارع لانا درست نہ ہوتا۔ بلکہ بدون شرط صیغہ ماضی آیا ہوتا۔ کہ لوگوں [illegible] اور اعراض کیا۔ اور کہنے لگے یہ تو جادو ہے۔ حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ [illegible] معجزہ دیکھیں روگردانی کریں گے۔ اور جادو بتائیں گے۔ چنانچہ اے رسول! تم کو [illegible] کیوجہ سے جھٹلاتے رہے ہیں۔ اور اچھا۔ جھٹلالیں ہر کام وقت پر موقوف [illegible] جھٹلانے کا موقعہ پائیں گے۔ یا اپنے کرے کی سزا کو پہنچینگے۔ ان آیات کے متعلق یہ ہے [illegible] واللہ اعلم بالصواب فلیھدنا الی الرشاد۔

[illegible] وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ۔ مفسرین نے اسکی تفسیر میں کئی قول لکھے ہیں۔ اول قول راجح یہ کہ [illegible] حقیقت ہے۔ ایسی جو دنیا میں ہوتا ہے اوسکی حقیقت عنقریب معلوم ہو جائیگی۔ جو [illegible] پیش آتا ہے اُسکی ظاہر نہ ہوگی تو معلوم ہو جائیگی۔ دوسرے یہ کہ کُلُّ اَمْرٍ سے مراد خیر و شر [illegible] اور مطلب یہ ہے کہ خیر اور خیر والوں کی جگہ جنت ہوگی۔ اور شر اور شریر لوگوں کی دوزخ۔ تیسرے [illegible] کے اقوال اوسوقت اپنی اپنی جگہ ثابت ہو جائینگے۔ جبکہ ثواب و عذاب سے اپنے اقوال [illegible] معلوم کریں گے۔ چوتھے یہ کہ ہر امر اور ہر بات کی ایک انتہا ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مقدر [illegible] ضرور بالضرور ہوگا۔ چھٹے یہ کہ انشقاق قمر کے منکرین کے اس قول کا جواب ہے کہ [illegible] سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ جیسے اور جادو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ جیسے [illegible] نہیں ہوتا۔ اسکو بھی قرار نہ ہوگا۔ اور لوگوں کے دلوں سے بھول بسر جائیگا۔ اسکے جواب [illegible] تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے رسول کا یہ کام بھول بسر جانیوالا نہیں جیسا کہ تم نے خیال کر لیا ہے [illegible] کو ثبات و قرار ہوگا۔ یہانتک کہ حق ظاہر ہو جائے۔

[illegible] مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ ۔۔۔۔۔۔ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ

[illegible] اور شک نہیں کہ ان کے پاس اتنی خبریں پہنچ چکی ہیں جنمیں کافی تنبیہ تھی۔ اور [illegible] مگر ان کو دھمکیاں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ پس اے پیغمبر تم ان سے روگردانی [illegible] بلانیوالا (فرشتہ) اس چیز کیطرف بلائیگا جس سے یہ انکار کرتے ہیں (عذاب [illegible] نیچی کئے ہوئے۔ یہ قبروں سے اسطرح نکل پڑیں گے گویا کہ یہ بکھری ہوئی [illegible] والے کیطرف دوڑتے چلے جاتے ہونگے۔ اور کافر کہتے ہونگے یہ بڑا سخت دن ہے [illegible] الخ۔ انبیاء و رسل کی تکذیب کرنیوالوں۔ اور پھر اپنے انکار

Marfat.com

کی سزا کو پہنچنے والوں کی اتنی خبریں ان مشرکین کو پہنچ چکی ہیں
کی باتیں نہیں کہ اگر یہ لوگ ماننے والے ہوتے اور عبرت پکڑتے
حکمت و دانش تو ایک طرف رہی ان کو دھمکیاں بھی فائدہ نہیں دیتیں
ہے۔ جب قیامت آئیگی جس سے انکار کرتے اور عجیب سمجھتے ہیں۔ اور پکارنے والا
پھونک کر انہیں پکارے گا۔ اوسدن یہ ذلیل و خوار قبروں سے اٹھکر اوسکی طرف
اسی دن یہ قیامت پر ایمان لائینگے اور کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ

ترجمہ :۔ ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے بھی رسولوں سے انکار کیا تھا۔
نوحؑ کو جھٹلایا۔ اور کہا یہ دیوانہ ہے۔ اور اوسے جھڑکا بھی۔ ناچار وہ اپنے
تو اون سے بدلا لے۔ پس ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار مینہ سے کھول دیئے
سے بھی چشمے جاری کر دیئے۔ پھر اندازہ مقدر پر یہ پانی مل گئے۔ اور ہم نے
والی (کشتی) پر سوار کر دیا۔ جو ہماری حفاظت میں بہتی رہی۔ یہ اوسکی طرف سے بدلا
ماننے سے لوگوں نے انکار کیا تھا۔ اور ہم نے اس واقعہ کو ایک نشان قدرت
کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت پکڑے؟ پس دیکھا۔ ہمارا عذاب اور دھمکانا کیسا
ہم نے قرآن کو نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

ترجمہ :۔ قوم عاد نے بھی جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھا بھی کہ ہمارا عذاب
ایک سخت منحوس دن میں اوس کے اوپر ایک زور کی آندھی بھیجی جو آدمیوں کو
تھی جیسے اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے۔ پس دیکھا ہمارا عذاب اور دھمکانا
بالیقین قرآن کو نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ

ترجمہ :۔ قوم ثمود نے بھی ڈرانیوالے (رسولوں کو) جھٹلایا۔
میں سے ایک آدمی کی پیروی کریں؟ الغرض تو ہم گمراہی
نصیحت نازل ہوئی ہے؟۔ نہیں بلکہ یہ جھوٹا
شیخی باز ہے۔ ہم انکی آزمائش کیلئے

بیٹے رہے۔ اور ان کو آگاہ کر دو کہ انمیں اور اونٹنی میں پانی بانٹ دیا گیا
ہے پانی کی باری پر حاضر ہو۔ پھر اونہوں نے اپنے یار کو بلایا۔ پس اوس نے تلوار
سے ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ پھر دیکھا بھی کہ ہمارا عذاب اور دھمکی کیسی ثابت ہوئی۔ ہم نے اون پر
ایک چیخ بھیجی پس وہ روندی ہوئی باڑھ کے مانند ہو گئے۔ اور بالیقین ہم نے نصیحت
کیلئے قرآن آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے؟

انا اذا لفی ضلل و سعر کے یہ معنی ہیں کہ اگر ہم حماقت میں آکر اپنی جماعت
میں سے ایک شخص پر عمل کرنے لگیں اور اپنی عقل و تمیز سے کام نہ لیں۔ خواہ مخواہ اوس کی
اطاعت کریں۔ تو سمجھو کہ ہم گمراہ ہیں۔ اور از خود تکلیف میں پڑ گئے ہیں۔

كذبت قوم لوط بالنذر ۔۔۔ فذوقوا عذابي ونذر ..... فهل من مدكر

قوم لوط نے بھی ہمارے عذاب اور دھمکیوں کو جھٹلایا تھا۔ سو ہم نے اون پر کنکر برسائے
مگر آل لوط کو اپنے کرم سے صبح کیوقت تک الگ کر لیا۔ جو ہمارا شکر کرتے ہیں ہم انہیں
یوں بدلہ دیتے ہیں۔ اور اوس نے (لوط) انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تو اونہوں نے ہماری
دھمکیوں میں شک کیا۔ اور اوس سے اوسکے مہمانوں کو پھسلا کر لے نکلنا چاہا۔ پس ہم نے اون کی
آنکھوں کو میٹ دیا۔ (اور کہا) لو ہمارے عذاب اور دھمکیوں کا مزا چکھو۔ اور صبح ہوتے ہوتے انہیں
قائم رہنے والے عذاب نے آلیا۔ (اور ہم نے کہا) لو ہمارے عذاب اور دھمکیوں کا مزہ چکھو۔ اور بالیقین ہم
نے نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے؟

ولقد جاء آل فرعون النذر .... مقتدر

اور فرعونیوں کے آدمیوں کے پاس بھی دھمکیاں آئیں۔ اونہوں نے ہماری ساری نشانیوں
کو جھٹلایا ہم نے بھی اونکو ایسا پکڑا جیسا کہ زبردست قدرت والا پکڑتا ہے۔

ان آیات میں جو قصص و واقعات عبرت و نصیحت کی غرض سے بیان ہوئے ہیں وہ
پہلے بیان کی جا چکی ہیں تطویل کلام کے خیال سے اعادہ نہیں کیا جاتا۔

اکفارکم خیر من اولئکم ..... والساعة ادهى وامر

کیا تمہارے کافر لوگ ان میں سے جو بحالت سے انکار کرتے ہیں۔ ان قوموں سے بھی بڑھ کر ہیں یا
تمہارے لئے کتابوں میں برأت لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ لوگ کہتے سمجھتے ہیں کہ ہم زبردست جماعت
ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائیگی۔ اور یہ پیٹھ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو

Marfat.com

قیامت ہے۔ اور قیامت نہایت سخت و تلخ ہے

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ۝ وقف لازم

ترجمہ:۔ بالیقین گنہ گار گمراہ ہیں۔ اور دوزخ میں جائیں گے۔ جس دن [illegible]
میں گھسیٹے جائینگے (اور کہا جائیگا) لو۔ اب دوزخ کی آنچ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز [illegible]
موافق پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم بس ایک کلمہ کہنا ہے۔ جیسے پلک جھپک جانا [illegible]
تفسیر۔ ان المجرمین فی ضلل وسعر کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ گناہگار [illegible]
کے دن راہ جنت سے بھٹکے ہوئے اور دوزخ میں گرفتار ہونگے۔ دوسرے یہ کہ دنیا میں [illegible]
ہیں اور آخرت میں دوزخ میں جائینگے۔ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ یعنی ہم نے ہر چیز [illegible]
کے موافق پیدا کیا ہے۔ جب اوسکا وقت آتا ہے وہ موجود ہو جاتی ہے۔ یا جیسا [illegible]
ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ یا یہ کہ ہر چیز کے لئے مقدرات مقرر کر دیئے ہیں جو اسے [illegible]
چنانچہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی [illegible]
تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کے مقدر [illegible]
تھے۔ طاؤس اور ابن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کل شیء بقدر [illegible]
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ [illegible]
مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ چار باتوں کی شہادت نہ دے۔ اور اونپر ایمان نہ لائے۔ اول [illegible]
اللہ تعالیٰ معبود وحدہ لاشریک ہے۔ دوسرے یہ کہ میں اوسکا بھیجا ہوا رسول ہوں [illegible]
اور موت کے بعد زندہ ہونا حق ہے۔ چوتھے یہ کہ قدر پر ایمان لائے۔ لیکن فرقہ قدریہ [illegible]
انتساب سے بھی انکار کرتا ہے۔ اور اہل حق کو اس نام سے یاد کرتا ہے کہتا ہے کہ [illegible]
لیکن اہل حق بالقدر خیرہ وشرہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور رکھتے آئے ہیں۔ خطابی [illegible]
کہ قضا و قدر کے معنی لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ بندے اپنے افعال و کردار میں اللہ تعالیٰ کی [illegible]
مقدرات پر مجبور ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کرتے ہیں بجبر کرتے ہیں نہ کہ باختیار۔ لیکن [illegible]
حقیقت یہ نہیں جو انہوں نے سمجھ رکھی ہے۔ بلکہ قدر سے اللہ تعالیٰ [illegible]
کی خبر دی ہے جو اوسے بندوں کے اون اقوال و افعال کے متعلق [illegible]
فوقتاً اوسکے اندازہ کے موافق صادر و سرزد ہونگے۔ شیخ محی الدین [illegible]
ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اہل حق کا مذہب اثبات قدر [illegible]

Marfat.com

...تعالیٰ نے جمیع اشیاء کی نسبت یہ اندازہ مقدر فرما دیا تھا ... فلاں فلاں اوقات وصفات مخصوصہ کے ساتھ عالم شہود میں ... آئیگی۔ پس وہ اسی اندازہ کے موافق واقع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن قدر... ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اوسکا علم قدیم ہے ... ہے۔ جب بندے اپنے ارادے اور اختیار سے کوئی کام کرتے ہیں ... اوسکا علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ لیکن اونکا یہ اعتقاد باطل ہے۔ مذہب حق ... کہ قدر اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بندہ کاسب اعمال ہے۔ نہ خالق اعمال۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔ یعنی حکم الٰہی کے لئے تاکید و تکرار کی ضرورت نہیں ... ہیں پلک جھپکانے سے جلد تر وقوع میں آجاتا ہے۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ یعنی تم جیسی کفر و انکار پر انکار کرنیوالی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے کیا کوئی ... کے حال سے عبرت پکڑنے والا ہے کہ ہلاکت سے محفوظ رہے۔ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ۔ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ۔ جو کچھ لوگوں نے نیک و بد کیا وہ سب نامۂ اعمال ... محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اخیر میں اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے نیک انجام کو ظاہر ... ہے۔ کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ۔ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ یعنی جو لوگ ایمان لانیوالے ہیں وہ آخرت میں باغوں میں بڑے عیش آرام کر رہے ہونگے۔ نہروں کے کنارہ رہتے ہونگے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اس بہترین جگہ میں اپنے پروردگار ... شہنشاہ کے بادشاہ قدرت و اختیار والے کے پاس ہونگے۔ اس سے بڑھکر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے۔

تفسیر سورہ الرحمٰن

... میں نازل ہوئی۔ مگر ابن عباس کے ایک قول سے ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ میں اتری۔ اوسمیں چھہتر آیتیں۔ تین سو اکیاون کلمات اور ایک ہزار چھ سو ۳۳ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

... رحمان نے قرآن پڑھایا۔ اوسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اوسکو بولنا سکھایا ... اور ہلکی ہوا میں ... جھاڑیاں اور درخت دونوں اوسکو

سجدہ کرتے ہیں۔ اور آسمانوں کو اسی نے بلند کیا [illegible]
نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو قائم رکھو۔ اور اسی نے [illegible]
لئے زمین کو بچھایا۔ کہ اوسمیں میوے اور کھجوروں والے [illegible]
دانے اور خوشبودار پھول ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی [illegible]

تفسیر - اس تمام سورۃ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے اپنی [illegible]
فرما کر جو اوس نے بنی آدم کو عطا فرمائی ہیں۔ یا اپنی بعض آیات قدرت بیان کر کے [illegible]
و ملامت کی ہے۔ اور اس فراموش کار کو یاد دلا دلا کر پوچھا ہے کہ کیا تو ہماری [illegible]
اور کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے تجھ پر یہ احسان اور تو اس سے انکار کرتا [illegible]
نہیں تو عملاً تیری زندگی یہی کہتی ہے کہ تو ہماری نعمتوں کا منکر ہے [illegible]
و احسانات کو یاد کر۔ کب تک دنیا اور دنیا کے دھوکے پر بھولا رہیگا۔ آخر [illegible]
تجھے ہمارے حضور میں آنا ہے۔ تیرے لئے دوزخ و جنت دونوں تیار ہیں [illegible]
کہ تجھے راہ راست بتلاتے ہیں۔ اپنی رسول کے ذریعہ ہدایت کرتے ہیں۔ قرآن [illegible]
تو ناشکر گزاری سی باز آئے۔ عقل و تمیز سے کام لے۔ تو تجھے معلوم ہوگا کہ ہمارے [illegible]
احسان ہیں۔ اگر ہمارے اس احسان سے انکار پر مصر ہے تو اور احسانوں [illegible]
مگر نہیں۔ تو ہمارے تمام احسانات سی انکار بھی نہیں کرتا۔ اور نہیں کر سکتا۔ [illegible]
احسان کئے۔ اور تیرے شکر و کفر کیلئے کیا کچھ سرانجام کر رکھا [illegible]

الرحمٰن علم القرآن - کہا گیا ہے کہ جب قرآن مجید میں اسجدوا للرحمٰن [illegible]
تو کفار مکہ نے کہا کہ یہ رحمان کیا ہے۔ ہم تو جانتے نہیں۔ اسپر یہ آیت نازل [illegible]
جسکے جاننے سی تم انکار کرتے ہو۔ وہی اللہ ہے جسنے اپنے رسول کو قرآن سکھلایا [illegible]
بلکہ اوسی نے انسان کو پیدا کیا۔ گویائی عطا کی۔

تخلیق اور عطائے بیان اگرچہ دونوں بڑی زبردست نعمتیں ہیں [illegible]
ہدایت ہے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اور اسی کے ماننے کو کفار انکار [illegible]
نے بوجہ اہتمام قرآن کا سب سے پہلے ذکر فرمایا۔ یہ بھی [illegible]
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کلام جسے وحی و قرآن [illegible]
سکھ آتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو انکا [illegible]

[illegible] الله کیلئے ہمیں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اوسی نے تم سبکو پیدا کیا ہی
[illegible] گویائی سکھائی ہے۔ تمکو اسکا کیا استحقاق تھا کہ عدم
[illegible] نطق وبیان ہو۔ جس نے تمکو ایسا بنایا۔ اوسی نے محمدؐ کو اپنا رسول
[illegible] کی تعلیم دی ہے۔

[illegible] بیان کی تفسیر میں اختلاف ہی۔ بعض کہتے ہیں کہ بیان سی مراد اسماء
[illegible] نے آدم علیہ السلام کو سکہائے تھے۔ حیث قال وعلم الادم الاسماء
[illegible] سے لغات مراد ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ مراد وہ نطق ہے جسکی
[illegible] عالم حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ یا اس
[illegible] ہے وہ محض اختلاف لفظی ہے۔ مفہوم بہرحال وہ تعلیم خاص ہے جو
[illegible] انسان کو دی ہی۔ اسی لئے ازروئے اہتمام خلقت کیساتھ اوسکا ذکر کیا ہے۔
[illegible] بحسبان۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ معنی آیات کے یہ ہیں کہ چاند
[illegible] حساب کے موافق چلتے ہیں۔ اندازہ مقدر اور منازل مقررہ سے تجاوز نہیں کرتے
[illegible] کا قول ہے کہ معنی آیات کے یہ ہیں کہ وقت اور زمانہ کا حساب چاند اور
[illegible] سورج اور چاند۔ دن اور رات نہ ہوتے کوئی حساب ہی وقت کا نہ
[illegible] لیکن درحقیقتہ یہ معنی کوئی جداگانہ معنی نہیں ہیں۔ بلکہ پہلے معنی اس مفہوم میں
[illegible] بعض نے حسبان کے معنی آسمان بھی بیان کئے ہیں۔ بہرحال چاند اور سورج آسمان
[illegible] نظر آتے ہیں۔ اور گردش بھی ایک خاص اصول وحساب کے موافق کرتے ہیں
[illegible] کہ اوقات کا حساب لگایا جاتا ہے۔ یکرنگی قائم رہنے سے جو مضلہ وملال
[illegible] بھی اس اندازہ کی گردش کیوجہ سے نہیں ہوتا۔ وقتوں کا حساب ہوجانیکی
[illegible] انسان کا تعین وقت سے وابستہ ہیں۔ مثلاً خاص خاص چیزوں کا خاص خاص
[illegible] ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور آدمی زندگی بسر کرنیکے قابل ہوگیا ہے
[illegible] تو محض انسان کا پیدا کردینا اوس کیلئے سود مند نہ ہوتا۔ اگرچہ اللہ تعالے نے
[illegible] بھی رائگان وبے سود نہیں بنایا۔ لیکن چونکہ سماویات میں چاند
[illegible] کیلئے یہاں بمقام اہتمام میں ان کا ذکر خصوصیت
[illegible] کی گردش پر دلالت کرتے ہیں۔ اور نہ

Marfat.com

عدم گردش ہو۔ اس کا مفہوم صرف یہی ہے کہ چاند اور سورج [illegible]
اس حساب کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کیا۔ کیونکہ اسے [illegible]
سمجھ سکتا تھا۔ چنانچہ سمجھا اور سمجھ رہا ہے۔ حقیقت [illegible]
ہوا۔ یا ہے۔ تو یہ انسان ہی کی کوتاہی یا کسی استعداد کی [illegible]
انکار ہوا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ چاند سورج حساب کے موافق [illegible]
زیر بحث کا مفہوم صرف اتنا ہی ہے اور بس۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ۔ نجم ستاروں کو کہتے ہیں۔ اور اس روئیدگی کو بھی [illegible]
تنا نہ ہو۔ جیسے علم گھانس پات۔ چونکہ آیہ سابق میں دو سماوی چیزوں کا ذکر ہوا ہے [illegible]
آیت میں دو ارضی چیزیں بیان ہونا زیادہ مناسب ہے اسلئے نجم کے معنی روئیدگی [illegible]
مطلب یہ ہے کہ یہی نہیں کہ آسمان ہی پر چاند اور سورج حساب کے موافق طلوع و غروب [illegible]
نظر آتے ہیں۔ بلکہ زمین کی نباتات بھی اوسیکی تابع فرمان ہے۔ [illegible]
ہیں۔ جیسے بڑھاتا ہے بڑھتی ہے۔ جس حال میں رہنے کا حکم ہے رہتی ہے۔ چونکہ [illegible]
عجز و اطاعت ہے۔ اس لئے نباتات کے تابع فرمان ہونیکو سجدہ سے تعبیر کیا ہے۔ بعض [illegible]
نے نباتات کے سایہ ڈالنے کو نباتات کا سجدہ کہا ہے۔ لیکن یہ ایک قسم کا تکلف [illegible]
ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ۔ آسمان کو زمین سے بلند بنایا۔ یہ [illegible]
ہی نہیں بلکہ انعام الٰہی بھی ہے۔ اگر سورج اتنی بلندی پر نہ ہوتا تو زمین [illegible]
جل جاتی۔ حیوان و انسان کوئی زندہ نہ رہ سکتا۔ زمین میں میزان کی بنیاد [illegible]
مساوات جو ذریعہ نظام ہے۔ قائم ہو سکے۔ اگر میزان نہ ہوتی تو [illegible]
ناممکن ہو جاتی۔ اور دنیا کے سارے کاروبار درہم برہم ہو جاتے۔ یہاں میزان [illegible]
وزن یعنی ترازو ہی مراد نہیں بلکہ جو کچھ بھی عدل و مساوات اور تقسیم صحیح [illegible]
سلئے خلق میزان ہو گا۔ چونکہ یہ کام میزان وزن سے بہت نمایاں ہوتا ہے [illegible]
عدل کو میزان سے تعبیر کر لیا گیا ہے۔ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ [illegible]
تجاوز نہ کرو۔ کمی کی طرف نہ زیادتی کی جانب [illegible]
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ [illegible]

[illegible] کسی کو خسارہ میں ڈالو۔ نہ خود خسارہ میں پڑو۔ ولا تخسروا المیزان [illegible] سے میزان حقیقی یعنی ترازو ہی مراد ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ علم لازمی [illegible] ہیں۔ والارض وضعھا للانام۔ انام کہتے ہیں ہر ایک چلنے والی [illegible] کے نزدیک جن وانس انام ہیں۔ وضعھا کے معنی ہیں پست کیا۔ یعنی [illegible] نے زمین پست بنایا تاکہ حیوان و انسان اسپر رہ سکیں۔ اور چونکہ وہ خورش [illegible] بغیر اسکے نہ رہ سکتے تھے اسلئے زمین پر اونکی خورش مہیا کی۔ چنانچہ اوسمیں طرح [illegible] پھل ہیں۔ کھجور اور چھوارے ہیں۔ بھوسی اور غلاف دار دانے ہیں۔ جو کھانے [illegible] ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خوشبودار پھول بھی پیدا کئے۔ تاکہ جب آدمی [illegible] سے پیٹ بھرے تو پھولوں کی خوشبو سے فرحت حاصل کرے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ دونوں حب کی صفت ہیں یعنی [illegible] ہے والحبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ۔ اسحالت میں عصف کی معنی وہی بھوسی [illegible] ہونگے۔ جو کھانے پینے کے کام کا نہیں ہوتا۔ اور ریحان سے دانہ کا وہ حصہ مراد ہو گا [illegible] ہے۔ کہ قرآن مجید میں لفظ ریحان رزق کیلئے آیا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چند انعامات عظیمہ بیان فرما چکا تو فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبٰن [illegible] لوگو۔ بتاؤ تم ہماری ان نعمتوں میں سے کونسی نعمت کا انکار کرتے اور کر سکتے ہو۔ یعنی [illegible] کسی ایک نعمت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ تمہاری نری ہٹ دھرمی ہے کہ تم ہمارے [illegible] انعامات کو خیال میں نہیں لاتے۔ اور شکر و ایمان کی جگہ کفر پر اصرار کئے جاتے ہو۔ اور غور [illegible] کیا کرتے ہو۔

[illegible] میں یہ بات بحث طلب ہے تکذبٰن کا خطاب کن دو کی طرف ہے۔ اسمیں متعدد قول [illegible] بیان کئے ہیں۔ اور عموماً تمام مربوط ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ تکذبٰن کا خطاب [illegible] کیطرف ہے۔ کہ انام کے مفہوم میں یہی دونوں شامل ہیں۔ نیز ثقلان کا مذکور [illegible] ہے۔ دوسرے یہ کہ نر و مادہ دو فریق انسانی مراد ہیں۔ کہ دونو ہی ناشکر گذاری [illegible] اسوقت تھے۔ تیسرے یہ کہ تکذبٰن کا تثنیہ تاکید لفظی کے قائمقام [illegible] تکذبٰن یعنی [illegible] کہا۔ ایکدفعہ تکذبٰن بصورت تثنیہ کہدیا۔ [illegible] اس سورہ میں ابار و ہرایا بھی ہے۔ یہانتک کہ ۳۱ دفعہ آتی ہے

اس سے بھی وہی تاکید معنی مقصود ہے۔ ...
ناشکر سے کہے۔ کیا تجھے اس سے انکار ہے کہ ...
تجھے پالا پرورش کیا۔ کیا تجھے اس سے انکار ہے کہ تو ننگا تھا ...
اس سے انکار ہے کہ تو بھوکا تھا۔ میں نے سیر چشم بنایا۔ کیا تجھے ...
تھا۔ میں نے تجھے پڑھایا لکھایا۔ مہذب بنایا وغیرہ۔ اگرچہ تاکید کا یہ ...
پایا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں بالخصوص ہے اور نہایت شیریں ...
مجید کی اس سورۃ میں ہے۔ جسکی خوبی و شیرینی محتاج بیان نہیں ہے

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ ۝ ۝ ۝ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ...

ترجمہ:۔ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ...
نری لپٹ سے ۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ...
دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا۔ پس تم اس کی کون کونسی ...

تفسیر۔ جاڑے اور گرمی میں آفتاب دو جدا جدا مطالع سے نکلتا ...
آتا ہے۔ یعنی جاڑے میں مطلع آفتاب اور ہوتا ہے۔ اور گرمی میں اور ...
انہیں کو مشرقین اور مغربین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مراد ہر حال ...

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ ۝ ۝ ۝ ۝ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ:۔ اوسی نے میٹھے اور کھاری دو سمندر چھوڑے جو باہم ملے ...
درمیان ایک پردہ ہے کہ باہم ایک دوسرے پر نہیں بہتا۔ پس (اے جن و انس) ...
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ...
تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور سمندر میں پہاڑوں کی طرح ...
کے ہیں۔ پس تم اسکی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ہر چیز فنا ...
صرف تیرے عظمت اور بزرگی والے پروردگار کی ایک ذات ...
جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

تفسیر۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ .... الخ اختلاط ...
لؤلؤ و مرجان ... سے ملتا ہے ...
... خدا کی شان ہے کہ میٹھا ...

Marfat.com

سمجھنے کے قائل نہ ہوتے تھے۔ آخرت [illegible]
باتوں پر بہت اڑتے تھے [illegible]
کا بار بار اور طرح طرح سے جواب دیا [illegible]
وہ مرنے کے بعد بھی جلانے کی بھی قدرت رکھتا ہے [illegible]
زندہ کریگا جیسے کہ زمین کو مردگی کے بعد [illegible] زندہ کر [illegible]
جواب دیا۔ اور فرمایا۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ [illegible]
گے تو بیخ نیست ہو جائیں گے نہ کہیں دست و پا کا نشان ہوگا [illegible]
عنصری سب متفرق ہو جائیں گے۔ پھر ایسے وجود کا ایک حصہ [illegible]
قبروں سے کیونکر اٹھائے جا سکتے ہیں! مگر ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ ہم [illegible]
کے کون کونسے اجزا زمین کھا گئی ہوگی۔ ہمارے پاس کتاب محفوظ جس میں [illegible]
ہوا ہے۔ یا کتاب محافظ جس میں سب کچھ لکھا جاتا رہتا ہے، موجود ہے [illegible]
اجزا کے فراہم کرنے میں کیا دشواری ہوسکتی ہے۔ زمین کے کھائے [illegible]
جسم کو ہم پھر زمین سے نکلوا اور اگلوا دیں گے۔ اور مردوں کو جلا دینگے

بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ [illegible]

ترجمہ۔ بلکہ ان لوگوں کو امر حق پہنچا۔ سیدھے پہنچنے کے بعد جھٹلانے [illegible]
ہیں جنکو قرار نہیں۔

تفسیر۔ بل کذبوا بالحق لما جاءھم۔ فھم فی امر مریج۔ ایک حیرت [illegible]
ہے کہ انہیں میں ہر ایک انہیں پیش آئندہ سے قدرتا ہے۔ اور جو کچھ انجام و بازگشت [illegible]
ان کے زعم میں بعید از قیاس کہتا ہے لیکن واقعی یہ بات ہے کہ [illegible]
اور نہ جھٹلاتے ہیں۔ اسی لیے بے سرو پا باتیں کرتے ہیں جو [illegible]
ساحر و شاعر کہتے ہیں۔ اور کبھی کسی کا سکھلایا [illegible]
لگتے ہیں اور کبھی جنون و افترا۔ اگر ان کے اپنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

... کوئی حاجب لیے پردہ نظر نہیں آتا لیکن
... ان کو کھاری سے اور کھاری کو میٹھے سے نہیں ملنے
... پانیوں کی طبیعتیں الگ الگ ہیں مگر دونوں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں
... الأرض ... كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
... آسمانوں اور زمین میں ہیں جو ہے اوسی کا سوالی ہے۔ اور وہ ہر روز ایک نئی شان
... تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدرات ازلیہ علمیہ کو
... وقت پر عدم سے عرصہ ظہور میں لاتا رہتا ہے۔ کسی دن اور کسی وقت معطل
... جیسے کہ فلاسفر کہتے ہیں۔ اور یہود کا اعتقاد ہے۔

... فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
... (اے جن و انس!) عنقریب ہم اپنے وعدہ وعید تم سے پورے کریں گے۔ پس
... کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے گروہ جن و انسان! اگر تم قدرت رکھتے
... اور زمین کے کناروں سے کہیں دور باہر نکل جاؤ۔ تو نکل جاؤ۔ ہاں تم بغیر طاقت
... سکتے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تمہارے اوپر
... شعلہ اور دھواں چھوڑا جائیگا۔ اور تمہارا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔ پس
... تم اللہ کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ آیات کا مطلب صاف ہے۔

... انْشَقَّتِ السَّمَاءُ ... بَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
... پھر جب آسمان پھٹے گا۔ تو وہ تیل کی طرح گلابی ہوگا۔ پس (اے جن و انس) تم
... کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ پس جب ایسا ہوگا تو نہ انسان سے
... سوال کیا جائیگا نہ جنوں سے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کس کس
... مجرم اپنی صورتوں سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور اُن کے پیچھے
... گھسیٹا جائیگا۔ پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے
... وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں۔ وہ پھر اوس جہنم ہیں اور کھولتے ہوئے
... (اے جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے
... جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

Marfat.com

ترجمہ: - اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کیلئے دو [illegible]
باغ ہیں - پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کونسی کونسی [illegible]
وہ باغ جو شاخوں سے لدے یعنی ہرے بھرے ہونگے - پس (اے جن و انس!) [illegible]
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان باغوں میں دو جاری نہریں [illegible]
انس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان باغوں میں ہر میوے کی [illegible]
پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - وہ خود تکیے لگائے ایسے فرشوں پر
بیٹھے ہوئے ہونگے جنکے استر مخمل کے ہونگے - اور وہ وہیں سے پاس بیٹھے بیٹھے دونوں
باغوں کے پھل توڑتے ہونگے - پس (اے جن و انس!) تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے!

تفسیر: - مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ وہ نعمہائے عظیمہ بیان فرماتے ہیں جو پروردگار سے
ڈرنے - منہیات سے بچنے والوں یعنی متقیوں کو عنایت ہونگے - اور دنیا کی تمام نعمتوں سے
بالا اور بہت بالاتر ہونگے - باغ دنیا میں بڑی نعمت ہے - وہاں ایک جھوڑ دو ملیں گے!
پھر خراب خستہ - لنڈ منڈ نہیں بلکہ شاخوں اور پھلوں سے لدے پھندے - دنیا میں
باغ کو اپنے باغ کی آبیاری و سیرابی کا فکر ہوتا ہے - وہاں ہر باغ میں ایک نہر جاری
ہو درخت درخت کو سیراب کرتی پھرتی ہوگی - خود وہ تکیے لگائے ایسے نرم فرشوں
پر بیٹھے ہونگے جن کے استر بھی مخمل کے ہونگے - ابروں کا کیا ذکر ہے اس [illegible]
پھرنے اور محنت و مشقت کے بغیر جہاں ہونگے وہیں ان باغوں کے [illegible]
اسقدر قریب ہونگے کہ جیسے جی چاہیگا توڑ لیں گے اور کھائیں گے۔

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ اِلَّا الْاِحْسَانُ ٥ فَبِاَيِّ [illegible]

ترجمہ: - ان میں نیچی نگاہ والیاں ہونگی جنکو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا
پس (اے جن و انس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے - [illegible]
میں یاقوت اور مرجان ہیں - پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کون [illegible]
گے - کیا بھلائی کا بدلہ بھلائی کے سوا اور کچھ ہو سکتا ہے - پس (اے جن و انس!) [illegible]
پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تفسیر: - قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ سے مراد ہیں عفیفہ [illegible]
اشارہ کرتی ادھر ادھر نہ دیکھتی ہونگی [illegible]

... کوئی چیز ان سے اچھی نظر نہ آتی ہوگی - ایسی بیویاں جسقدر ... مسرت و خوشی کا موجب ہوتی اور ہو سکتی ہیں - محتاج بیان نہیں - اسی ... عظیمہ میں شمار کیا گیا ہے -

... ومن دونهما جنتان ۝ ۔۔ ۝ ۔۔ ۝ ۔۔ ۝ ۔۔ ۝ تبٰرک اسم ربک ذی الجلٰل والاکرام

... ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہونگے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی ... کہاں تک جھٹلاؤ گے - یہ دونوں باغ انتہائے سرسبزی سے سیاہی مائل ... گے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان دونوں باغوں ... ابلتے ہوئے چشمے بھی ہوں گے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت ... جھٹلاؤ گے - ان دونوں باغوں میں میوے ہونگے - اور کھجو اور انار بھی - پس اے ... و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان باغوں میں نیک خوبصورت ... بھی ہونگی - پس اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ... سیاہ چشم ہونگی - خیموں میں بیٹھی رہنے والیاں - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی ... کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا - نہ ... نے - پس اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے - وہ ... ان باغوں میں سبز قالینوں اور عمدہ عمدہ گدیوں پر بیٹھے ہونگے - پس اے جن و انس ... اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے - اے پیغمبر تیرے پروردگار کا نام ... والا ہے - اور وہ بزرگ اور احسان کرنے والا ہے -

تفسیر - اس سورہ میں اللہ تعالےٰ نے پہلے اپنے وہ انعام گنوائے - جو اس نے جن و ... کو دنیا میں عطا فرمائے ہیں - لیکن چونکہ وہ تمام انعامات باوجود اپنی عظمت کے فنا ... والے ہیں - انکے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا - کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ... ذو الجلال والاکرام - پھر جن و انس کے کفران نعمت کا ذکر فرما کر آخرت کی نعمت و نعمت ... جو اس دنیا میں ہماری نعمتوں کا انکار کرتے ہیں - اور ایمان و اتقا کی طرف رجوع نہیں ... آخرت میں گرفتار عذاب ہونگے - مگر جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں - اور ... ہیں - کہ ایک دن ہم نے مالک الملک کے سامنے کھڑے ہو کر حساب دینا ہے ... بدی سے بچتے ہیں - وہ آخرت میں ہمارے انعام سے مالامال ہونگے

من مانگی مرادیں پائیں گے - بلکہ ایسا کچھ کہ کبھی وہم و گمان میں بھی نہ آیا ہوگا ... انعامات دائمی اور برقرار رہنے والے ہونگے - اسی لئے انکے خاتمہ پر فرمایا تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام

تفسیر سورہ واقعہ

مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں ۷۰ آیتیں ہیں - اور ۳۷۸ کلمات اور ۱۷۰۳ حرف -
بغوی نے عبداللہ ابن مسعود کی سند سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جو کوئی سورہ واقعہ کو ہر شب ایک بار پڑھتا ہے - اسے کبھی فاقہ کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے گی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا وقعت الواقعۃ - ۰ - ۰ - ۰ - ۰ - ۰ - الا قیلا سلاما سلاما ۰

ترجمہ - جب قیامت آئے جس کا آنا کوئی جھوٹا قصہ نہیں ہے - اور جو پست و بلند کرنیوالی ہوگی - (اور) جب کہ زمین زور سے ہلنے لگے - اور پہاڑ ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائیں - اور پھر غبار بن کر اڑنے لگیں - تم لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہو جاؤ گے - ایک داہنے ہاتھ والے ان داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں ہاتھ والے - کہ بہت ہی برے ہونگے یہ بائیں ہاتھ والے - اور (تیسرے) اگلے کہ آگے ہی رہنے کے قابل ہیں - یہی اللہ کے نزدیک والے ہیں - (غرض) نعمت و آرام کی جنتوں میں بہت سے اگلے ہونگے - اور تھوڑے سے پچھلے - جو جڑاؤ تختوں پر تکیے لگائے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور ان کے پاس ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوعمر لڑکے آبخورے - لوٹے اور شراب رواں کے گلاس لاتے لیجاتے ہونگے - جن کے پینے سے نہ ان کو دردسر ہوگا اور نہ نشے میں مدہوش ہونگے - نیز وہ میوے بھی جنہیں وہ پسند کریں - اور طائروں کے گوشت بھی جن کو ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں بھی ہونگی - جیسے سیپ میں چھپے موتی ہوں - یہ سب بدلا ہوگا ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے تھے - وہاں جنت میں کوئی لغو بات سنیں گے - نہ ایک دوسرے کو گنہگار بتائے گا - بلکہ ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آرہی ہونگی -

سورہ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے بیشتر اپنے انعامات عظیمہ اور جن والنس کی ناشکر گذاری کا بیان فرمانے کے بعد جن والنس کو دو حصوں میں تقسیم کیا - ایک وہ جو اللہ پر ایمان رکھنے ہیں کے سامنے کھڑے ہونے کے دن سے ڈرنے اور نیک کام کرنے والے تھے دوسرے منکر مخالف جنکو قیامت ہی کا یقین نہ تھا - اس لئے سورہ واقعہ میں پہلے قیامت کا یقینی ہونا بیان فرمایا - اور پھر بندوں کے نیک حصے اور ان کے کاموں کے اچھے برے بدلے کا ذکر کیا - انہیں تینوں یعنی خاص خاص الخاص - اور منکر بدکار کے انجام اور وقوع انجام کے اثبات پر سورت کو ختم فرمایا - جیسے اچھوں میں خاص اور خاص الخاص کا امتیاز ہے - بروں میں بھی فرق مراتب ہوگا - لیکن چونکہ اس کا بیان مہتم بالشان نہ تھا - ترک کردیا گیا عام مضامین سورت میں خصوصاً اثبات قیامت کے باب میں وہی ہیں - جو سابقاً مفصل بیان ہو چکے ہیں - اس لئے میں یہاں صرف خاص خاص باتوں ہی کی تفسیر پر اکتفا کروں گا -

خافضۃ رافعۃ کے معنی عموماً مفسرین نے یہ بیان کئے ہیں - کہ دنیا میں جو لوگ رفیع المرتبہ تھے - انہیں قیامت کا دن پست کرے گا - اور جو پست تھے - انہیں بلند لیکن ان آیات کا سیاق اول و آخر بتا رہا ہے - کہ یہاں یہ معنی مقصود نہیں ہیں - بلکہ مراد صرف یہ ہے - کہ دنیا زیر و زبر ہو جائے گی - جو نظام اسوقت ہے وہ درہم برہم ہوگا اسوقت بندے تین جماعتوں میں منقسم ہونگے - ایک جماعت دائیں طرف ہوگی - دوسری بائیں طرف اور تیسری جو سب سے اول و اعلےٰ ہوگی - اپنے استحقاق کے موافق سب آگے پائے گی -

السابقون السابقون کی تفسیر میں کسی نے لکھا ہے - کہ وہ لوگ مراد ہیں - جنہوں نے ہجرت میں سبقت کی - بعض نے سابقین فی الاسلام کو مصداق ٹھہرایا - کسی نے سبقت الی الصلوٰۃ کو ذریعہ سبقت ٹھہرایا - لیکن اصل یہ ہے - کہ قیامت کے دن سابق اور مقرب خدا وہ ہونگے - جو تمام نیکیوں میں دوسروں سے سبقت کرتے رہے تھے - یہ دوسری بات ہے جن میں وہ ہونگے - جو سابق فی الہجرت اور سابق الاسلام ہو سکتے ہیں -

ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین میں بھی آخرین سے آخر زمانہ والے یعنی قرب قیامت کے لوگ مراد ہیں - جبکہ دنیا میں ایمان اور نیکی کا کال ہو جائیگا - اور ہر طرف بدی ہی بدی ہوگی اس لئے انہیں سے کمترین جنت پانے کے مستحق ہونگے -

Marfat.com

لا یسمعون فیہا لغواً ولا تاثیماً دنیا میں لغو باتوں کی کثرت [illegible]
دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اچھے بروں کی زبان سے نہیں بچتے [illegible]

واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین ۔۔ ہ ۔ ہ ۔ ہ ۔ ہ ۔ ثلۃ من الاخرین

ترجمہ۔ اور داہنے ہاتھ والے سو واہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ بے کانٹے کی بیریوں [illegible]
ہوئے کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتات کے ان میووں میں رہیں گے۔ جو نہ کبھی [illegible]
اور نہ کاٹے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں پر بیٹھیں گے۔ اور ہم فرش یعنی عورتوں کو [illegible]
پیدا کریں گے۔ اور انہیں کواری پیاری اور داہنے ہاتھ والوں کی ہم سن بنائیں گے۔ اس گروہ
میں بہت سے اگلے ہونگے اور بہت سے پچھلے۔

تفسیر انا انشأنٰھن کی ضمیر کا مرجع۔ بقول امام رازی تین ہو سکتے ہیں۔ اول حوریں
کہ سابقون کے ذکر میں لفظاً مذکور ہے۔ دوسرے یہ کہ فرش کے معنی نساء ہوں۔ اور ضمیر فرش
کی طرف عاید ہو۔ لیکن اس حالت میں مرفوعۃ جو صفت ہے۔ وہ نامناسب ہو جاتی ہے
تیسرے یہ کہ فرش بطریق تضمن نساء پر دال ہو۔ اور نساء ہی ضمیر کا مرجع ہو۔ یہی مسلک
زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس لئے ترجمہ میں بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

واصحٰب الشمال ما اصحٰب الشمال ۔ ہ ۔ ہ ۔ اوآباؤنا الاولون

ترجمہ۔ اور بائیں ہاتھ والے کہ بہت ہی برے ہیں۔ گرم لپٹوں اور گرم ابلتے پانی اور [illegible]
دھوئیں کے سائے میں ہونگے۔ نہ رہنے کو کوئی ٹھنڈا ٹھکانا ہوگا۔ اور نہ کسی طرح کی عزت [illegible]
وہ دنیا میں صاحب نعمت تھے۔ اور گناہ عظیم یعنی شرک پر اصرار کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے
جب ہم مر جائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اور ہمارے اگلے
باپ دادا بھی۔

قل ان الاولین والاخرین الخ ہ ۔ ہ ۔ ہ شرب الھیم [illegible]

ترجمہ:۔ اے رسول تم ان سے کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے وقت مقررہ پر سب جمع ہونگے [illegible]
اے گمراہو۔ دوبارہ زندگی کے جھٹلانے والو۔ تھوہر کا درخت کھانا پڑے گا [illegible]
بھرنا ہوگا۔ پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ پس وہ پیاسے [illegible]
ٹوٹ کر پانی پئیں گے۔ قیامت کے دن یہی انکی مہمانی ہوگی۔

نحن خلقنٰکم فلولا تصدقون ۔۔ ہ

...پیدا کیا۔ پھر تم ہمارے دوبارہ زندہ کرنے کی کیوں تصدیق نہیں کرتے۔ کیا تم
...غور کیا۔ جو کچھ تم رحموں میں ڈالتے ہو۔ آیا تم ان سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔
...تمہارے درمیان موت کی میعادیں مقرر کی ہیں۔ اور ہم اس سے عاجز نہیں۔ کہ تمہاری
...جیسے اور بدل دیں۔ اور تمہیں ایسی صورت دیں۔ جسے تم جانتے بھی نہ ہو۔ تم ہمارے پہلے پیدا
...جانتے ہو۔ پھر کیوں عقل نہیں پکڑتے۔

تفسیر۔ اللہ تعالیٰ جب منکران آخرت کو آخرت کے عذاب سے ڈرا چکا۔ اور عذاب کی وجہ انکار
و کفر بیان کر چکا۔ تو پھر اس نے اثبات بعثت کی دلیل بیان کی۔ کہ لوگو تم دوبارہ زندہ ہونے کو
عجیب سمجھتے ... اس سے انکار کرتے ہو لیکن پہلی بار پیدا کرے پر جو دشوار تر ہونا چاہئے ذرا
غور نہیں کرتے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ جب ہم منی سے جو قطرہ آب سے زیادہ نہیں۔ آدمی
بناتے ہیں۔ تو مارنے کے بعد خاک کو زندہ کرنا ہمارے نزدیک کیا بڑی بات ہے۔

افرءیتم ما تحرثون ۔ الخ۔ بل نحن محرومون

ترجمہ۔ جو کچھ تم اسے بوتے ہو۔ تم نے اسے دیکھا نہیں۔ آیا تم اسے بوتے ہو۔ یا ہم اس کے بونے
والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں۔ تو اسکو چور چور کر ڈالیں۔ اور تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم تو نقصان
میں ... پڑ گئے۔ بلکہ محروم ہو گئے۔

افرءیتم الماء الذی تشربون ـــــ الخ فلولا تشکرون

ترجمہ۔ تم ... پانی بھی دیکھا جسے تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے۔ یا ہم
اتارتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں۔ تو اسکو کھارا کر دیں۔ پھر بھی کیا تم اللہ کی نعمتوں کا شکر نہ ادا کرو گے

افرءیتم النار التی تورون ۔ الخ فسبح باسم ربک العظیم

ترجمہ۔ جو آگ تم روشن کرتے ہو۔ کیا تم نے اسکو نہیں دیکھا۔ آیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا
یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے ہی اسکو مسافروں کے فائدے اور عبرت کی چیز بنایا ہے
... پیغمبر تم اپنے بزرگ پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔ مذکورہ بالا آیات میں اللہ
تعالیٰ نے پہلے بیان کیا۔ کہ تم کو ہم پیدا کرتے ہیں۔ نہ تم کسی اپنے جیسے کو۔ بلکہ پیدا کرنے کے
... اور اب و دانہ کو پکانے کے لئے آگ بھی ہم نے ہی بنائی ہے۔ اگر ہم نے یہ
... بنائی ہوتیں۔ تو پیدا ہونے کے بعد بھی تمہاری زندگی محال تھی۔
... تھا۔ شجر آتش سے مرخ و عفار جیسے وہ درخت مراد ہیں۔ جن سے رگڑ پا کر خود

سمجھو آگ نکل پڑتی ہے۔ چونکہ آگ کا کسی سبز درخت سے نکلنا بظاہر تعجب خیز ہے۔ اسلئے آگ کی پیدائش اور اس کے درخت سے نکلنے کو بیان فرمایا۔

فلا اقسم بمواقع النجوم ــ الخ رزقکم انکم تکذبون

ترجمہ۔ ہم قسم کھاتے ہیں تاروں کی جگہوں کی۔ اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔ کہ یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے۔ جو کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ جسے پاک فرشتوں کے سوا کوئی نہیں چھوتا۔ عالموں کے پروردگار کی طرف سے (پیغمبر پر) اتر رہا ہے۔ کیا تم اس کلام کو جھٹلاتے ہو۔ اور اپنا معمول بناتے ہو۔ کہ اسکو جھٹلاتے ہی رہو گے۔

لا یمسہ الا المطہرون۔ ظاہر آیت نفی پر دال ہے۔ اور مطہرون سے بقول حضرت ابن عباس فرشتہ مراد ہیں۔ جو شرک و گناہ کی آلودگیوں سے پاک ہیں۔ لیکن آیت معنی نہی کو بھی مشتمل ہے۔ اسی لئے نجس و جنب کو مصحف کا چھونا ممنوع اور منہی عنہ ہے۔ بعض احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کو طاہر ہی ہاتھ لگائیں۔

وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ یعنی کیا قرآن کے جھٹلانے کو تم کھانے پینے کی طرح لازم سمجھتے رہو گے۔

فلولا اذا بلغت الحلقوم ــــــــ ان کنتم صادقین

ترجمہ۔ جبکہ مرنیوالے کی جان گلے میں پہنچے۔ اور تم کھڑے دیکھتے ہو۔ اور ہم اس جانے والے کی بہ نسبت تمہارے نزدیک تر ہوں۔ مگر تم نہ دیکھ سکتے ہو۔ اگر تم کو جزا سزا نہیں ہے۔ تو تم نکلتی ہوئی جان کو کیوں نہیں لوٹا لیتے۔ اگر تم اپنے دعووں میں ایسے ہی سچے ہو۔

فاما ان کان من المقربین ــــــــ وتصلیۃ جحیم

ترجمہ۔ اگر مرنے والا ہمارے مقربوں میں سے ہے۔ تو اس کے لئے راحت و آرام نعمتوں سے بھری ہوئی جنت ہے۔ اور اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہے۔ تو اے پیغمبر تم پر دائیں والوں کا سلام ہو۔ اور اگر وہ گمراہ جھٹلانے والوں میں سے تھا۔ تو اس کے لئے گرما گرم پانی کی اور جلن اس کی ضیافت ہے۔

فسلام لک۔ یعنی اے ہمارے رسول ان لوگوں کا غم نہ کیجئے۔ وہ ہمارے عذاب کے نہ کہ انعام کے مستحق ہوئے۔ جو خیر و سلامتی تم ان کے لئے چاہتے ہو وہ تمہارے لئے ہے۔

ان ھذا لھو الحق الیقین

Marfat.com

... بالکل صحیح یقینی ہیں ۔ پس اے پیغمبر تم اپنے بزرگ پروردگار کے نام کی تسبیح کرو ۔

تفسیر سورۃ الحدید

... مدینہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں ۲۹ آیتیں اور ۵۴۱ کلمات اور ۲۴۷۶ حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبح للہ ما فی السموٰت ــ ہ ــ ہ ــ ہ ــ ہ ــ بذات الصدور

... جو چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ اللہ کے نام کی تسبیح کرتی ہیں ۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا ملک اسی کا ہے ۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے ۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے ۔ وہی شروع سے ہے اور آخر یعنی ہمیشہ تک رہے گا ۔ وہی اپنی صنعت وقدرت سے ظاہر اور ذات وصفات کے لحاظ سے پوشیدہ ہے ۔ اور اسے ہر بات اور ہر چیز کا علم حاصل ہے وہی ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ پھر عرش پر جا بیٹھا ۔ جو چیز زمین میں جاتی ہے ۔ اور جو اس سے نکلتی ہے ۔ اور جو آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہے ۔ وہ ان سب کو جانتا ہے ۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا ملک اسی کا ہے ۔ اور سارے کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں ۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر کے انہیں گھٹاتا بڑھاتا ہے ۔ اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے ۔

آمنوا باللہ ورسولہ ــــ ہ ــــ ان کنتم مومنین

اے لوگو ۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔ اور اس مال میں سے جس کا تم کو اگلوں کے بعد سے مالک بنایا ہے ۔ راہ خدا میں خرچ کرو ۔ اس لئے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور اس میں خرچ کریں ۔ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے ۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ اور رسول پر ایمان نہیں لاتے ۔ جو تم کو دعوت دیتا ہے ۔ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ ۔ اگر ... تم سے اس کا عہد بھی لے چکا ہے ۔

ھو الذی ینزل علی عبدہ ــــ ــ لرؤف الرحیم

ترجمہ۔ وہی ہے۔ جو اپنے بندہ پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے۔ تاکہ تم کو [illegible]
نور کی طرف نکالے۔ اور بے شک اللہ تم پر شفقت کرتا اور مہربان ہے۔

وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ ———— بما تعملون خبیر

ترجمہ۔ اور تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین سب
میراث کا وارث خدا ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے مکہ کی فتح سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا
اور راہ خدا میں لڑے۔ یوں اللہ نے ان میں سے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ تم
ہو۔ اللہ کو سب خبر ہے۔

من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسنا فیضعفہ لہ ولہ اجر کریم

ترجمہ۔ وہ کون ہے۔ جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ کہ وہ اس کو اس کا دونا کر دے گا۔ اور اجر عظیم الگ ہے۔

یوم تری المومنین والمومنٰت ———— ھی مولٰکم وبئس المصیر

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم اس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ایمان کا
نور انکے آگے آگے اور انکی داہنی طرف چل رہا ہو گا۔ اور کہا جاتا ہو گا۔ آج تمہارے لئے
بشارت ہے۔ کہ جنتیں جنمیں نہریں بہتی ہیں۔ تم انمیں ہمیشہ رہو گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی
ہے۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہاری
روشنی سے اجالا لیں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ جاؤ پیچھے کو لوٹ جاؤ۔ اور کہیں اور
تلاش کرو۔ اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا
جس کے اندر کی طرف ایمان والوں کے لئے رحمت ہو گی۔ اور باہر کی طرف منافقوں کے لئے
عذاب۔ اب وہ پکار پکار کر کہیں گے۔ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ ہی نہ تھے۔ [illegible]
ہاں تھے۔ لیکن تم نے اپنے نفسوں کو فتنہ میں ڈالا۔ اور لیت ولعل کرتے رہے [illegible]
میں شک کیا۔ اور آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم فرشتہ موت [illegible]
اور شیطان تم کو اللہ کے بارے میں دھوکے دیتا رہا۔ پس آج نہ تم سے فدیہ لیا جائیگا [illegible]
لوگوں سے جنہوں نے صریح کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہارا رفیق ہے [illegible]
ٹھکانا۔

تفسیر حتیٰ جاء امر اللہ۔ امر سے بعض کے نزدیک موت مراد ہے [illegible]
جھوکا جانا۔ اور غرور سے شیطان جو ہمیشہ اغوا کرتا اور نیک کاموں [illegible]

...ہو رہا ہے پہنچا۔ اب تک کا ثبات پر
...نہیں کریں۔ ...غفلت سے ...ہشیار ہو جائیں ؛

...إِلَى السَّمَاءِ ——— ٥ ——— ٥ ——— ٥ ——— مَا لَهَا مِن فُرُوجٍ

...ان لوگوں نے آسمان کو بھی نہیں دیکھا۔ جو ان کے سروں پر ہے۔ کہ ہم نے کیسے
...زینت دی ہے کہ اس میں کوئی رخنہ نہیں ؟ ؛ اور کہ ہم نے زمین کو کیسے پھیلا دیا اور
...بوجھل پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر قسم کے خوبصورت جوڑے اگائے ٥ تاکہ حق کی
...رجوع لانے والے بندوں کیلئے یہ باتیں ذریعہ بصیرت و نصیحت ہوں ٥ اور آسمان سے برکت
والا پانی برسایا۔ پھر بندوں کی روزی کیلئے اس پانی سے باغات، غلہ اور لمبی لمبی کھجوریں
...جن میں تہ بہ تہ گچھے آتی ہیں۔ اور ہم نے اسی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اور اسی طرح (بعد موت)
زمین سے نکلنا ہوگا ؛

چونکہ آیات حشر و نشر کے باب میں سابقاً مفصل لکھا جا چکا ہے۔ لہٰذا یہاں تکرار و اعادہ کی ضرورت نہیں
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ ——— ٥ ——— ٥ ——— فَحَقَّ وَعِيدِ

ترجمہ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی (نوح کو) جھٹلایا تھا۔ اور خندق والوں اور قوم ثمود و عاد
فرعون اور قوم لوط۔ بن کے رہنے والوں اور قوم تبع۔ ان سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا
تھا۔ ہماری دھمکی بھی پوری ہو کر رہی ؛

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ——— ——— ——— ——— مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ

ترجمہ۔ کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز رہے تھے ؟ (نہیں) بلکہ یہی لوگ از سر نو پیدا کرنے
کے باب میں شک میں پڑے ہوئے ہیں ؛
مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ہماری اول بار کی تخلیق کو مانتے ہوئے خلق مکرر اور اعادہ کے باب
میں شبہ کرتے ہیں۔ غلطی پر ہیں نہ یہ کہ اعادہ فی نفسہ محال ہے کیونکہ اگر یہ محال
ہوتا تو خلق اول بدرجہ اولیٰ محال ہونی چاہیئے تھی۔ جب ہم اس سے عاجز نہیں ہوئے
تو اس سے کیوں عاجز ہونے لگے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ ——— ٥ ——— ٥ ——— رَقِيبٌ عَتِيدٌ
ترجمہ۔ ...ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا کیا وسوسے
...گزرتے ہیں ...زیادہ قریب ہیں ٥ کیونکہ دو معلوم کرنے والے

الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم ——— لعلکم تعقلون

ترجمہ۔ کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ کے ذکر اور جو حق نازل ہوا ہے۔ اس کے سننے کے لئے انکے دل نرم ہوں۔ اور ان لوگوں کی مانند نہ بنیں جن کو پہلے کتاب دیگئی تھی۔ اس پر ایک مدت گذر گئی۔ تو انکے دل سخت ہو گئے۔ اور انمیں سے اکثر بدکار ہو گئے۔ آگاہ ہو۔ کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے اجڑنے کے بعد جلاتا سرسبز کرتا ہے۔ ہم نے تم سے آیات قدرت کھول کھول کر بیان کیں۔ تاکہ تم سمجھو۔

ان المصدقین والمصدقات واقرضوا اللہ ——— اصحاب الجحیم

ترجمہ۔ جو مرد اور عورتیں خیرات کرتے ہیں۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے ہیں۔ وہ ان کا دوچند کر دیا جائے گا۔ اور انکو اجر ملیگا۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ وہی اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہونگے۔ ان کا اجر انہیں ملیگا اور ان کا نور انکے ساتھ ہوگا۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہ دوزخی ہیں۔

تفسیر اولئک ھم الصدیقون الخ میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے۔ وہ سب صدیق و شہید ہیں۔ یعنی ان کا رتبہ بہت بڑا رتبہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اولئک ھم الصدیقون پر کلام ختم ہو جاتا ہے۔ شہداء سے بنا کلام ہے مطلب یہ ہے کہ شہداء اپنے رب کے قریب ہونگے۔ بظاہر یہی دوسرا مسلک زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس لئے کہ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو راہ خدا میں خیرات کرتے ہیں۔ جنکو مصدقین کہا گیا۔ اور سورت میں صدقہ ہی کی عام تاکید ہے۔ دوسرے وہ کہ راہ خدا میں مال خیرات کرنے کے علاوہ راہ خدا میں لڑکر مارے جائیں۔ ان کا رتبہ بالاتر ہونا چاہئے۔ وہی یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔

اعلموا انما الحیٰوۃ الدنیا لعب ولھو ——— الا متاع الغرور

ترجمہ۔ دنیا کی زندگی کھیل تماشہ۔ آرایش اور باہمی بر بولیاں اور مال و اولاد کی کثرت یہ سب اس مینہ کی مانند ہے۔ کہ اس کا برسنا اگانا کاشتکاری کو باغ باغ کرتا ہے۔ پھر وہ تمام کھیتی خشک ہو جاتی ہے۔ اور تو اس کو زرد دیکھتا ہے۔ اور پھر وہ روندھ کھندھ جاتی ہے۔ اور آخرت میں عذاب شدید بھی ہے۔ اور اللہ کی مغفرت اور خوشنودی بھی اور دنیا کی زندگی دھوکے کی پونجی ہے۔

سابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم ——— ذو الفضل العظیم

Marfat.com

ترجمہ۔ لوگو اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کے حاصل کرنے کے لئے دوڑو جس کا عرض آسمان و زمین کے طول و عرض کے برابر ہے۔ اور انکے لئے تیار کیگئی ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے۔ جس کو چاہے۔ عنایت کرے اور اللہ بڑا فضل و کرم والا ہے۔

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ——— الغنی الحمید

ترجمہ۔ جو مصیبتیں زمین پر آتی ہیں۔ یا خود تم کو پہنچتی ہیں۔ وہ سب کتاب محفوظ میں ہیں قبل اس کے کہ ہم دنیا میں ان کو ظاہر کریں۔ بالیقین یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل سہل ہی بات ہے۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ جو چیز تمہارے پاس سے جاتی رہے۔ اسپر غم نہ کرو۔ اور جو کچھ اللہ تم کو دے۔ اسپر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو خود بخل کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں۔ اور جو یہ باتیں سنکر بھی ان سے اعراض کرے۔ تو اللہ بے نیاز اور حمد کا سزاوار ہے۔

تفسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا ماس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ آدمی کسی حال میں غمگین اور خوش ہی نہ ہو۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ اتنا غم نہ کرے۔ کہ غم کی حد سے گذر کر اپنے کو خود ہلاکت میں ڈالنے لگے۔ اور نہ اتنا خوش ہو۔ کہ آپے سے باہر ہوکر سرکشی و عصیان پر کمر باندھے اسی لئے فرمایا۔ کہ وہ فرح جو اختیال و فخر تک جا پہنچے۔ اللہ کو پسند نہیں۔ نہ کہ خوشی اللہ کو پسند نہیں۔ ورنہ انعام الٰہی پر خوش ہونا اور اس کا شکر یہ ادا کرنا مطلوب ہے۔ اسی طرح غم بھی خاصہ طبیعت ہے۔ جو قطعاً گم نہیں ہوسکتا۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات ——— ان اللہ قوی عزیز

ترجمہ۔ تحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلیں دیکر بھیجا۔ اور ان کے ساتھ کتاب کو اتارا۔ اور ترازو کو بھی۔ تاکہ لوگ انصاف کو قایم کریں۔ اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا۔ کہ اس میں خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے فایدے بھی۔ تاکہ اللہ معلوم کرے۔ کہ کون کون بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ زبردست تو زور آور ہے۔

تفسیر مذکورہ بالا آیت میں بینات سے مراد دلائل خداوندی ہیں۔ اور میزان سے مراد مقیاس عدل و انصاف یعنی اوامر و نواہی [illegible] میں عرق و امتیاز نہ ہوتا ہے۔ اور موقعہ ملتا ہے کہ آدمی [illegible]

وانزلنا الحدید الخ - لوہے کے وجود سے بظاہر فایدے اور نقصان دونوں ہیں - فائدے تو بے حد بے شمار ہیں - کہ حیطۂ بیان میں نہیں آ سکتے - اگر لوہا پیدا نہ ہوتا تو تہذیب و تمدن نے ترقی کی کبھی منزل نہ طے کی ہوتی - زندگی کا ایک ایک کام کھانے پینے کے متعلق ہو - یا پہننے اوڑھنے کے متعلق - سفر ہو یا حضر لوہے کی مدد کے بغیر پیدا نہیں ہوتا - کہیں بالکل موقوف علیہ لوہا ہی ہے - تو کہیں بہت ضروری - بایں ہمہ نقصان کا بھی یہ عالم ہے - کہ دنیا میں جتنے جونی خرابے ہوتے ہیں - سب لوہے کی بدولت - اگرچہ لوہا بڑا جانستان اور جانستانی میں کام آنے والا ہے - اور قتل نفس سب سے بڑی برائی ہے - لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو نقصان عظیم سے تعبیر نہیں فرمایا بلکہ باس شدید سے تعبیر کیا - اس لئے کہ یہ انسان کا سوء استعمال ہے - کہ وہ لوہے سے ظلم اور ناحق جانستانی کرے - ورنہ چاہئیے - کہ حق کی حمایت اور ناحق کے خلاف میں لوہے سے کام لیا جائے - اسی لئے اللہ نے اسے پیدا کیا - اور فرمایا - فیہ باس شدید اور پھر فرمایا - کہ لوہا اتارا اور اس لئے اتارا ہے - تاکہ دیکھیں - کہ ہمارے بندوں میں سے کون کون لوہا یعنی تیغ و سنان اور توپ و تفنگ لے کر ہماری اور ہمارے رسولوں کی نصرت کے لئے کھڑا ہوتا اور ناحق کے مقابلہ میں حق کی حمایت کرتا ہے -

ولقد ارسلنا نوحاً و ابراھیم ———— وکثیر منھم فاسقون

ترجمہ - اور تحقیق ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا - اور رسالت و کتاب انکی اولاد میں رکھی - پس بعض انمیں سے راہ پر ہیں - اور اکثر انمیں سے بدکار ہیں -

ثم قفینا علیٰ اثارھم برسلنا و قفینا بعیسیٰ ———— وکثیر منھم فاسقون

ترجمہ - پھر ہم نے انکے پیچھے پیچھے اور رسول بھیجے - اور انکے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا - اور اسکو انجیل دی - اور جو لوگ انکے پیرو ہوئے - انکے دلوں میں رحم اور ترس رکھا - اور ترک دنیا جو انہوں نے خود ایجاد کیا - ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا - بلکہ انہوں نے ہی اللہ کی خوشنودی کے لئے ایجاد کر لیا تھا - لیکن جیسا چاہئیے - اس کی رعایت کا حق ادا نہ کر سکے - پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے - ہم نے انہیں انکے اجر دیئے - اور انمیں سے بہت سے گنہگار رہیں -

فاٰتینا الذین اٰمنو - یعنی پیروان عیسیٰ نے از خود رضا جوئی خدا کے لئے رہبانیت دنیا کو چھوڑ بیٹھے - جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تھا - اور باوجود خود ترک دنیا کرنیکے اس کا حق ادا نہ کر سکے - بلکہ فسق و فجور میں آلودہ ہونے چلے گئے - انمیں سے جن

Marfat.com

لوگوں نے اسلام کا زمانہ پایا۔ اور ایمان صحیح لائے وہ مستحق اجر و ثواب ہیں۔ ... میں پڑے رہنے کے باوجود جزا و ثواب سے محروم ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ـــــــــــــ واللہ ذو الفضل العظیم

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ تم کو دوہرا حصہ دے۔ اور ایسا نور عنایت کرے۔ کہ تم اس کی روشنی میں چلو۔ اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل پر کچھ بھی دسترس نہیں رکھتے۔ ولیکن ہم کہتے ہیں کہ فضل و کرم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے وہ دے۔ اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

تفسیر۔ یا ایہا الذین آمنو۔ خطاب ہے مومنین اہل کتاب کی طرف کہ اپنے اہل کتاب ایمان والو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں دوہرا اجر دیگا۔ قیامت کے دن اور نور عنایت ہوگا اور تمہارے گناہ معاف۔ لیکن اگر تم ایمان و اسلام نہ لائے۔ تو قیامت کے دن محروم ہو گے۔ لئلا یعلم کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض کی رائے ہے۔ کہ لئلا کا لا زائد ہے اور یقدرون کی ضمیر انہیں کی طرف راجع۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اہل کتاب جان لیں۔ کہ ... جیسا کہ دعوے کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم پر کچھ بھی دسترس نہیں رکھتے۔ فضل و کرم ... ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے۔ عطا کرے اور جسے چاہے۔ محروم رکھے۔ بعض نے کہا ہے لا زائد نہیں ہے۔ اور یقدرون کی ضمیر رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ کی طرف راجع ہے اور مدعا آیت کا یہ ہے۔ کہ یہ ہم نے اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ رسول اور اصحاب رسول کو اللہ کے فضل و کرم پر ایک ذرہ بھی دسترس نہیں ہے۔ بلکہ ... اللہ تعالیٰ نے آگاہ کر دیا۔ کہ اللہ کے فضل پر دسترس کسی کو بھی نہیں ہے۔ ... بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے اپنے فضل سے مخصوص کرے۔ اور جسے ...

تفسیر سورۃ المجادلۃ

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بائیس آیتیں ... کلمات ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

قد سمع اللہ قول التی ——————— ان اللہ لعفوٌ غفور

بیشک پیغمبر اللہ نے اس عورت کی بات سن لی - جو اپنے شوہر کے بارہ میں تجھ سے جھگڑتی اور اللہ سے شکایت کرتی ہے - اور اللہ تم دونوں کی باتیں سنتا تھا - بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے - جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کر گذریں - وہ انکی مائیں نہیں ہیں - انکی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے - وہ تو ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہہ بیٹھتے ہیں - اور اللہ بیشک معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے -

تفسیر - ان آیات میں ظہار کی لغویت اور خولہ اور اس کے شوہر اوس کا قصہ بیان ہوا ہے ظہار کی صورت یہ ہے - کہ شوہر اپنی بیوی سے کہدے کہ تو میرے لیئے ماں کی برابر ہے یا تیری پیٹھ میرے لیئے ماں کی پیٹھ ہے - جاہلیت کے زمانہ میں یہ بھی طلاق کا حکم رکھتا تھا - اگر شوہر بیوی سے ظہار کر گذرتا - تو باہم تفریق و طلاق ہو جاتی - اوس بھی اپنی بیوی خولہ کو کسی وقت غصہ میں یہی کہہ بیٹھے - اگرچہ پھر اس پر نادم ہوئے - لیکن چونکہ اس زمانہ میں رسماً طلاق و ظہار کا ایک حکم تھا - کہا کہ اب کیا ہوتا ہے - تم مجھ پر حرام ہو چکیں - خولہ نے کہا یہ بھی کہیں طلاق ہوتی ہے - پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ماجرا بیان کیا - چونکہ ابتک اس باب میں خدا تعالیٰ کا کوئی حکم نہیں آیا تھا - اور رسم وہ تھی جو بیان ہوئی - آپ نے فرمایا - کہ تم اوس پر حرام ہو چکیں وہ سن کر رونے لگی اور اپنے فقر و فاقہ اور تنہائی اور بچوں کی بیکسی پر رونے اور اللہ سے شکایت کرنے لگی - اور بار بار رسول اللہ سے عرض کیا - کہ کوئی سبیل بھی باہم جمع ہو سکنے کی ہے لیکن آپ نے ہر بار نفی میں جواب دیا - اور خولہ کا گریہ و بکا بڑھتا گیا - اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی - اور ظہار کی لغویت کی خبر آگئی - آپ نے فرمایا - کہ جاؤ اپنے شوہر کو بلا لاؤ - وہ آیا - تو آپ نے یہ آیات سنائیں - اور زن و شوہر کو جمع کر دیا -

والذین یظٰھرون من نسآئھم ثم یعودون ——————— واللہ بما تعملون خبیر

ترجمہ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں - اور پھر لوٹیں اسی بات کی طرف جو کہی تھی - تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل انکو ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے - تم کو اس کے ذریعہ تنبیہ کی جاتی ہے - اور جو کچھ تم کرتے ہو - اللہ جانتا ہے -

ثم یعودون لما قالوا اس کے دو معنی ہیں - اول کہ جس بات کو اپنے اوپر اپنے قول سے حرام کیا اسی کے ارتکاب کی طرف پھر لوٹیں - یعنی ظہار سے نادم ہو کر زناشوئی کی طرف

Marfat.com

رجوع کرنا چاہیں۔ دوسرے یہ کہ ظہار کرنے کے بعد پھر ظہار کریں۔ تو چونکہ وہ ایک [illegible]
مرتکب ہوئے ہیں۔ انہیں ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ یہ کفارہ غلیظہ اس لئے [illegible]
تاکہ لوگ اس کے ارتکاب سے احتراز کریں۔ اور نصیحت پکڑیں۔ کہ آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔

فمن لم یجد فصیام شہرین ———— وللکفرین عذاب الیم

ترجمہ۔ پھر جس کو غلام آزاد کرنے کا مقدور نہ ہو۔ وہ متواتر دو ماہ کے روزے رکھے ان سے قبل کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور منکروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

ان الذین یحادون اللہ ورسولہ ———— علی کل شیء شہید

ترجمہ۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے عداوت و مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ذلیل کئے جائینگے جیسے کہ ان سے پہلے والے ذلیل کئے گئے۔ اور ہم نے کھلے کھلے احکام اتار دیئے۔ اور کافروں کے لئے خوار کرنے والا عذاب ہے۔ اس دن جبکہ اللہ ان سب کو دوبارہ جلائے گا۔ پھر بتائے گا کہ وہ کیسے کیسے عمل کرتے رہے ہیں۔ اللہ ان سب کو گنتا گیا ہے۔ اور وہ انکو بھول گئے ہیں۔ اور اللہ ہر بات کو دیکھ رہا ہے۔

الم تر ان اللہ ———— ان اللہ بکل شیء علیم

ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا۔ کہ اللہ جانتا ہے۔ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تین آدمیوں کا کوئی مشورہ نہیں ہوتا۔ لیکن وہ چوتھا ہوتا ہے۔ اور نہ پانچ کا کوئی مشورہ نہیں ہوتا۔ لیکن وہ چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ کا کوئی صلاح ہوتا ہے۔ لیکن وہ انکے ساتھ ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ پھر وہ جو جو باتیں کرتے رہے تھے۔ قیامت کے دن انہیں جتائیگا۔ بالیقین اللہ سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

الم تر الی الذین نھوا ———— فبئس المصیر

ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنکو چپکے چپکے بات چیت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور گناہ کی زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں [illegible] تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو تم کو ایسے لفظوں میں سلام کرتے ہیں۔ جن سے اللہ نے [illegible] بھیجا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ اس کی پاداش میں [illegible]

Marfat.com

ہیں کیا۔ ان کے لئے جہنم کی سزا بہت ہے۔ جس میں جلیں گے۔ اور وہ ان کا برا ٹھکانا ہے
یہود منافق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔ تو بجائے السلام علیکم کے
علیکم کہتے۔ یعنی تم پر موت ہو۔ تم مرو۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ شخص واقعی نبی ہے۔ تو جو کچھ
ہیں۔ اس کی سزا میں ہم پر عذاب الٰہی کیوں نہیں آتا۔ اللہ نے فرمایا۔ کہ انکے لئے عذاب
باقی ہے۔ دنیا میں جو عذاب کسی پر آتا ہے۔ وہ مشیت و مصلحت کے موافق آتا ہے۔ چونکہ
مصلحت نہیں۔ اس لئے دنیا میں ان پر عذاب نہیں آتا۔

یایہا الذین آمنوا اذا تناجیتم ———— فلیتوکل المؤمنون

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم ایک دوسرے سے سرگوشی کرو۔ تو گناہ ظلم اور نافرمانی
رسول کی بابت سرگوشی نہ کرو۔ اور بھلائی اور پرہیزگاری کی بابت سرگوشی کرو۔ اور اس اللہ سے
ڈرو۔ جس کی طرف قیامت کے دن جمع کئے جاؤ گے۔ سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے۔ تاکہ
ایمان والے اس سے غم کریں۔ حالانکہ اس سے انہیں نقصان کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر یہ کہ خدا
چاہے۔ اور مومنوں کو چاہئے۔ کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔

تفسیر لیس بضارھم یعنی سرگوشی یا شیطان سے مومنوں کو کچھ نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ
منافقین کے حق میں ہے۔ یعنی اے لوگو جو زبان سے ایمان لاتے ہو۔ اور ابھی دل میں ایمان نے
جگہ نہیں کی ہے۔ برائی کی بابت سرگوشی نہ کرو۔ ہاں بھلائی کی بات چیت کرو۔ کہ تمہیں بھی کچھ فائدہ
ہو ورنہ تمہاری ان باتوں سے سچے مومنوں کا بگڑتا ہی کیا ہے۔

یایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا ———— واللہ بما تعملون خبیر

اے لوگو جو ایمان لاتے ہو۔ جب تم سے کہا جائے۔ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ تو کھل بیٹھا
کرو۔ اللہ تم کو کشائش دے گا۔ اور جب کہا جائے۔ کہ اٹھ کھڑے ہو۔ تو اٹھ کر کھڑے ہو
جاؤ۔ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں۔ اور جنکو علم دیا گیا ہے۔ اللہ انکے درجے بلند کریگا۔
جو تم کرتے ہو۔ اللہ جانتا ہے۔

ان آیات میں آداب مجلس کی تعلیم کی گئی ہے۔ کہ جب کھل کر بیٹھے۔ دوسروں کو جگہ
دے۔ تو اسمیں تامل نہ کرنا چاہئے۔ مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ آیت یوں نازل
ہوئی۔ رسول اللہ اہل بدر کی عزت کیا کرتے تھے۔ ایک دن مجلس جمی ہوئی تھی۔ کہ چند اہل
بدر جگہ کے منتظر کھڑے رہے۔ لوگوں نے ان کو جگہ نہ دی۔ آخر آپ نے

Marfat.com

نام بنام لوگوں کو اٹھنے اور سرکنے کا حکم دیا۔ تب انکو بیٹھنے کی جگہ ملی۔ اسی بابت ...
ہوئی۔

یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم ——— فان اللہ غفور رحیم

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو۔ جب تم کو رسول کے کان میں کوئی بات کہنی ہو۔ تو کان میں ... کہنے سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر اور دلوں کو پاک کرنے والا ہے۔ پھر اگر نہ پاؤ تو اللہ بڑا معاف کرنیوالا اور مہربان ہے۔

تفسیر۔ بڑے آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی مجلس میں آتے ہیں۔ صاحب مجلس سے وہ ضرورت و بلا ضرورت جو کچھ کہتے ہیں۔ عموماً کان میں کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اغنیا ستاتے تھے۔ اور غریبوں کو بات کرنے کا موقعہ نہ دیتے تھے۔ اللہ تعالے نے حکم دیا۔ کہ آئندہ جو کوئی رسول سے سرگوشی کرے۔ تو چونکہ آداب مجلس کے خلاف ہے پہلے سے کچھ صدقہ نکالے۔ مدعا یہ تھا۔ کہ بدون ضرورت کے سرگوشی نہ کی جائے۔ اس سے یہ فایدہ ہوا۔ کہ اغنیا نے سرگوشی کم کردی۔ عوام کو کہنے سننے کا زیادہ موقعہ ملنے لگا۔ نیز جو منافق مجلس میں آتے اور ناحق سرگوشی کرکے ضایع کیا کرتے تھے۔ وہ بھی اب صدقہ کا نام سنکر الگ ہو بیٹھے۔ باقی رہے سچے مسلمان ان کو واقعی کوئی ضرورت ہوتی تھی۔ تو ادائے صدقہ میں کچھ تامل نہ تھا۔ اور جو تہی دست تھے معاف تھے۔

ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم ——— واللہ بصیر بما تعملون

ترجمہ۔ کیا تم اس سے ڈر گئے۔ کہ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ ادا کیا کرو۔ پس جب تم یہ نہ کر سکے اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ تو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی ... کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ وہ سب جانتا ہے۔

تفسیر۔ صدقہ کا حکم آنے پر سرگوشی لوگوں کی رسول اللہ سے بند ہوگئی۔ جو فی الجملہ ... تھا۔ لیکن اصلی مدعا یہ تھا۔ کہ لوگ نفاق سے نکل کر اخلاص و عمل اختیار کریں۔ اس ... ہوئی۔ کہ لوگو صدقہ دینے سے تم لوگ ڈر گئے۔ دیکھو اب سرگوشی ... یہ نہیں کر سکتے۔ تو نہ سہی۔ آیندہ روزہ نماز زکوٰۃ کی ہی پابندی کرو۔ ... اصلی غرض ہے۔

الم تر الی الذین تولوا

... ان لوگوں کو دوست بنایا - جنہوں نے ہم دوستی باندھی ہے - ان لوگوں سے جن پر ... یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں - نہ ان میں سے اور باوجود جاننے کے جھوٹی قسمیں کھاتے ... سخت عذاب تیار کیا ہے - جو کچھ وہ کرتے ہیں - بُرا کرتے ہیں -

... منافقوں کے بارہ میں ہے - جو ایک طرف مسلمانوں سے ملے رہتے تھے - دوسری طرف ... اظہار کرتے تھے - اور اودھر بھی قسمیں کھاتے تھے - اور ادھر بھی کہ ہم تمہارے ...

... ایمانہم جنۃ ———— فلھم عذاب مھین

... انہوں نے ... کو اپنے بچاؤ کا ذریعہ بنا رکھا ہے - اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں پس ... خوار کرنے والا عذاب ہے -

... عنہم ———— ھم فیھا خالدون ———— الا انہم ھم الکاذبون

... ان کے مال ہی انکے کچھ کام آئے گا - نہ اولاد ہی - وہ دوزخی ہیں - اور ہمیشہ ... رہیں گے - جس دن اللہ ان سب کو زندہ کرے گا - اس کے سامنے بھی قسمیں کھائینگے ... سامنے کھاتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - ہم بھی کچھ ہیں - سنو جی وہ بالکل جھوٹے ہیں -

... علیہم الشیطان ———— ھم الخاسرون

... شیطان ان پر غالب آ گیا ہے - اور اللہ کی یاد انکو بھلا دی ہے - وہ شیطان کی جماعت ... شیطان کی جماعت نقصان اٹھانے والی ہے -

... یحادون اللہ ورسولہ ———— ان اللہ قوی عزیز

... اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کرنے پر اڑتے ہیں - وہ ذلیل ترین لوگوں میں ... - اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے - کہ میں اور میرے رسول آخر کار غالب آئیں گے - بیشک ... زبردست ہے -

... قوما یومنون باللہ والیوم الآخر ———— رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

... تم نہ دیکھو گے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں - ان لوگوں ... جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہیں - اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے ... کیوں نہ ہوں - یہی وہ لوگ ہیں - جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ... روح سے انکی تائید کی ہے - اور ان کو وہ جنتوں میں جگہ دے گا -

Marfat.com

جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ انہیں میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ۔

تفسیر۔ آیات مذکورہ بالا میں مخلصین فی الایمان کی خصوصیت ... گئے ہیں۔ کہ جو لوگ واقعی اور سچا ایمان رکھتے ہیں۔ وہ دشمنان خدا و رسول سے ... کیونکہ دشمنان خدا اور رسول کی دوستی خدا و رسول کی دوستی کیا ... چنانچہ منقول ہے کہ یہ آیات ابوبکر صدیق، مصعب ابن عمیر، عمر ابن الخطاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں نازل ہوئیں جنہوں نے اسلام لانے کے بعد اپنے باپ۔ اپنی اولاد۔ اپنے بھائی اور اپنے کنبہ والوں سے نہ صرف قطع تعلق کیا۔ بلکہ ان سے لڑے۔ اور اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل ...

تفسیر سورۃ الحشر

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۲۴ آیتیں۔ ۴۴۵ کلمات اور ... حروف ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض ـــــــــ فاعتبروا یا اولی الابصار

ترجمہ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ وہی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر پر اصرار کیا تھا۔ انکے شہر و دیار سے نکالا۔ جو ان کا پہلا حشر ہے۔ مسلمانو تم گمان بھی نہ کرتے ہو گے۔ کہ وہ نکالے جائیں گے اور وہ گمان کرتے تھے۔ کہ انکے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گے۔ پس اللہ نے انکو پکڑا اس طرف سے جس طرف سے کبھی انہیں وہم بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ کہ اپنے گھروں کو اپنے اور ایمان والوں کے ہاتھوں اجاڑنے لگ۔ پس اے بصیرت والو۔ اس سے عبرت پکڑو۔

تفسیر۔ اس سورۃ کا نام سورہ نضیر بھی ہے۔ اس لئے کہ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلاوطن کیا ... جب حضور مدینہ میں تشریف لائے۔ تو بنی نضیر نے آپ سے ... اور نہ انکے ساتھ ہو گی اور ... جب غزوہ بدر ... یہ لوگ باہم چرچا کرنے لگے۔ کہ یہ تو وہی نبی ...

Marfat.com

فرشتہ اور جن کے علاوہ اعمال [illegible]

بات منہ سے نہیں نکلتا لیکن [illegible]

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ [illegible]

ترجمہ: اور موت کی سختی واقعی آ گئی یہی [illegible]

یہی دھمکی کا دن ہے۔ اور ہر نفس آ پہنچا جس کے ساتھ [illegible]

گواہ ہوگا۔ تو اس غفلت میں تھا پس ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا [illegible]

تفسیر: موت اسقدر یقینی ہے کہ اسے آیا ہوا سمجھنا چاہیے [illegible]

کترا تا ہے۔ اور اس کترا لینے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ موت کے بعد نفخ صور [illegible]

یقینی ہے کہ گویا پھونکا جا چکا۔ اور ہماری طرف سے منکروں کو کہا جاتا ہے کہ [illegible]

جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ نفخ صور کے بعد حساب کتاب بھی آنا نزدیک اور یقینی ہے [illegible]

سامنے حاضر کیا گیا ہے۔ کوئی فرشتہ اسے ہانکتا ہوا [illegible]

بھلائی اور برائی اعمال کی گواہی کیلئے اس کے ساتھ جاتا ہے اور ہماری طرف سے [illegible]

کہ تو دنیا میں غفلت میں پڑا ہوا تھا اور اس دن کا تجھے خیال [illegible]

آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے۔ تیری نگاہ بھی اتنی تیز ہو گئی ہے کہ جو تجھے [illegible]

تھا وہ آج یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ [illegible]

ترجمہ: اور اس کے ساتھ رہنے والا (فرشتہ) کہے گا [illegible] اعمال) [illegible]

تیار ہے (ہمارا حکم ہوگا) ڈالدو جہنم میں ہر سرکش کافر کو [illegible]

والے بے شک کرنے والے کو [illegible]

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ [illegible]

ترجمہ: اس کا ساتھی کہے گا اے میرے [illegible]

کی گمراہی میں پڑا تھا۔ اللہ فرمائیگا۔ تم میرے سامنے [illegible]

دھمکی پہنچا چکے تھے۔ ہمارے یہاں بات بدلی نہیں جاتی [illegible]

تفسیر: [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کو شکست ہوئی ۔ تو اس قبیلہ کے چند آدمی مکہ پہنچے ۔ اور قوم
[illegible] پیغام دیا ۔ کہ ہم اس مدعی نبوت کے خلاف تمہارے ساتھ ہیں ۔ اور خانہ کعبہ میں داخل
[illegible] ہم عہد و پیمان کیا ۔ ابھی اشراف یہود مکہ ہی میں تھے ۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] اور بنی نضیر کی اس حرکت کی خبر پہنچائی ۔ آپ نے حکم دیا ۔ کہ کعب بن الاشرف
[illegible] مکہ پہنچا تھا قتل کر دیا جائے ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے اسے قتل کر دیا ۔
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان پر چڑھ جانے کا حکم دیا ۔ جو زہرہ
[illegible] قصبہ میں رہا کرتے تھے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ۔ دیکھا ۔ کہ کعب بن الاشرف
[illegible] ہیں ۔ کہا کیا ابھی کوئی اور آفت ہم پر آنی ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ اب تم لوگ
مدینہ سے نکل جاؤ ۔ انہوں نے کہا مرنا منظور مگر یہ منظور نہیں ۔ چنانچہ جنگ کی منادی کرا دی ۔
عبداللہ ابن ابی وغیرہ منافقین نے بھی کہلا بھیجا ۔ کہ خبردار قلعہ سے نہ نکلنا ۔ اگر مسلمان تم سے
لڑے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ اب یہود نے رسول اللہ کے ساتھ غدر کا ارادہ کیا ۔ اور
پیغام بھیجا ۔ کہ فلاں مقام پر آپ اپنے تیس آدمی لے کر آئیے ۔ ہم بھی تیس آدمی لیکر آئیں گے ۔
[illegible] آپ کی باتیں سنیں گے ۔ اگر ان تیس آدمیوں نے آپکی تصدیق کی ۔ تو ہم سب آپ پر
ایمان لے آئیں گے ۔ چنانچہ فریقین درمیان میں ایک جگہ پر جمع ہوئے ۔ اس کے بعد کہا
[illegible] دونوں طرف سے تین تین آدمی نکل کر ایک جگہ جمع ہوں ۔ چنانچہ آپ نے اسے بھی منظور
کیا ۔ یہود میں سے تین دلاور خنجر لے کر آئے ۔ اور انہوں نے ارادہ کیا ۔ کہ کچھ ہو ۔ آج محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کر دیں گے ۔ جس وقت یہود میں یہ سازش ہو رہی تھی ۔ ایک
[illegible] یہودیہ نے جس کا بھائی انصاری مسلمان تھا ۔ اپنے بھائی کو اس کی خبر دی ۔ اور قبل
[illegible] کہ رسول اللہ تین آدمیوں کے ساتھ یہود کے پاس جائیں ۔ آپ کو اس کی اطلاع
[illegible] آپ جاتے جاتے لوٹ آئے ۔ اور دوسرے دن صبح کو مسلمانوں کے ساتھ
[illegible] محاصرہ کر لیا ۔ جو بیس دن تک قایم رہا ۔ اب وہ مرعوب ہوئے ۔ اور منافقین
[illegible] مایوس ہو گئے ۔ اور صلح کی درخواست کی ۔ آپ نے فرمایا ۔ بس اب سلامتی
[illegible] ہے ۔ کہ مدینہ سے نکل جاؤ ۔ مجبوراً انہوں نے اسکو منظور کیا ۔ اور
[illegible] اسباب اونٹوں پر لاد کر شام کی طرف نکل گئے ۔ یہی ان کا پہلا حشر تھا
[illegible] اس کے پہلے جلاوطنی کی نوبت نہیں آئی تھی ۔ لاول الحشر

کے معنی ہیں یہ توجیہ ہی بیان کیگئی ہے کہ وادی ارض المحشر [illegible]
شام ہے۔ جہاں سے حشر قیامت شروع ہو گا۔

ولولا ان کتب الله علیهم ——— [illegible]

ترجمہ۔ اگر اللہ تعالےٰ اون کے لئے جلا وطنی نہ لکھ چکا ہوتا تو ان کو دنیا میں ہی [illegible]
آخرت میں تو ان کے لئے عذاب دوزخ ہونا ہی ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ [illegible]
رسول کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ سے مخالفت کرے تو انہیں اللہ تعالیٰ سخت [illegible]
والا ہے

ما قطعتم من لينة او تركتموها ——— [illegible]

ترجمہ مسلمانو تم نے جو انکے کھجور کے درخت کاٹ دیئے۔ یا ان کو انکی جڑ پر [illegible]
یہ سب خدا کے حکم سے تھا۔ اور اس لئے تھا۔ کہ اللہ بدکاروں کو رسوا کرے۔

تفسیر۔ جب یہود متحصن ہو بیٹھے اور رسول اللہ نے محاصرہ کیا تو آپ نے حکم دیا کہ [illegible]
کے کھجور کے درخت کاٹ ڈالے جائیں۔ چنانچہ کچھ درخت کاٹے گئے۔ اور کچھ چھوڑ دیئے گئے
یہود کو اپنے کھجوروں کا کٹنا نہایت شاق گذرا۔ اور مسلمانوں سے کہا کہ تم تو فساد فی الارض
برا کہتے ہو۔ خود کیا کر رہے ہو مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ ان درختوں کا کاٹنا [illegible]
اس آیت سے وہ معاملہ صاف ہو گیا۔ کہ جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم [illegible]
بنا پر حکم دیا تھا۔ اور خدا کو منظور تھا۔ کہ یہود کو ذلیل و رسوا کرے۔ یہ [illegible]
کی ایک صورت تھی۔

وما افاء الله على رسوله منهم فما اوجفتم ——— [illegible]

ترجمہ۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا ہے۔ اس [illegible]
گھوڑوں اور اونٹوں سے کچھ دوڑ دھوپ نہیں کی۔ مگر اللہ کو یہ عادت ہے [illegible]
رسولوں کو جس پر چاہے۔ قابض کر دے۔ اور اللہ تو ہر [illegible]

ما افاء الله على رسوله من اهل القرى ——— [illegible]

ترجمہ۔ جو کچھ اللہ اپنے رسول کو قریوں میں سے دلوائے [illegible]
قرابت داروں۔ یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق [illegible]
تقسیم یہاں گھومتا [illegible]

Marfat.com

... سے اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بالیقین اللہ سخت
سزا دینے والا ہے۔

... بنی نضیر جو سامان اونٹوں پر لد چکا اپنے ساتھ لے گئے۔ اور باقی کچھ چھوڑ گئے
... رسول اللہ نے مہاجرین میں تقسیم کر دیا۔ انصار میں سے صرف تین آدمیوں کو دیا۔ جو
... محتاج تھے۔ یہ انصار کو کچھ گراں ہوا۔ اور کہا کہ رسول اللہ کو یہ مال بھی خیبر کے مال
... کی طرح سب مسلمانوں میں تقسیم کرنا چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی۔ کہ لوگو
بنی نضیر مدینہ سے قریب ہی رہتے تھے۔ تم کو انکے مقابلہ میں گھوڑوں۔ اونٹوں پر چڑھ کر
... کرنی پڑی۔ اگر یہ غنیمت لوٹ میں ہاتھ آئی ہوتی۔ تو اسمیں تمہارا حصہ تھا۔
... بنی نضیر ہاتھ لگائے اللہ نے دیا ہے۔ تو تم اس میں حصہ بخرے کیسے چاہتے ہو۔ یاد
رکھو۔ کہ جو مال اس طرح بے جنگ و جدال ہاتھ آئے۔ وہ اللہ۔ اس کے رسول۔ قرابتداروں
یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔ سو رسول اللہ نے حقداروں میں تقسیم کیا۔ اگر خود
... لیا ہوتا۔ تو بھی تم کو کچھ خیال نہ کرنا چاہئے تھا۔ اس حالت میں بدگمانی سے کام لینا نہایت
... ہے۔ اور شیوۂ اطاعت و فرمانبرداری کے بالکل خلاف ہے۔ تمہیں مناسب یہ ہے
کہ رسول دے۔ اسے لو جسمیں تمہارا حق نہ جائے۔ مان لو کہ اسمیں تمہارا کوئی حق
نہیں ہے۔ اگر اس کے خلاف کرو گے۔ عذاب الٰہی میں گرفتار رہو گے۔ جو نہایت سخت ہے۔

للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا ——— اولٰئک ھم الصٰدقون

یہ مال بے سعی و تلاش الدوئے۔ وہ غریب مہاجروں کا حق ہے۔ جو اپنے گھروں اور
اپنے مال سے نکالے گئے ہیں۔ جو اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ اور
اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جو سچے ہیں۔

والذین تبوء و الدار والایمان ——— فاولٰئک ھم المفلحون

... اس مال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو اپنے گھروں میں مہاجرین کے آنے سے پہلے
... تھے۔ جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے۔ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے
دلوں میں حاجت نہیں پاتے اس مال و دہش کو دیکھ کر جو مہاجرین کو دی جائے۔
... خود ان کو حاجت ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو
... بچا لئے جائیں۔ وہی فلاح پانے والے ہیں۔

Marfat.com

والذین جآءو من بعدھم یقولون ———

ترجمہ۔ اور اس مال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو مہاجرین اولین کے [illegible]
مکہ میں رہتے ہوئے کہتے تھے۔ اے ہمارے پروردگار۔ ہمارے اور ہمارے [illegible]
گناہ معاف کر۔ جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کی [illegible]
کھوٹ کینہ نہ ڈال۔ جو ایمان لا چکے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار تو [illegible]
اور رحم والا ہے۔

الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم ——— ذالک بانھم قوم لا یفقھون

ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا۔ جو اپنے بھائی اہل کتاب کافروں سے کہتے
تھے۔ کہ اگر تم نکالے جاؤ گے۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ اور تمہارے بارہ میں
ہرگز کسی کا کہنا نہیں مانیں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی چھڑ جائے گی۔ تو ہم تمہاری مدد کریں گے
اور اللہ گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے جائیں۔ تو یہ انکے ساتھ نہیں نکلیں گے
اور اگر لڑائی ہونے لگے۔ تو انکی مدد نہ کریں گے۔ اور اگر انکی مدد کریں بھی تو بالیقین پیٹھ پھیر کر
بھاگ کھڑے ہونگے۔ پھر کسی طرف سے مدد بھی نہ پائیں گے۔ تمہارا خوف انکے دلوں میں
خدا سے بھی زیادہ ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

لا یقاتلونکم جمیعاً الا فی قریً ——— بانھم قوم لا یعقلون

ترجمہ۔ یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے۔ لیکن محفوظ گاؤں میں یا دیواروں کی آڑ میں
ہو کر انکی دھاک انہیں میں بہت ہے۔ تم سمجھو گے گویا وہ سب ایک دل ہیں۔ حالانکہ
انکے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

کمثل الذین من قبلھم قریباً ——— وذالک جزآؤا الظالمین

ترجمہ۔ انکی مثال ان لوگوں کی سی مثال ہے۔ جو ان سے پہلے قریب ہی [illegible]
کی سزا کا مزا چکھ چکے ہیں۔ اور آخرت میں بھی انکو دردناک عذاب ہوگا۔ [illegible]
کی مثال شیطان کی سی مثال ہے۔ کہ انسان سے کہا۔ انکار کر [illegible]
تو اس سے کہا۔ کہ مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ میں تو اللہ [illegible]
ڈرتا ہوں۔ پس ان دونوں کا انجام یہی ہے۔ کہ دونوں [illegible]
اسی میں رہیں۔

...کا ذکر کیا گیا ہے اور منافقین کی باہمی قرارداد اور انکے حال کا مذکور ہے
...منافق ان یہود سے سب کچھ کہتے ہیں۔ اور بجائے خود اپنے آپ کو بہت کچھ
...لیکن درحقیقت ہیچ ہیں۔ وقت پر اپنے یاروں کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے
...ایسے پڑینگے۔ کہ سب کو بھول جائیں گے۔ کیونکہ انہیں بھی وہی اہل مکہ
...والا ہے۔ جو عنقریب اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور یہود کو بہکانے
...شیطان صفت ہیں۔ کہ پہلے ان کو لڑائی پر آمادہ کرینگے۔ جب وقت آئے گا
...الگ ہو جائیں گے۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ———— بما تعملون خبیر

...لوگو جو ایمان لا چکے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور ہر شخص غور کرے۔ کہ کل قیامت کے
...کیا بھیجا ہے۔ اور پھر بھی اللہ سے ڈرتے رہو۔ بالیقین اللہ جانتا ہے
...تم کرتے ہو۔

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ ———— اولئک ھم الفاسقون

...ان لوگوں کی مانند نہ بنو۔ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی انکو ایسا
...میں ڈالا۔ کہ اپنے آپ کو بھی بھلا بیٹھے۔ یہی لوگ تو بدکار ہیں۔ یعنی جو لوگ اللہ
...جاتے ہیں۔ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑتے۔ بلکہ اپنا ہی کچھ بگاڑتے ہیں۔ کہ
...کیلئے انہیں جو کچھ کرنا چاہیئے۔ نہیں کرتے۔

لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ ———— وھو العزیز الحکیم

...دوزخی اور جنت والے برابر نہیں۔ جو جنتی ہیں۔ وہ آخرت میں کامیاب ہونگے
...اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا۔ تو تم اس کو اللہ کے خوف سے جھکا
...پھٹا ہوا دیکھتے۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ سوچیں۔
...ایسا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ پوشیدہ و ظاہر سب کا جاننے والا
...رحم والا ہے۔ وہ اللہ ایسا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ
...پاک صاف۔ امن دینے والا نگہبان۔ زبردست۔ بڑے دباؤ والا
...اللہ پاک ہے ان تمام شرکوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ وہی اللہ
...والا ہے۔ اس کے لئے تمام اچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

Marfat.com

جو کچھ ہے۔ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

تفسیر سورۃ الممتحنۃ

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تیرہ آیتیں۔ ۳۴۸ کلمات اور ایک ہزار پانسو دس حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ ــــ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

ترجمہ ۔ اے ایمان والو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا جوئی کے لیے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم ان سے محبت و تعلق جتاتے ہو حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں اس حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے۔ وہ تو اتنی بات پر رسول اور تمکو گھروں سے نکالدیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لاؤ تم اون سے چھپکے محبت و تعلق جتاتے ہو۔ حالانکہ جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ علانیہ کرتے ہو ہم سب جانتے ہیں اور جو تم میں سے ایسا کرے گا۔ تو اوس نے سیدہے راستہ کو گم کر دیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً ــــ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

ترجمہ :۔ اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن بن جائیں۔ اور تمہارے ساتھ برائی کرنے میں ہاتھ اور زبان کو دراز کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی انکی طرح منکر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد۔ اللہ ہی اوس دن فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔

تفسیر۔ مذکورہ بالا آیات میں حاطب بن بلتعہ کا قصہ اور مسلمانوں کو کافروں سے عدم تعلق کی ہدایت فرمائی گئی ہے کہ کنبہ اور اولاد کی بھلائی کی خاطر بھی دشمنوں سے تعلق ساتھہ نہ رکھو۔ حاطب کا قصہ سابقاً مفصل بیان ہو چکا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ ــــ اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ ۔ مسلمانو تمہارے لیے ابراہیم اور اُسکے ساتھہ والوں میں اچھا نمونہ ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم کو تم سے اور ان سے جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ کوئی واسطہ نہیں ہم تمہارے منکر ہیں

ہمیشہ کے لئے عداوت و دشمنی ہے یہاں تک کہ تم خدائے واحد پر ایمان لے
آؤ۔ ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا۔ لیکن اللہ کے سامنے
میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور کہا اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور
تیری ہی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹیں گے۔ اے ہمارے پروردگار۔ تو ہمیں
ان لوگوں کے فتنہ و فساد میں نہ ڈال۔ جو کفر و انکار پہ ہیں۔ اور اے ہمارے پروردگار ہمارے
گناہ معاف کر۔ بالیقین تو زبردست اور حکمت والا ہے۔

مدعا اس مثال کا یہ ہے کہ مسلمانو دیکھو۔ تم سے پہلے جو مسلمان ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے
اپنی قوم قبیلہ سے بالکل رشتہ توڑ لیا تھا۔ بلکہ صاف کہدیا تھا کہ جب تک تم ایمان نہ لاؤ
ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی و عداوت ہے۔ انکے مفاد و مضار بھی افراد قوم سے وابستہ
تھے۔ جیسے کہ تمہارے ہیں۔ لیکن انہوں نے مضار سے بچنے کے لئے کافروں سے یارانہ
نہیں گانٹھا۔ بلکہ اللہ پر توکل کیا۔ اور اسی سے درخواست کی۔ کہ بارالہا تو ہمیں ان دشمنوں
کے شر سے بچانا۔

لقد کان لکم فیہم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو ——— الغنی الحمید

ترجمہ۔ مسلمانو تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے سامنے جانے اور روز آخرت کے
آنے کی امید رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں ایک اچھی عملی مثال موجود ہے۔ اور جو کوئی اس سے
روگردانی کرے۔ تو اللہ ہر حال بے نیاز اور حمد و ثنا کا سزاوار ہے۔

تفسیر۔ یعنی تم سے پہلے جو مومن صادق ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے کافروں سے کسی قسم کا
واسطہ نہیں رکھا تھا۔ خواہ وہ انکے قریب تر رشتہ دار ہی تھے۔ اور نہ مال و منال کا اور اہل و
عیال ہی کا کچھ خیال کیا تھا۔ تم بھی اگر اللہ کے حضور میں حاضر ہونے۔ اور جزا و سزا کے
آنے کا دلی یقین رکھتے ہو۔ تو تمہارا طرز عمل بھی وہی ہونا چاہیئے۔

عسی اللہ ان یجعل بینکم ——— واللہ غفور رحیم

ترجمہ۔ قریب ہے کہ اللہ تعالی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے اسوقت تمہاری
دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے۔ اس لئے کہ اللہ تعالی قدرت والا ہے۔ اور اللہ معاف
کرنے والا مہربان ہے۔

تفسیر۔ دوستی کے لئے اپنے مفاد کی خاطر کافروں کی طرف گھوڑے نہ دوڑاؤ۔ اور یہ

Marfat.com

ہی سمجھو۔ کہ ان لوگوں سے جن سے تمہارے دشمنی والے [illegible]

ہمیشہ کیلئے تفریق و دشمنی ہو گئی۔ نہیں جب وقت آئیگا۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

درمیان پھر دوستی کرا دیگا۔ تمہیں جلد بازی اور خود رائی سے کام [illegible]

اور ہر باب میں اس کے حکم کی اطاعت کرنا چاہیے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد [illegible]

ایمان لے آئے۔ اور ان سے پھر تعلقات قایم ہو گئے۔

لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم ——— فاولٰئک ھم الظالمون

ترجمہ۔ جو لوگ تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑے۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کا برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارہ میں لڑے۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں نکالنے والوں کی مدد کی۔ اور جو ایسے لوگوں سے دوستی کریں۔ وہی لوگ ظالم ہیں

تفسیر۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے دوستی کرنے کی ممانعت کی وجہ بتائی اور تلقین کی ہے۔ کہ اس سے تم کہیں یہ نہ سمجھنا۔ کہ ہمارا یہ حکم تمام کافروں غیر مسلموں کے بارہ میں عام ہے۔ نہیں بلکہ صرف ان لوگوں کے حق میں ہے۔ جو تم سے لڑے اور صرف اس لئے لڑے۔ کہ تم کیوں مسلمان ہو گئے۔ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال دیا یا نکالا گیا۔ یا گھر سے نکالنے میں نکالنے والوں کی مدد کی۔ دینداری کہا۔ تقاضا ہے کہ تم ان لوگوں سے کچھ واسطہ نہ رکھو۔ جیسے وہ تمہیں دشمن جانتے ہیں۔ تم [illegible] غیر [illegible] تک تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ لیکن اب اگر تم لوگ ان سے دوستی کی باتیں کروگے تو ظالم ہو گے۔ ہاں جو لوگ تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑتے۔ جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ خواہ وہ کافر ہوں۔ ایمان نہ لائے ہوں۔ اگر تم ان سے احسان و انصاف کرو۔ تو یہ نازیبا نہیں۔ اور اس سے تمہیں نہیں روکا جاتا۔ اس لئے کہ احسان کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ پھر [illegible] اس سے منع کرے گا۔

ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ یہ آیتیں خزاعہ کے [illegible]
بحالت کفر مسلمانوں سے معاہدہ کیا تھا۔ [illegible]

Marfat.com

... ہیں جنہوں نے ... ہیں وہ انصاف کا سد راہ نہیں ۔ یعنی محض کفر کی وجہ سے کسی کے
... کرنا یا نقصان پہنچانا یا بے سلوکی کرنا روا نہیں ۔ یہ اسلام کی ایسی مذہبی امینت
... ہے کہ کمتر کسی مذہب میں نظر آئے گی ۔

یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنٰت ——————— واللہ علیم حکیم

اے ایمان والو ۔ جب ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں ۔ تو تم ان کا
امتحان کیا کرو ۔ اللہ انکے ایمان کی حقیقت جانتا ہی ہے ۔ پھر اگر تم دیکھو کہ وہ ایمان
والی ہیں تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹایا کرو ۔ وہ انکے لئے حلال نہیں رہتیں ۔ اور نہ وہ
... حلال رہتے ہیں ۔ اور جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو ۔ وہ انہیں ادا کر دیا کرو
... تم پر گناہ نہ ہوگا ۔ کہ تم خود ان سے نکاح کر لیا کرو ۔ جبکہ انہیں انکے مہر دیدو
... کافر عورتوں کی عصمت پر بھی قبضہ نہ رکھو ۔ تم ان سے مانگ لو ۔ جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے
اور وہ تم سے مانگ لیا کریں ۔ جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے ۔ یہ اللہ کا حکم ہے ۔ جو وہ تمہارے
درمیان کرتا ہے ۔ اور اللہ علم اور حکمت والا ہے ۔

پھر صلح حدیبیہ میں جہاں کفار مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور شرطیں
پیش کی تھیں ۔ اور آپ نے قبول فرمائی تھیں ۔ وہاں ایک شرط یہ بھی تھی ۔ کہ مکہ میں سے جو کوئی
آپ کے پاس مدینہ چلا جائے گا ۔ آپ اسے واپس کر دینگے ۔ لیکن آپ کا جو آدمی ہمارے ہاں
آجائیگا ۔ ہم اسے واپس نہ کریں گے ۔ اسی لئے ابا جندل اس صلح نامہ کے بعد مکہ کو واپس کر
دئے گئے ۔ لیکن عہد نامہ میں مرد و عورت کا لفظ صریح نہ تھا ۔ اور اب تک جو لوگ مکہ سے آئے
وہ مرد ہی تھے ۔ اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا ۔ کہ عورتیں بھی جوش ایمان سے مجبور ہو کر آگئیں
... تو اس بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور ان کا واپس کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
روک دیا ۔ ہاں اسی آیت کے حکم کے موافق آپ ان سے قسم لیتے ۔ کہ شوہر سے ناراض
ہو کر یا کسی اور وجہ سے تو نہیں آئی ہے ۔ کوئی جرم تو نہیں کیا ہے ۔ قرض وصول کرنے
کا ... بہانہ نہیں ہے ۔ محض اسلام اور اللہ اور رسول کی محبت ہی کی وجہ سے
... سب ... اگر عورت قسم کھا لیتی ۔ تو پھر اس کی واپسی ناممکن تھی ۔ اور چونکہ
... کافر کے عقد نکاح سے باہر ہو چکی ہوتی تھی ۔ اور ضرورت تھی ۔ کہ
... اس لئے حکم ہوا ۔ کہ مسلمان ان سے نکاح کر لیا

کرلیں گے۔ اور چونکہ کفار کو اس بارہ میں کچھ سننے کی گنجائش نہ تھی۔ اسلئے حکم ہوا کہ
جو کچھ خرچ کیا ہے۔ ادا کردیا کرو۔ اور جیسے مسلم عورتوں کو کافروں کے پاس رہنا مناسب نہیں
ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کے گھروں میں جو عورتیں کفر پر قائم ہیں۔ انکا عقد میں رکھنا
مناسب نہیں۔ وہ کافروں کو لوٹا دیا کرو۔ اور اپنا خرچ ان سے مانگ لیا کرو۔ تاکہ برابر
سلجھ کا معاملہ ہوجائے۔ اور کسی کے ساتھ زور زبردستی کا برتاؤ نہ ہو۔ چنانچہ جیسے ادھر
آنے والی مسلمہ عورتوں کو واپس نہیں کیا گیا۔ ویسے ہی جو عورتیں ابتک صحابہ کی زوجیت
میں تھیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد طلاق دیکر انہیں انکی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔ ادھر
کفار نے اپنی بیویوں کا جو خرچ یعنی مہر مانگا۔ وہ مسلمانوں نے بطیب خاطر ادا کردیا لیکن
کفار نے اس منصفانہ حکم کو بھی نہ مانا۔ اور مسلمانوں نے جن عورتوں کو طلاق دی اور
ان کا مہر مانگا۔ ادا نہ کیا۔ ہاں خود لیتے رہے۔

وان فاتکم شیء من ازواجکم ـــــــ انتم بہ مومنون

ترجمہ۔ اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی تم سے جدا ہو کر کافروں کی طرف چلی جائے۔ اور جب
تم کافروں سے کچھ جیتو۔ تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں۔ جتنا انہوں نے خرچ کیا ہو۔ اس
مال میں سے دیدو۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

تفسیر۔ چونکہ کفار ان عورتوں کے مہر کے ذمہ دار نہ بنے جو مرتد ہو کر مسلمانوں کے پاس سے
نکل کر کافروں کے پاس چلی گئی تھیں۔ اس لئے اللہ تعالے نے حکم دیا کہ جب تم کافروں سے
لڑائی میں کچھ جیتو۔ یا انکی عورتوں کے ادھر چلے آنے کی وجہ سے کچھ ادا کرنے کی نوبت آئے
تو اس مال میں سے مسلمانوں کا حق ادا کردو۔ اور انہیں چاہئے کہ اللہ سے ڈرکر اپنا واقعی خرچ
کیا ہوا مال لیں۔ زیادہ کی حرص نہ کریں۔

یا ایھا النبی اذا جاءک المومنت ـــــــ غفور رحیم

ترجمہ۔ اے پیغمبر جب ایمان والی عورتیں تمہارے پاس آئیں۔ اور تم سے اس بات پر
بیعت کرنی چاہیں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ چوری نہ کریں گی۔
اور نہ اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ کوئی بہتان اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے
سامنے گھڑ لیا ہو۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی۔
اور انکے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔

Marfat.com

[illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کی بیہوشی کو آیا ہوا سمجھو جس سے تم کنارہ کرتے [illegible] اور قیامت کو بھی موت ہی پر قیاس کرو۔ اور اس سے پیوستہ سمجھو۔ تم جانتے ہو کہ موت [illegible] وہ کرتے ہو جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں موت کا یقین ہی نہیں۔ مگر وہ آتی ہے اور [illegible] اسیطرح تم قیامت کا انکار کرتے ہو۔ اور تمہیں کسی طرح اوسکا یقین نہیں آتا لیکن وہ تمہارے [illegible] ہے۔ آئیگی اور ضرور آئیگی۔ اوسدن تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ ہائے یہ کیا ہو گیا۔ فرشتے تمہارے اعمال نامے پیش کرینگے۔ اور تم اپنے کئے کی سزا کو پہونچائے جاؤ گے۔ اور ساتھ ہی تمہارے ساتھی بھی جو باعث گمراہی ہوئے تھے۔ اوسوقت تم میں جھگڑا ہوگا۔ ہر ایک کہیگا خداوندا۔ میں نے اسے گمراہ نہیں کیا۔ یہ تو خود گمراہ ہونے کا گمراہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ چلو نکل جاؤ۔ اس جھگڑے سے کیا حاصل۔ ہماری دھمکی تم سب کے پاس پہنچ چکی تھی۔ آج وہ پوری ہوتی ہے ہمارا وعدہ بدلا نہیں جاسکتا۔ جسنے جیسا کیا تھا۔ آج اسے ویسا ہی پانا ہے۔ کیونکہ عدل و انصاف ہے ہماری سرکار میں کسی پر کسی طرح کا ظلم نہیں ہو سکتا۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا۔ اس قرین کی تفسیر میں دو قول ہیں۔ اوّل یہ کہ قرین سے شیطان مراد ہے کہ قیامت کے دن وہ خود بھی اپنی برات کا اظہار کریگا۔ دوسرے قرین سے عام قرین و جلیس مراد ہیں۔ جو ایک دوسرے کو گمراہی پر اکساتے رہتے ہیں۔ یہی زیادہ مربوط ہے۔ کہ اکثر دیگر آیات میں بھی ایسے لوگوں کی نفسا نفسی اور اپنی بے گناہی کے اظہار کا ذکر آیا ہے۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ ـــــــ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

ترجمہ۔ اوسدن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکا؟ اور وہ کہے گا کیا کچھ اور بھی ہے؟

مطلب آیت کا یہ ہے کہ دوزخ نہایت وسیع ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اوسے کافروں اور عاصیوں کے عذاب کیلئے بنایا ہے۔ اور جن و انس سے بھرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ بدوں کو دوزخ میں پھینککر اوس سے پوچھے گا۔ "دوزخ تیرا پیٹ بھر گیا؟" وہ عرض کریگا کہ بار خدایا۔ کیا کوئی اور [illegible] ہے جس نے تیری معصیت کی ہو؟ تاکہ میں اوسے جلاؤں۔ اور جو خدمت میرے سپرد [illegible] اوسے بطرز وجہ انجام دوں۔

[illegible] بن مالک سے روایت ہے کہ دوزخ برابر ہل من مزید۔ ہل من مزید۔ پکارتا رہیگا۔ یہاں [illegible] اللہ تعالیٰ اسمیں اپنا ایک قدم رکھدیگا۔ تب اوسکی سیری ہو جائیگی اور پکار اٹھیگا کہ بس [illegible] جلال کی قسم سیر ہو گیا۔

ان میں یہ بھی ہے کہ بہتان نہ باندھیں گی ۔ بدکار عورتیں غیروں کے صلب کی اولاد کو شوہر
سے منسوب کرتی ہیں ۔ آیت میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ کہ نہ زنا کریں گی ۔ نہ اولاد
کو شوہروں کی طرف نسبت کریں گی ۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا ———— من اصحٰب القبور

ترجمہ ۔ ایمان والو ۔ ان لوگوں سے جن پر خدا کا غضب ہے ۔ یارانہ کرو ۔ جو آخرت سے
ایسے مایوس ہیں ۔ جیسے کافر قبر والوں کی طرف سے ۔

تفسیر یعنی جیسے کفار مکہ دوستی کرنے کے قابل نہیں ہیں ۔ ویسے ہی یہود سے بھی
دوستی نہ کرو ۔ کہ اگرچہ بظاہر یہ اہل کتاب ہیں ۔ لیکن آخرت کا انہیں بھی ایسا ہی یقین نہیں
جیسا کہ کفار کو اہل قبور کے دوبارہ زندہ ہونے کا ۔

تفسیر سورۃ الصف

مدینہ میں نازل ہوئی ۔ اور بعض کے نزدیک مکہ میں ۔ اسمیں چودہ آیتیں دو سو اکتیس ۲۲۱ کلمات
اور نو سو حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ———— کانہم بنیان مرصوص

ترجمہ ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے ۔ اور وہ زبردست
حکمت والا ہے ۔ اے ایمان والو ۔ جو تم کرتے نہیں ۔ کہتے کیوں ہو ۔ یہ بات اللہ کو
سخت ناپسند ہے ۔ کہ وہ بات کہو جو کرو نہیں ۔ بالیقین اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا
ہے ۔ جو اس کے راستہ میں یوں صف باندھ کر لڑتے ہیں ۔ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی
دیوار ہیں ۔

تفسیر مفسرین نے لکھا ہے ۔ کہ آیہ قتال کے نزول سے پہلے مسلمان آپس میں چرچا کیا کرتے
کہ کاش ہمیں معلوم ہوتا ۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے ۔ تاکہ ہم وہ
عمل کرنے میں جان و مال کسی چیز سے دریغ نہ کریں ۔ لیکن جب آیہ قتال نازل
ہوئی ۔ تو بعض ان میں سے بھاگ کھڑے ہوئے ۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے
ان کو شرمندہ کیا ۔ اور ملامت فرمائی ۔ بعض کہتے ہیں ۔ کہ منافقوں کے بارہ میں

Marfat.com

نازل ہوئی تھی۔ جو نصرت اسلام کیلئے باتیں تو بہت بنا لے تھے
اس لئے قتال کا حکم دیا گیا۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے الگ ہو جائیں
میں ثابت قدمی صرف مخلص ہی دکھا سکتے ہیں۔ نہ منافق۔

واذ قال موسیٰ لقومہ ———— القوم الفاسقین
ترجمہ۔ اور اے پیغمبر لوگوں سے اسوقت کا ذکر کرو جبکہ موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا
اے میری قوم کے لوگو۔ تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ کہ میں تمہاری طرف
اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب وہ راہ حق سے ٹیڑھے ہوئے۔ اللہ نے ان کے
دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ نافرمان بدکار لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ مدعا یہ ہے
کہ جیسے موسےٰ علیہ السلام کی قوم انکو باوجود پیغمبر یقین کرنے کے طرح طرح سے ستاتی تھی
کبھی کہتی تھی کہ ہم کو خدا براء العین دکھاوے۔ کبھی کہتی تھی۔ کہ ہم ایک کھانے پر گذارہ
نہیں کر سکتے۔ اسی طرح تم مسلمان بھی باوجود اس کے کہ مجھے رسول مان چکے۔ ایذائیں
دیتے ہو۔ اور وقت پر ساتھ چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہو۔

واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل ———— واللہ لا یہدی القوم الظلمین
ترجمہ۔ اور اے پیغمبر لوگوں کو یاد دلاؤ۔ وہ وقت جبکہ مریم کے بیٹے عیسےٰ نے کہا۔ کہ اے
بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ تصدیق کرتا ہوں۔ اس تورات
کی جو مجھ سے پہلے آچکی ہے۔ اور بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا
اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ انکے پاس کھلے معجزات لیکر آیا۔ تو انہوں نے کہا
کیا۔ کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا۔ کہ اسکو اسلام کی طرف
بلایا جائے۔ اور وہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے۔ اور اللہ شریر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا
تفسیر۔ فلما جاءھم۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ آنیوالے سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس
کے نزدیک آنیوالی ذات ذات بابرکات احمدی ہے۔ مطلب آیت کا
یہود کو عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی میرے آنے اور میری رسالت کی بشارت
اور جو عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ وہ اس بشارت کے موافق
تھے۔ لیکن جب میں آیا۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ اور میرے
لوگو تمہارا ہے۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں

ہو۔ شک وشبہ کو دل میں جگہ دیتے ہو۔ اور خطرہ پیش آتے ہی الگ ہوجاتے ہو۔
یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواھھم ———— ولوکرہ الکٰفرون
یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کے چراغ کو بجھادیں
اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔
ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ———— ولوکرہ المشرکون
وہ اللہ وہی ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس
دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرکوں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے۔
تفسیر: اللہ تعالےٰ نے اپنے نور کے اتمام اور اسلام کے غلبہ کی اسوقت خبر دی۔ کہ ابھی
اسلام کمزور تھا۔ مسلمان اعدا سے شکست کھا کر پھر رہے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت غلبہ اسلام
کی نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن یہ خبر خدا کی خبر تھی۔ اور وعدہ خدا کا وعدہ تھا۔ اس لئے آخر
پورا ہوا۔ اسلام سب دینوں پر غالب آیا۔ اور غالب ہے اور رہیگا۔ دنیا میں اور
کونسا مذہب ہے۔ کہ جو اسلام کا سا اکمل قانون دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ اسلام کے
علاوہ کونسا مذہب ہے۔ جو بندے کو بندگی کی حد پر اور خدا کو خدا کے درجہ پر رکھتا ہے
کونسا مذہب ہے۔ کہ اس کی توحید اسلام کی توحید کی برابری کرسکتی ہے۔ یہی دین اور
اسلام کا غلبہ ہے۔ جو اسوقت بھی اسلام کو حاصل ہے۔ اور جسقدر عقل انسانی
ترقی کرتی جائے گی۔ اسلام کی حقانیت اور اس کا غلبہ واضح تر ہوتا جائے گا۔ غلط
بحث میں دراندازوں کی سعی لاحاصل اس کا کچھ بگاڑ سکی۔ نہ اب تک کسی مذہب کو اس کی مزاحمت
کی تاب ہوئی ہے۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ اسلام کا غلبہ اور چیز ہے۔ اور
مسلمانوں کی عزت و ذلت دوسری چیز۔ آج مسلمان ذلیل ہیں۔ لیکن اسلام آج بھی ویسا
ہی غالب و عزیز ہے۔ جیسا کبھی تھا۔ یہ بھی دنیا میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ قوم کی
ذلت و پستی کے باوجود اس کا مذہب عزیز ہے۔ اور دنیا پر بھاری ہے۔
یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ ———— ان کنتم تعلمون
ترجمہ: اے ایمان والے لوگو۔ کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں۔ جو
تمہیں عذاب سے نجات دے سکے۔ اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ
اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم اس

حقیقت کو سمجھ سکو۔

تفسیر۔ آیت میں ایمان لانے والوں کو خطاب ہے۔ اور جان و مال راہ خدا میں خرچ کرنے اور اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خطاب بالا ایمانی ایمان بھی کافی ہے۔ لیکن نجات کے لئے ایمان خالص و کامل کی ضرورت ہے۔ اس مسلمانوں کو حکم ہوا۔ کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان تو رکھتے ہو۔ لیکن کامل و خالص نہیں اس لئے اخلاص اختیار کرو۔ اور اس کی علامت یہ ہے۔ کہ جان و مال راہ خدا میں خرچ کرنے لگو۔ جب تک یہ بات نہیں۔ تمہارا ایمان بھی ناقص ہے۔

یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنٰت تجری ——— وبشر المؤمنین

ترجمہ۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر مخلصانہ ایمان لاؤ گے۔ اور راہ خدا میں جان و مال خرچ کرو گے۔ تو اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تمہیں ان باغوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے باغوں میں اچھے اچھے مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ اس کے سوا ایک دوسری بات بھی ہے۔ جسے تم جانتے ہو۔ وہ اللہ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح ہے اور اے پیغمبر تم مسلمانوں کو اس کی بشارت دیدو۔

یا ایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ ——— فاصبحوا ظاھرین

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ اللہ کے دین کے مددگار بنو۔ جیسے کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا۔ کہ کون ہے۔ کہ اللہ کی طرف ہو کر میرا مددگار بنتا ہے۔ ساتھیوں نے کہا۔ کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ اس پر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان میں داخل ہوا۔ اور دوسرا گروہ انکار پر رہا۔ پھر ہم نے جو لوگ ایمان لائے تھے انکے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ پس وہ غالب آ گئے۔

تفسیر سورۃ الجمعہ

اسمیں گیارہ آیتیں ایک سو اٹھتالیس کلمات اور سات سو بیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ———

جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ اور جو کچھ کہ زمین میں ہے ۔ وہ سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے
جو بادشاہ پاک ۔ غالب اور حکمت والا ہے ۔ وہی ہے ۔ جس نے امیوں میں انہی میں سے
رسول بھیجا ۔ جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے ۔ اور انکو برائیوں سے
پاک صاف کرتا ۔ اور کتاب و حکمت کی باتیں سکھاتا ہے ۔ اگرچہ وہ اس کے آنے سے
پہلے کھلی گمراہی میں پڑے تھے ۔ اسی نے اس کو ان دوسرے لوگوں میں بھی رسول بنا کر
بھیجا ۔ جو ان امیوں میں شامل نہیں ہوئے تھے ۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے ۔ یہ
اللہ کا فضل ہے ۔ جسے چاہے ۔ عطا کرے ۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔
تفسیر ۔ آخرین کی تفسیر میں اختلاف ہے ۔ مگر قرین قیاس اور مسلک صحیح یہ ہے ۔ کہ
آخرین سے مراد غیر امی یعنی غیر عرب ہیں ۔ یعنی رسول اللہ اگرچہ عرب میں پیدا ہوئے ۔
لیکن آپ کی بعثت عرب و عجم سب کی طرف عام ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو فضل
فرمایا اور ساتھ ہی اپنی عظمت افضال کا ذکر کیا ۔

مثل الذین حملوا التورات ——————— القوم الظلمین

ترجمہ ۔ جن کے سر پر توریت لادی گئی ۔ اور پھر انہوں نے اس کو نہ اٹھایا یعنی عمل نہ کیا انکی
مثال اس گدھے کی سی ہے ۔ جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے ۔ اور فایدہ کچھ بھی نہیں ۔ ایسی
ہی مثال ہے ۔ اُن لوگوں کی ۔ جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ۔ اور اللہ ظالموں کو
ہدایت نہیں دیا کرتا ۔

قل یایھا الذین ھادوا ان زعمتم ——————— واللہ علیم بالظلمین

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم یہودیوں سے کہو ۔ کہ اے یہود اگر تم گمان کرتے ہو ۔ کہ اوروں کو چھوڑ
کر تم ہی اللہ کے پیارے ہو ۔ تو تم موت کی تمنا کرو ۔ اگر تم سچے ہو ۔ وہ کبھی اس کی تمنا نہ کرینگے
بسبب ان کاموں کے جو وہ کر چکے ہیں ۔ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ۔

قل ان الموت الذی تفرون منہ ——————— بما کنتم تعملون

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم ان یہود سے کہدو ۔ کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو ۔ وہ بالیقین
تم سے ملے گی پھر نہاں و عیاں کے جاننے والے کی طرف لوٹا لئے جاؤ گے ۔ پھر وہ تم کو
بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے رہے تھے ۔

یایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ ——————— لعلکم تفلحون

Marfat.com

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ جب جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے ... طرف چل پڑو۔ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ... جب نماز ادا کی جا چکے۔ تو اپنی اپنی راہ پکڑو۔ اور اللہ کے فضل یعنی ... کرو۔ اور اللہ کو اکثر یاد کرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

تفسیر۔ یہود اور نصاریٰ کے ہاں قدیم سے ایک ایک سنیچر و اتوار کا دن چلا آتا تھا جس میں وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک رسم تھی جو لازمہ مذہب۔ بلکہ ... مذہب بن گئی تھی۔ اسلام نے اسکو جائز نہ رکھا۔ کہ ایک دن پورے کا پورا بیکاری میں گذار دیا جائے۔ بلکہ حکم دیا۔ کہ جمعہ کے دن تمام مسلمان جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کریں اور صرف اتنی دیر کے لئے دنیا کے کاروبار کو چھوڑ دیں۔ کہ نماز با جماعت ادا کریں ... نماز سے پہلے آذان دی جائے۔ لوگ سنیں اور نماز کو روانہ ہو جائیں مسجدیں آئیں ... پڑھیں اور پھر اپنی راہ لگیں۔ اور اپنے کاروبار میں مشغول ہو جائیں۔ سعوا سے مراد سعی یعنی دوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ مقصود اہتمام ہے۔ کہ آذان سنکر پھر ... دیر نہ لگائیں۔ بلکہ فوراً نماز کے ارادے پر چل کھڑے ہوں۔

واذا راوا تجارۃ او لھوا ——————— واللہ خیر الرازقین

ترجمہ۔ اور جبکہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھکر اس کی طرف جھک پڑیں ... تم کو خطبہ میں کھڑا چھوڑ جائیں۔ تو اے پیغمبر تم ان سے کہدو۔ کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشہ اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے

تفسیر۔ ان آیات میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے ... ایک جمعہ کو ... مسجد میں کھڑے خطبہ فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں شام کی طرف سے کچھ ... لیکر مدینہ میں داخل ہوئے۔ اور لوگوں کو اس کی خبر پہنچی۔ چونکہ ... مدار باہر کی آئی ہوئی چیزوں پر تھا۔ اس لئے لوگ مسجد سے اٹھ کھڑے ... خرید ضروریات کے لئے قافلہ کے پڑاؤ پر جا پہنچے۔ بایں خیال کہ ... لوگ تمام سامان خرید لیں۔ یا آخر میں جو کچھ بچے گراں ... دینداری کے خلاف تھی۔ آیت نازل ہوئی۔ کہ ... تجارت سے جو کچھ حظ حاصل ہوتا ہے ...

Marfat.com

... کی طرف جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ نیز رزق خدا کے ہاتھ میں ہے
... رساں ہے۔ تم کسی قافلہ کو مدار رزق اور رزق رساں نہ سمجھو۔ اور جیسا
... کیا۔ آئندہ نہ کرو۔ کہ یہ ایمان اور تدین کے خلاف ہے۔ اسی سے یہ عام
... ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے کسی کام کی خاطر ذکر اللہ کو چھوڑنا یا اسمیں تعویق
... چاہیے۔

تفسیر سورۃ المنافقین

... نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ[11] آیتیں۔ ایک سو اسی کلمات نو سو چھتر[976] حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... جاءک المنافقون قالو ــــــــــــ ما کانو یعملون

... اے پیغمبر جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ بیشک آپ اللہ
... رسول ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے۔ کہ بیشک تو اس کا رسول ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے
... منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اور لوگوں
... راہ خدا سے روکتے ہیں۔ بالیقین برے ہیں وہ کام جو یہ کرتے ہیں۔

... آیت عبداللہ بن اُبی وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ جو درپردہ منکر تھے۔
... انوں سے پیار رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ کی خدمت میں آکر آپکی رسالت کی تصدیق
اور اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے تھے۔ مدعا یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے حالات معلوم
... دشمنوں کو خبریں پہنچاتے رہیں۔ چونکہ وہ درحقیقت کاذب تھے۔ کہ دل کے
... ایمان سے کہتے تھے۔ مگر جو کچھ کہتے تھے۔ وہ بات سچی تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے
... جانتے ہیں۔ کہ تم ہمارے رسول ہو۔ اور یہ منافق باوجودیکہ زبان سے سچی
... پھر بھی جھوٹے ہیں۔ ظاہری ایمان کو انہوں نے دھوکہ کی ٹٹی بنا
... جو کچھ کرتے ہیں۔ برا کرتے ہیں۔

... آمنوا ــــــــــــ فھم لا یفقھون

... کہ پہلے ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ پس انکے دلوں پر مہر
... وہ نہیں سمجھتے۔

Marfat.com

وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ــــــــ

ترجمہ - جب تم انکو دیکھو - تو انکی ظاہری شکل صورت تم کو بھلی معلوم ہو اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی باتیں سننے لگو بیٹھیں تو ایسے معلوم ہوں - گویا لکڑیاں ہیں کہ دیوار سے لگے رکھے ہیں - ہر بلند آواز کو اپنے ہی خلاف سمجھتے ہیں - یہ دشمن ہیں - ان سے بچتے رہو - اللہ ہلاک کرے - کدھر بہکے پھرتے ہیں -

تفسیر - آدمی کے ظاہر کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے - جب تک حقیقت حال نہ کھلے بہت عیار یار بنے رہتے ہیں - اور یاری کے پردہ میں ایسی ایسی دشمنی کرتے ہیں - کہ کھلا دشمن نہیں کرسکتا - اس عیاری کے لئے عموماً ظاہری تمکنت اور لستانی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے - یہ منافق بھی اسی قسم کے تھے - دیکھئے - تو بڑے نیک صورت - باتیں کریں - تو ایسی کہ خواہ مخواہ سننے کو جی چاہے - مجلس میں بیٹھیں - تو ایسے ادب قاعدے سے گویا جان ہی نہیں - کیا مجال ہے - کہ ہاتھ پاؤں ذرا تو ہل جائے - مگر چونکہ دل میں چور تھا - بات بات پر کان کھڑے کرتے - اور رہتے - کہ کہیں ہمارے ہی خلاف نہ ہو اللہ تعالے نے اپنے رسول کو آگاہ کیا - کہ تم ان کی باتوں - انکے ادب قاعدے پر نہ جاؤ - یہ تمہارے دشمن ہیں - ان سے پوری احتیاط برتو -

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ــــــــ الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ

ترجمہ - اور جب ان سے کہا جائے - کہ آؤ - تاکہ رسول اللہ تمہارے لئے استغفار کریں تو اپنے سر پھیر لیں - اور تم انہیں دیکھو کہ مارے تکبر کے منہ موڑے لیتے ہیں - تم انکے لئے استغفار کرو یا نہ کرو - انکے حق میں برابر ہے - اللہ ہرگز انکو معاف نہیں کرے گا - اللہ بدکار لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا -

تفسیر - چونکہ ظاہر بین اپنے آپ کو راستباز دکھایا کرتے ہیں - وہ کبھی اپنی کسی غلطی کا اعتراف نہیں کرتے - بلکہ بے گناہی پر اصرار کرتے ہیں - اور اکڑتے پھرتے ہیں کہ جو نیک اور سچے لوگ ہوتے ہیں - وہ اپنی بیہودہ چوک کا بھی اقرار کو تیار رہتے ہیں - منافق اگر استغفار رسول کے لئے اپنی رضا مندی دکھاتے وہ بزعم خود مجرم بن جاتے - اس لئے وہ اکڑتے تھے - جس سے تکبر ٹپکتی ہے - اس لئے اللہ تعالے نے اگلی آیت میں

... کے بالکل منافی تھی۔

... ینفقوا علی من ——————— لا یفقھون۔

... لوگ ہیں۔ جو لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں۔ ان پر ... تاکہ وہ بکھر جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اللہ ہی کے ہیں۔ ... منافقین نہیں سمجھتے۔

یقولون لئن رجعنا الی المدینہ ——————— ولکن المنافقین لا یعلمون

... وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے۔ تو زبردست زیردست کو وہاں سے نکال ... حالانکہ تمام تر عزت اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے لئے ہے۔ لیکن المنافقین اس بات کو نہیں سمجھتے۔

تفسیر۔ مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں غزوہ بنی مصطلق کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب رسول اللہ بنی مصطلق کو شکست دیکر ابھی معہ مہاجرین و انصار وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ بعض مہاجر و انصار میں کچھ تو تو میں میں ہو گئی۔ اور منافقوں نے بات کو بڑھا کر ... کچھ کرنا چاہا۔ کہ موقعہ مل گیا تھا۔ واقعہ کی صورت یہ ہوئی۔ کہ حضرت عمر بن خطاب کا ایک اجیر جہجاہ نام جو آپ کے گھوڑے کو ہانکا کرتا تھا۔ سنان بن وبر جہنی کے ساتھ ... جو عوف بن الخزرج کا حلیف تھا۔ چشمہ پر پہنچا۔ وہاں دونوں میں پیشقدمی پر جھگڑا ہونے لگا۔ تو جہجاہ نے مہاجرین کی دہائی دی۔ سنان نے انصار کو پکارا۔ جہجاہ کی ... جعال غفاری ایک مہاجر جو غریب الحال تھا۔ کہیں ادھر ادھر سے آن پہنچا۔ اور ہر سے ... انصار بھی آ موجود ہوئے۔ انہیں میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ عبداللہ نے جعال ... کہا۔ کہ تو اور یہاں۔ اس نے کہا۔ کیوں مجھے کیا ہوا۔ اور مجھے روک کون سکتا ہے۔ عبداللہ نے غصہ میں آکر اپنی قوم سے جو اس کے گرد جمع ہو گئی تھی۔ کہا۔ یہ سب تمہارے ... کا نتیجہ ہے۔ کہ ہماری سرزمین میں یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں۔ بخدا ذرا مدینہ پہنچ لینے ... عزت والے ذلیل کو نہ نکال دیا ہو تو سہی۔ اور پھر اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب ... کہا۔ بخدا اگر تم اس جعال جیسے لوگوں کو کھانے کو نہ دیتے۔ تو آج یہ اتنے تمہارے سر پر ... ہوتے۔ مناسب یہ ہے کہ تم ان لوگوں کی مدد بند کر دو۔ تاکہ یہ لوگ محمد ... ہو جائیں۔ زید ابن ارقم نے جو ابھی کم عمر ہی تھے۔ یہ باتیں سنیں۔

Marfat.com

ملیش میں آکر کہا۔ کہ او دشمن خدا ذلیل تو ہے۔ اور [illegible]
کیا ہے۔ عبداللہ نے جب دیکھا کہ بات بگڑا چاہتی ہے۔ [illegible]
دل لگی کرتا تھا۔ زید ابن ارقم نے اس تمام ماجرے کی خبر رسول اللہ کو پہنچائی [illegible]
سے پوچھا۔ کیوں بھئی تم یہ کہتے تھے۔ اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور [illegible]
کہ شاید زید ابن ارقم کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ آخر بچہ ہی تو ہے۔ اس پر رسول اللہ [illegible]
وسلم چپ ہوئے۔ اور زید بن ارقم کو کذب کے الزام سے اسقدر شرم آئی۔ کہ رسول اللہ کے
حضور میں آنا چھوڑ دیا۔ چونکہ زید بن ارقم نے جو کچھ کہا تھا۔ سچ کہا تھا۔ عبداللہ بن ابی
نے جھوٹ بولا تھا۔ اول الذکر کی تصدیق اور ثانی الذکر کی تکذیب کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی
اور ان واقعات سے بھی ثابت ہو گیا کہ عبداللہ بن ابی منافق ہے۔ اس نے جھوٹ بولا تھا

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا ——————— بما تعملون

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ نہ غافل کرے تم کو تمہارا مال اور نہ تمہاری اولاد۔ اللہ کے ذکر
سے اور جو ایسا کریں۔ وہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے۔ اس میں سے
خرچ کرو۔ قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اور پھر اسے کہنا پڑے۔ اے میرے
پروردگار۔ تو نے کیوں تھوڑی سی مہلت نہ دی۔ کہ میں خیرات کرتا۔ اور نیک بندوں میں
شامل ہوتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی ہے۔ تو اللہ اسے ذرا بھی مہلت نہیں دیتا
اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ سب جانتا ہے۔

تفسیر۔ چونکہ منافق انفاق فی سبیل اللہ سے رکتے اور دوسروں کو روکتے تھے
اپنی دولت وکثرت پر نازاں تھے۔ اور ذکر اللہ کو خیال میں نہیں لاتے تھے۔ [illegible]
نے مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ خبردار تم ایسا نہ کرنا ورنہ پچھتاؤ گے۔

تفسیر سورۃ التغابن

بعض کے نزدیک مکہ میں اور بقول اکثر مدینہ میں نازل ہوئی [illegible]
دو سو اکتالیس کلمات اور ایک ہزار ستر حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السموت وما فی [illegible]

Marfat.com

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ۔ اور پرہیزگاروں سے بہشت نزدیک کیا جائیگا ...
اللہ تعالیٰ فرمائیگا) یہی تو ہے جسکا ... اللہ کی ...
سے وعدہ کیا جا رہا تھا جو بے دیکھے خدا سے ڈرتا ...
سلامتی کے ساتھ اوسمیں جا داخل ہو یہی ہمیشگی کی زندگی ...
ہوگا جو کچھ اوسمیں وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اوس ...

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ...

ترجمہ: اور ہم ان (مکہ والوں) سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر چکے ہیں ...
زیادہ طاقت والی تھیں۔ پھر وہ لوگ ڈھونڈتے ہی پھرے کہ ملک میں کہیں ...
اگر کہیں بھی ملی بالیقیں ان باتوں میں نصیحت ہے ان لوگوں کیلئے جو دل (عقل) ...
ہوش ٹھکانہ لا کر کان لگائیں ؛

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ...

ترجمہ: ۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے ...
اور ہمیں ذرا بھی تکان نہ ہوئی ؛

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ... وَاَدْبَارَ ...

ترجمہ: ۔ (اے پیغمبر) یہ لوگ (مکہ والے) جو کچھ کہتے ہیں اوس پر صبر کرو ...
اور سکے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کیساتھ اوسکی تسبیح کرتے رہو اور رات میں بھی اوسکی ...

تفسیر۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یعنی نماز پڑھو۔ قبل طلوع الشمس ...
سے ظہر و عصر کیطرف اشارہ ہے اور من اللیل فسبحہ ...
کے باب میں عمر بن الخطاب اور علی بن ابیطالب وغیرہ ...
مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں جیسا کہ ادبار النجوم ...
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ...
کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسی تسبیح کے باب میں ابوہریرہ ...
فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ...
پھر کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ...

Marfat.com

[illegible] اللہ [illegible] ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔
[illegible] ہے اور اسی کی ساری تعریف۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہی ہے جس نے
[illegible] پیدا کیا۔ پھر تم میں سے بعض بعض منکر ہو گئے۔ اور بعض تم میں سے ایمان لائے۔
[illegible] جو کچھ کرتے ہو۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک
[illegible] کیا۔ اللہ تمہیں صورت دی اور تمہاری صورتوں کو بہترین صورت بنایا۔ اور اسی کی طرف
[illegible] جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم چھپاتے
[illegible] ظاہر کرتے ہو۔ اس سب کا اسکو علم ہے۔ اور اللہ تو دلوں کے خیالات تک سے
واقف ہے۔

الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل ———— واللہ غنی حمید

ترجمہ۔ کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی۔ جو اس سے پہلے کفر کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے
[illegible] کا مزا چکھا۔ اور ان کو دردناک عذاب ہونا ہے۔ یہ اس لئے کہ انکے پاس ان کے
رسول دلائل و معجزات لےکر آتے رہے۔ تو بھی انہوں نے یہی کہا۔ کیا کوئی آدمی ہی ہم کو
ہدایت کرے گا۔ پس انہوں نے انکار کیا اور ہدایت سے منہ موڑا۔ اور اللہ نے بھی انکی
بے پرواہ نہ کی۔ اور اللہ تو بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد وثنا ہے۔

زعم الذین کفروا ———— وذالک علی اللہ یسیر

ترجمہ۔ جو کافر ہو بیٹھے ہیں۔ گمان کرتے ہیں۔ کہ وہ دوبارہ زندہ کرکے نہیں اٹھائے
جائیں گے۔ اے پیغمبر تم ان سے کہدو۔ کہ مجھے اپنے پروردگار کی قسم تم بالیقین دوبارہ
زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے۔ اور بتائے جاؤ گے۔ کہ تم نے کیا کیا کیا تھا۔ اور یہ بات
اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ———— بما تعملون خبیر

[illegible] لوگو تم ان منکرین سابق کا طریقہ اختیار نہ کرو۔ بلکہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر اور اس
[illegible] ہم نے اتارا ہے۔ ایمان لاؤ۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ اللہ کو سب اس کی خبر ہے۔

[illegible] لیوم الجمع ———— وبئس المصیر

[illegible] کہ وہ جزا وسزا کے لئے تم کو جمع کرے گا۔ وہ نفع نقصان کا دن ہوگا۔ اور جو
[illegible] نیک عمل کرتا ہے۔ اللہ اس دن اس پر سے اس کے گناہ دور کر دے گا۔

Marfat.com

اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں [illegible]
اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ وہ دوزخ میں جائیں [illegible]
ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ——— بکل شئی علیم

ترجمہ۔ کوئی مصیبت نہیں آتی ہے۔ مگر اللہ کے حکم سے۔ اور جو اللہ پر ایمان رکھے۔ اللہ اس کے دل کو ہدایت کرتا ہے۔ اور اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔ مصیبت یہ ہے۔ کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ آرام ہو یا تکلیف۔ اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اللہ اس کے دل کو صبر و سکون کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور اسکی تسلی ہو جاتی ہے۔ مصیبت بھی اسے مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ——— المومنون

ترجمہ۔ اور اے لوگو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر تم اطاعت سے پھر جاؤ تو [illegible] رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اللہ ہی ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے۔

یا ایھا الذین آمنوا ان من ازواجکم ——— العزیز الحکیم

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں [illegible] تم ان سے بچتے رہو۔ اور اگر تم ان کی خطاؤں کو معاف کردو۔ اور درگذر کر جاؤ۔ اور بخش دو تو بھی درست ہے۔ کہ اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے اور اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے احکام کو سنو اور اطاعت کرو۔ اور خیرات کرو۔ کہ یہ تمہارے لئے ہی اچھا ہے۔ اور جو [illegible] سے بچا دیا جائے۔ وہ سب فلاح پانیوالے ہیں۔ اگر تم خوشی کے ساتھ خدا کو قرض دو گے اسکو تمہارے لئے دو چند کر دیگا۔ اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور اللہ [illegible] برداشت کرنے والا ہے۔ پوشیدہ و ظاہر سب کو جانتا ہے [illegible]

تفسیر۔ ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ بعض اہل مکہ ایمان لائے اور [illegible] کے پاس جائیں۔ لیکن زن و فرزند نے جانے نہ دیا [illegible]
[illegible] اور دیکھا کہ اور مسلمان [illegible]

... پر غصہ آگیا۔ اور انہیں سزا دینا چاہا۔ اسی پر یہ آیت اتری۔ کہ
... میں نہ آنا چاہیئے۔ کہ بسا اوقات وہ راہ ہدایت سے گم کر دیتے ہیں
... ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اس لئے اب انہیں معاف کر دو۔ ایذا و تکلیف دینے
... نہیں ہوگا۔

تفسیر سورۃ الطلاق

... مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بارہ آیتیں۔ دو سو انچاس کلمات اور ایک ہزار ساٹھ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... النبی اذا طلقتم النساء ______ لکل شیء قدرا

... اے پیغمبر جب تم ایمان والے لوگ بیویوں کو طلاق دو۔ تو انکو عدۃ کیلئے طلاق دو ... عدۃ کو گنتے رہو۔ اور اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور انکو انکے گھروں سے نہ نکالو۔ اور وہ ... جائیں۔ مگر یہ کہ کوئی کھلی بیحیائی کریں۔ اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے قدم باہر نکالے۔ وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ تجھے کیا خبر ... اللہ طلاق کے بعد کوئی ایسی بات پیدا کردے۔ (کہ پھر میل ہو جائے) اور جب وہ اپنی عدت کی مدت کو پورا کردیں۔ تو یا تو بھلائی کے ساتھ انہیں روک لو۔ یا بھلائی کے ساتھ ... کر دو۔ اور اپنے میں سے دو آدمیوں کو گواہ بناؤ۔ اور اے گواہو خدا کو مان کر حق گواہی دو ... ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ... اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ اس کے لئے مخلصی کی صورت نکال دیگا۔ اور ایسی جگہ سے رزق ... کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا۔ اللہ اس کے لئے ... ہے۔ بالیقین اللہ اپنا چاہا پورا کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے بیشک ہر چیز کا ایک ... ٹھہرا رکھا ہے۔

... یایہا النبی اذا طلقتم النساء۔ آیت میں خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ ... امت بھی شامل ہے۔ یا یہ کہ قل۔ خطاب کے بعد محذوف ہے۔ یعنی اے ... کہہ دو۔

... مناسبت آیت کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں۔ کہ تو اگر تمہیں

کبھی طلاق دینے کی نوبت آئے ۔ تو اپنی بیویوں کو عدت کیلئے طلاق دو [illegible]
کے لئے ۔ اسلام سے قبل عرب میں دستور تھا ۔ کہ عورتوں کو طلاق [illegible]
افزار کے لئے طلاق دیتے تھے ۔ تعلیق کی یہ صورت تھی ۔ کہ مرد بیوی کو طلاق [illegible]
لسے جدائی کی نوبت نہ آتی ۔ کہ پھر رجوع کر لیتا ۔ نہ اس نیت سے کہ بیوی [illegible]
بلکہ محض ستانے کیلئے رجوع کرتا ۔ اور پھر طلاق دیدیتا ۔ یونہی مدت العمر کرتا رہتا ۔
عورت غریب اس کے گھر میں نہ بیوی بن کر رہتی ۔ نہ اس کے ظلم سے چھٹکارا پاتی ۔
بعض تعلق نہ رکھتے ۔ تو کھڑے کھڑے طلاق دیکر گھر سے نکال دیتے ۔ یہ دونوں
صورتیں عورتوں کے حق میں سخت ظلم تھیں ۔ اسلام نے نہ صرف تعلیق کو منع کیا ۔ بلکہ
مذکورہ بالا آیت کے ذریعہ حکم دیا ۔ کہ عورتوں کو طلاق دو ۔ تو عدت کے لئے دو ۔ یعنی
عدت کرنے دو ۔ فوراً نہ نکالو ۔ کہ شاید غیظ و غضب میں طلاق دے بیٹھے ہو ۔ اور پھر
رجعت کرنا چاہو ۔ تو اگر بیوی کو ذلت کے ساتھ نکال دیا ہے ۔ تو اب نہ خود رجوع کرنا
آسان ہوگا ۔ اور نہ اس عورت کا دل اس بات کو گوارا کرے گا ۔ یہ دوسری صورت جاہلیت
میں آج کل بھی مروج ہے ۔ کہ جب بگڑتے ہیں ۔ تو بیوی کو طلاق دیکر کھڑے کھڑے گھر سے
نکال دیتے ہیں ۔ مگر مفسرین نے لعدتھن کے معنی یہ لکھے ہیں ۔ کہ طلاق طہر کی حالت
میں دو ۔ کہ عدت طہر ہی پر جاکر ختم ہوتی ہے ۔ طہر ہی سے شروع ہونا چاہیے ۔ حیض
کی حالت میں بیوی کو طلاق نہ دو ۔ ثبوت میں احادیث نقل کی ہیں ۔ کہ عبداللہ ابن [illegible]
اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی ۔ رسول اللہ نے سنا ۔ تو آپ [illegible]
ہوئے ۔ اور فرمایا ۔ کہ کہدو کہ رجوع کرے ۔ طہر کے بعد چاہے طلاق دے [illegible]
بیوی بنا کر رکھ لے ۔ حیض کی طلاق طلاق نہیں ۔ یہ واقعہ بجائے خود صحیح [illegible]
سیاق قرآنی اس معنی کا یہاں متحمل نہیں ہوتا معنی وہی سمجھ میں آتے ہیں ۔ جو [illegible]
مذکور ہوئے ۔ اسی لئے آگے فرمایا ۔ واتقوا اللہ ربکم و لا تخرجوھن [illegible]
یعنی اللہ سے ڈرو ۔ اور طلاق دیتے ہی بیویوں کو گھر سے نہ نکالو [illegible]
خلاف حکمت ہے ۔ ہاں اگر انہوں نے کوئی کھلا فحش [illegible]
دینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ۔ کہ ایسی ناپاک عورت کو گھر [illegible]
لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

شاید عدت کے زمانہ میں اللہ کوئی ایسی بات پیدا کر دے - کہ تم پچھتاؤ - اور مطلقہ کو بیوی رکھنے پر راضی ہو جاؤ - اگر ایک بارگی تم نے ان کو چھوڑ دیا پھر اس کا موقعہ کہاں مل سکتا ہے - رہی تفریق وہ بعد عدت بھی ایسی ہی ممکن ہے جیسے کہ طلاق دیتے ہی ممکن و آسان تھی -

فبلغن اجلھن - الے آخرہ اس آیت کی تفسیر سابقاً مفصل بیان ہو چکی ہے -

واشھدوا ذوی عدل منکم - عدت گذر جانے کے بعد جب مطلقہ کی طرف رجوع کرو تو اس وقت دو عادل اور راستباز گواہوں کو گواہ بنا لو - اور گواہوں کو چاہئے کہ شہادت پر قائم رہیں - اور جو اللہ سے ڈرینگے - خواہ وہ طلاق دینے والے ہوں - یا گواہ شاہد اللہ ان کے لئے لڑائی جھگڑے سے مخلصی کی کوئی صورت نکال دیگا - اور غیب سے رزق دے گا - یعنی جو لوگ روٹی اور نفقہ سے تنگ آکر بیوی کو طلاق دیتے ہیں - یا بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا رہنے کی وجہ سے جب وہ عدت کیلئے طلاق دیں گے - اور اللہ سے ڈر کر اس کے حکم کی تعمیل کریں گے - تو اللہ بھی اس فساد باہمی کو مٹا دے گا - اور رزق بھی عطا کرے گا چنانچہ دیکھا گیا ہوتا ہے کہ بیوی میاں سے نفقہ کی بابت شکایت کرتی ہے - وہ طلاق دیدیتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے - اپنی بدمزاجی اور دل آزاری کو محسوس کرتی ہے - اور توبہ کرلیتی ہے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گی - رجعت ہو گئی - تو پھر میاں بیوی دونوں اس طرح رہنے لگتے ہیں کہ کبھی کچھ ہوا ہی نہ تھا - محض نفقہ کے خوف سے بیوی کو طلاق دیدینا یہ سخت نا جوانمردی کی بات ہے - اگر وہ طلاق دیکر بھی پچھتائیں اور رجوع کرلیں - اور اللہ کو رزاق سمجھ کر اپنی طرف سے حلال معاش کی کوشش کریں - تو اللہ برکت دیتا ہے - اور گھر بگڑ کر بنجاتا ہے - یہی وہ اسرار و واقعات ہیں - جو اللہ تعالے نے مذکورہ بالا آیات میں حکیمانہ اسلوب پر بیان فرمائے ہیں

اللہ تعالے کا حکم تھا - کہ طلاق دو تو عدت کے لئے طلاق دو - فوراً بیویوں کو نہ نکالو - اس لئے سب کی عدت کا معلوم کرنا ضروری تھا - اگلی آیت میں اسکو بیان کر دیا -

والئی یئسن من المحیض ــــــــــــ من امرہ یسرا ۵

یعنی وہ عورتیں جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہیں - اگر تمہیں شک ہو - تو ان کا عدہ تین مہینے ہیں اور ان عورتوں کا بھی جو ابھی سن حیض کو نہیں پہنچیں - اور حمل

والی عورتوں کی میعاد یہ ہے ۔ کہ وہ وضع حمل کریں ۔ اور جو اللہ سے [illegible]
لیئے اپنے حکم سے آسانی کردیگا ۔

تفسیر ذوات الاقراء ۔ نیز جن کے شوہر مر گئے ہوں ۔ ان کا عدہ [illegible]
چکا یہاں آئسہ ۔ نابالغہ اور حاملات کا عدہ بیان ہوا ہے ۔ کہ جو عورتیں [illegible]
کو نہیں پہنچیں ۔ یا اتنی بوڑھی ہوگئی ہیں ۔ کہ اب حیض کی امید نہیں رہی ۔ ان کا عدہ
تین مہینہ کا ہے ۔ اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے ۔ ان ارتبتم کے معنی یہ ہیں کہ [illegible]
شبہ ہے کہ حیض سے مایوس ہوئی ہیں ۔ یا نہیں ۔ یا حیض ہوتا ہے کہ [illegible]
تو اس صورت میں ان کا عدہ ذوات الاقراء کا نہیں ۔ بلکہ تین مہینہ کا ہونا چاہیئے بعض
کہتے ہیں ۔ کہ ان ارتبتم کے معنی ہیں اشکل علیکم یعنی ان کا عدہ تمہیں ناگوار ہے ۔ تو
تین مہینہ کا سہی ۔ مگر ہونا ضرور چاہیئے ۔ لیکن سیاق سے پہلے ہی معنی [illegible]
ہوتے ہیں ۔

ذالک امر اللہ انزلہ الیکم ———— اجرا

ترجمہ ۔ یہ اللہ کا حکم ہے ۔ جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے ۔ اور جو اللہ سے ڈرے
اللہ اس کے گناہ اس سے دور کردیگا ۔ اور اللہ اس کا اجر بڑھائے گا ۔

اسکنوھن من حیث سکنتم ———— بعد عسر یسرا

ترجمہ ۔ جن عورتوں کو عدت کیلئے طلاق دو ۔ انکو اپنے پیسہ سے اسی طرح رکھو جیسے خود
رہتے ہو ۔ دیا وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو ۔ اور انپر تنگی کرنے کے لئے انہیں ایذا [illegible]
اور اگر وہ حمل والیاں ہوں ۔ تو انپر خرچ اٹھاتے رہو ۔ یہاں تک کہ وہ وضع حمل کریں
پھر اگر وہ تمہارے بچہ کو تمہارے لئے دودھ پلائیں ۔ تو انہیں اس کی اجرت [illegible]
دستور یا بھلی منائی سے باہم صلاح مشورہ کرلو ۔ اور اگر تم میں کشمکش ہو جائے [illegible]
کو کوئی اور دودھ پلائے گی ۔ اور چاہیئے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ [illegible]
اور جس کا رزق تلا تلا ہو ۔ تو اسے جتنا اللہ نے دیا ہے ۔ اسی کے موافق خرچ کرے ۔ اللہ
جسکو جتنا اسے رکھا ہے ۔ وہ اس کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا [illegible]
بعد فراخی بھی دے گا ۔

تفسیر حاملہ مطلقہ کا عدہ وضع حمل ہے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے بعد۔ وضع حمل کے ساتھ ہی عورت اس قابل ہوتی ہے کہ وہ بچہ کو سونپ کر اپنی راہ لے۔ اور خود مرد کو بھی بچہ کی رضاعت کا فکر پڑ جاتا ہے۔ وہ بھی مرضعہ کا حاجتمند ہوتا ہے۔ اور بہترین مرضعہ خود ماں ہو سکتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے طرفین کی مصلحت کی بنا پر حکم دیا۔ کہ تم آپس میں بچہ کے دودھ پلانے کا فیصلہ کر لو۔ نہ عورت کو اب موقعہ پا کر بھاری بننا چاہئے نہ مرد کو ماں کی مامتا پر نظر کر کے برائے نام کچھ دے دلا کر دودھ پلانے پر مجبور کرنا چاہئے۔ بلکہ عرف و دستور معقولیت و آدمیت سے باہم قرارداد کر لینی چاہئے۔ اسی میں دونوں کا فائدہ ہے۔ اور اگر کسی حالت میں دونوں میں بات نہ بن سکے۔ اگر عورت و تکلیف ہو یا اس کو۔ تو اس حالت میں بچہ کے لئے کوئی اور مرضعہ تلاش کرنی چاہئے مال وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہئے اور تنگدست کو اپنی حیثیت کے موافق دینا چاہئے۔ اس سے زیادہ مانگنا بھی تکلیف مالا یطاق ہے۔

وکاین من قریۃ عتت عن امر ربھا ——— قد احسن اللہ لہ رزقا

اور بہت سے قریے ایسے تھے۔ کہ جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی۔ ہم نے بھی ان سے بڑی سختی سے حساب لیا۔ اور انکو نہایت سخت عذاب دیا۔ انہوں نے اپنے کاموں کا مزہ چکھا۔ اور انکے کام کا انجام گھاٹا ہوا۔ اللہ نے انکے لئے عذاب شدید اور تیار کر رکھا ہے۔ پس اے عقلمندو۔ تم اللہ سے ڈرو۔ جو ایمان لا چکے ہو۔ بالیقین اللہ نے تمہاری طرف نصیحت کرنے والا رسول بھیجا ہے جو تمہیں کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے۔ جہالت کی تاریکیوں سے علم کے نور تک پہنچائے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا۔ اللہ اس کو ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے۔ اللہ نے اس کو بہت ہی اچھا رزق دیا ہے۔

اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض ——— بکل شیء علما

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے۔ اور انہیں کی برابر زمینیں۔ آسمانوں اور

Marfat.com

زمینوں کے درمیان اس کے احکام نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ کا علم سب چیزوں کو محیط ہے۔

تفسیر سورۃ التحریم

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بارہ آیتیں۔ دو سو سنتالیس کلمات اور ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا النبی لما تحرم ما احل اللہ ــــــ وھو العلیم الحکیم

ترجمہ۔ اے پیغمبر۔ اللہ نے جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ تم کیوں انکو حرام کرتے ہو۔ تم اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر۔ منقول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا پسند تھا۔ اور ازواج مطہرات تا بہ امکان آپ کے مرغوبات کا خیال رکھتی تھیں۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ آپ علی اختلاف الروایت حفصہ بنت عمر یا زینب بنت جحش کے حجرہ میں حسب عادت تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو شہد کا شربت پلایا۔ اور آپ معمول کے خلاف کچھ دیر انکے پاس زیادہ ٹھہرے۔ حضرت عایشہ کو شہد پلانے اور آپ کے زیادہ ٹھہرنے کا علم ہوگیا۔ ازراہ رشک آپنے باقی ازواج کو بہکایا۔ کہ جب رسول اللہ تمہارے پاس آئیں۔ تو کہنا۔ کہ آج آپ سے شیرہ عرفط کی بو آتی ہے۔ میں بھی ایسا ہی کہونگی۔ مطلب یہ تھا۔ کہ رسول اللہ کو کہیں ان بیویوں سے زیادہ محبت نہ ہوجائے اور آج کی طرح ہمیشہ انکے پاس زیادہ نہ ٹھہرنے لگیں۔ چنانچہ ازواج نے ایسا ہی کہا۔ آپ کو چونکہ ہر بودار چیز سے سخت نفرت تھی۔ اور شیرہ عرفط میں بھی ایک قسم کی بو ہوتی ہے۔ آپنے جب بتواتر یہی سنا۔ کہ شیرہ عرفط کی بو آتی ہے۔ حالانکہ آپ کو شہد پلایا گیا تھا۔ آپنے شہد بھی نہ کھانے کا ارادہ کرلیا۔ اور جس بی بی نے شہد پلایا تھا اس سے بھی ناخوش ہوگئے۔ یہ سب کچھ چونکہ ازواج کے کہنے سننے کے باعث کیا تھا۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اس کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو۔ اپنے ارادہ سے باز آجاؤ۔ جو ہوا سو ہوا درگذر کی گئی۔ آئندہ ایسا نہ کرنا

روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ازواج کے پاس ایک ایک دن
ہوتے جایا کرتے تھے۔ ایک دن حفصہ بنت عمرؓ کی باری تھی۔ انہوں نے اس دن
اپنے ہاں جانے کی اجازت مانگی۔ اور چلی گئیں۔ آپ نے اس روز انہیں کے گھر میں
قبطیہ کو اپنے پاس بلالیا۔ اتفاق سے حفصہ جلدی ہی واپس آگئیں۔ مگر یہ دیکھ کر کہ
میں آپ اندر نہ گئیں۔ لیکن جب رسول اللہ گھر سے برآمد ہوئے۔ تو شکایت
کی کہ آپ نے میری حرمت کا کچھ بھی پاس نہ کیا۔ میری باری میں لونڈی کو اپنے ساتھ کیا۔
آپ کو بھی اس کا خیال ہوا اور فرمایا۔ کہ ماریہ میری لونڈی ہے۔ جسے اللہ نے مجھ پر حلال
کیا ہے۔ لیکن تمہاری خاطر آج سے وہ مجھ پر حرام مگر تم بھی اب اس بات کا کسی سے ذکر
نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ لونڈی کو ہم نے حلال کیا ہے۔ تم اپنے اوپر ازواج کی خاطر
حرام کرتے ہو۔ یہ کیا۔ رجوع کرو اور آیندہ ایسا نہ کرنا۔ جو ہوا معاف کیا گیا۔

یہ روایت آیات لاحقہ سے زیادہ مربوط ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہوگا۔

واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا ــــــــ العلیم الخبیر

ترجمہ۔ اور جبکہ نبی نے اپنی کسی ایک بیوی سے چپکے سے ایک بات کہی۔ پس جبکہ اس بی بی
نے رازداری کے خلاف وہ بات کہدی اور اللہ نے یہ حقیقت نبی پر ظاہر کردی۔ تو نبی نے
اس بات کا کچھ حصہ اس بی بی سے کہا اور کچھ سے اغماض کیا۔ پھر جب نبی نے بیوی کو اس
سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا۔ کہ آپ سے یہ کس نے کہا۔ تو نبی نے کہا۔ کہ مجھکو علم و خبر والے
نے آگاہ کیا ہے۔

تفسیر۔ جب رسول اللہ حفصہ سے یہ کہکر باہر تشریف لیگئے۔ کہ اچھا میں تمہاری خاطر
... کو اپنے اوپر حرام کئے لیتا ہوں۔ لیکن تم بھی اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ تو حفصہ نے
اٹھ کھڑے ہوکر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ سارا ماجرا کہہ دیا۔ کہ خدا کا شکر
... سے چھٹکارا ہوا۔ رسول اللہ نے اسے اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔ اور سارا قصہ
... تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا۔ اور رسول اللہ کو آگاہ کیا۔ کہ حفصہ
... عائشہ سے کہدیا ہے۔ آپ نے جاکر حفصہ کو جتایا۔ کہ تم نے آخر کہدیا۔ اور
... یہاں تک یہ شہرت ہوگیا۔ کہ رسول اللہ نے ازواج کو طلاق دیدی۔ حالانکہ
... سے ... کر دیا تھا۔ بہرحال واقعہ شہد کی بابت ہوا ہو۔

Marfat.com

یا ماریہ قبطیہ کا ۔ یا کوئی اور واقعہ جسے اللہ تعالیٰ نے صرف
ایماء و اشارہ پر اکتفا کیا ۔ حفصہ و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کہ رسول اللہ کو رنج ہوا ۔ اور انہیں جو کرنی چاہئیں تھیں ۔ کیونکہ
وجہ سے ان کی عادتیں اور ان کا ضبط و تحمل بھی عام عورتوں سے زیادہ
ہونا چاہئیے تھا ۔ لیکن بتقاضائے بشریت ان سے تقصیر ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ
لئے انکو سخت ترین سرزنش فرمائی اور کہا ۔

ان تتوبا الی اللہ ــــــــ

ترجمہ ۔ تم دونوں (حفصہ و عائشہ) کو چاہئیے کہ اللہ کے سامنے توبہ کرو ۔ کہ تمہارے دل
کج ہو گئے ہیں ۔ اور اگر تم دونوں نبی پر سازش سے غالب آنے کا ارادہ کرو گی ۔ تو اللہ اس کا
مددگار ہے ۔ اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور اور فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں ۔ اگر نبی نے
تم کو طلاق دیدی ۔ تو قریب ہے ۔ کہ اس کا پروردگار اسکو تم سے بہتر بیبیاں بدل دے
جو مسلمہ ۔ ایمان والیاں ۔ طاعت گذار ۔ توبہ کرنے والیاں ۔
ثیبہ اور دوشیزائیں ہوں ۔

تفسیر ۔ آیت سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ رسول اللہ نے حفصہ و عائشہ کی
طلاق نہیں دی تھی ۔ صرف ناخوش ہو کر مہجور کر دیا تھا ۔ تاکہ تادیب ہو جائے
کوئی بیجا جرأت نہ کر سکیں ۔ چونکہ رسول کے حکم کی خلاف ورزی اور آپکی ایذا
مسلمانوں کے لئے ناسزا اور بری تھی ۔ ازواج کے لئے بھی بری تھی
انہیں عتاب کیا ۔ اور فرمایا تم نے خطا کی ۔ کہ رسول کو ناخوش کیا ۔
نہیں ۔ اگر تم نبی پر یوں زور باندھنا چاہو ۔ جیسے کہ مدینہ کی عام عورتیں
غالب دیکھتی ہو ۔ تو یہ ناممکن ہے ۔ اللہ اور اس کے تمام ملائکہ نبی کے
پھر تم کیا غالب آسکو گی ۔ اور اگر اس اثناء میں نبی نے تم کو طلاق دیدی
ہم اس کو تم سے بہتر بیویاں دیدیں گے ۔ بگاڑ تمہارا ہو گا ۔

یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا

ترجمہ ۔ اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو
آدمی اور پتھر ہیں ۔ جس پر سخت اور بد مزاج

Marfat.com